فرماوین بنظر التفات و باطنی و یکجہتی مجلسی کے اصلاح کرین اور اگر اس مخزن الانوار سے گنج اسرار بعنایت ایزدی و توجہ مرشدی حاصل ہو تو اس خیر طالب کو بدعائے خیر یاد فرماوین کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ہے آمین یا رب العالمین بحرمت النبی و آلہ الامجاد و اصحاب الرشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مصطلحات نسخہ مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار

اصطلاحات سلوک اہل حقیقت و معرفت

جذبہ اصلاح باطن اوس کشش روح کو کہتے ہین کہ سالک کو ذات حق سے خبردار کرے اور نفس امارہ کی قید سے چھوڑا دے اور خواب غفلت سے بیدار کردے کہ مشاہدہ تجلیات آثاری و افعالی ہو وے تلاوت حفظ قلوب با حفظ کو کہتے ہین کہ آنکھین کھول کر تنزیہ مین کہ مقام قلب ہے انوار تجلیات افعالی کو سالک دیکھے اور اسی راہ سے مقام برزخی کو پہونچے پاسبانی عالم جبروت مراد ہے نگہبانی کرنا ہردم عالم جبروت کی براہ تشبیہ و تنزیہ النفس و آفاق مین بموجب آگہی مرشد کے دانہ گوہر عنایت الٰہی اوس سے مراد ہے کہ مرشد بعد بیعت لینے کے علم معرفت ذات و صفات کہ جس سے العلم نقطۃ مراد ہے طالب کے دل مین ڈال دیتا ہے استفہام علم الیقین کو کہتے ہین یک سخن بد و حرف مشکل مراد ہے وحدت کو کثرت دوئی مین کہ بنائے شریعت ہے از راہ عقل کے ثابت کرنا مشکل ہے اور توحید حقیقی ہی ہے کہ از راہ شریعت کے ہو وے عبادت خفیات ذکر روحی مشاہدہ کو کہتے ہین کمالیت عبودیت یعنے سوائے ذات حق کے کچھ نہ رہے استقامت مراد ہے ملکہ راسخہ سے کہ اوسمین لغزش نہو یعنے براستی قائم ہونا کسی چیز پر عالم جبروت روحانی بانشان مراد ہے عالم صفات یعنے وحدت و حقیقت محمدی سے کہ مبدء روح ہے اور اعیان ثابتہ و صور علمیہ سے نشان رکھتا اور وجود انسان مین روح کو کہتے ہین عالم لاہوت رحمانی بے نشان مراد ہے عالم ذات

ومرتبہ احدیت سے کہ مقام فنا ہے اور تجرد گم ہو جانیکے یعنی نشان نہیں رہتا ...
صورت فہم نکند یعنی بغیر ظاہری صورت کے کوئی سمجھ نہیں سکتا ہے ذات مقدس ... کو بھی
انسان میں اوسکا ظہور ظاہر ہے یعنی بغیر لفظوں کے معنی نہیں سمجھے جاتے ہیں علم حقیقت
مراد ہے جاننا صفات الٰہی کو کہ مقام جبروت سے ... ایسے کہ ...
معلوم ہو جاوے کہ جسکو عین الیقین کہتے ہیں علم معرفت مراد ہے جاننا ذات ... کا
لاہوت سے ہے عالم کثرت میں کہ جسکو حق الیقین کہتے ہیں علم لدنی علم قرب ... الٰہی کو کہتے ہیں
کہ بطور وہب کے بلا واسطہ ... حاصل ہو ... رسالت ...
کرنا اوپر اقوال و افعال و احوال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ... ظاہر و باطن ...
مراد ہے حصول عالم جبروت و حقیقت محمدی سے اتصال مع اللہ مراد ہے شمول عالم
لاہوت و مقام فنا فی اللہ سے اسما مراد ہے عالم ملکوت و احدیت و مرتبہ آدم و تجلی ثانی و عالم
شہادت و عالم ماسوا سے کہ یہ مقام عاشقوں کا ہے صفات مراد ہے عالم جبروت و مرتبہ
وحدت و تعین اول و برزخ کبریٰ و روح اعظم و حقیقت محمدی سے اور یہ مقام معشوقوں کا ہے
ذات مراد ہے عالم لاہوت و مرتبہ احدیت و علم اجمالی سے کہ یہ مقام عشق کا ہے ...
باطن مراد ہے متوجہ ہونا روح کا طرف ذات مطلق کے اور فرمانبرداری کرنا ساتھ توجہات
باامید مشاہدہ حق کے صحبت تربیت مرشد مراد ہے حضوری مرشد میں تعلیم باطن کی پانا
اور خدمت مرشد میں مہذب باخلاق ہونا سر اللہ نہانی مراد ہے اون عوارف سے کہ سالک کو
ہنگام سیر عالم جبروت کے براہ تشبیہ و تنزیہ کھلتے ہیں استغراق مستی محو اور مستی عشق کو کہتے ہیں
کہ سالک مجذوب بسکر محبت میں اسقدر غرق ہو کہ وصف و عادت بشری بالکل گم ہو جاوے مخلوق
اسکو کہتے ہیں کہ پیر بعد بیعت کے ملبوس اپنا مرید کو پہنا کر معنی سے سرفراز کرتا ہے ربط حقیقی
مراد ہے ملاحظہ تربیت سے کہ تا رسائی باطن ہو ربط مجازی مراد ہے ہر صبح شجرہ پیران طریقت
کا پڑھنا کہ تا محبت انکی دل میں پیدا ہو کر روح فیضیاب ہو ربط امر رشد مراد بیعت مرشد

[illegible] مشربین قایم کرنا کہ تا اشتیاق الشیخ حاصل ہو صدق توجہ سے مراد ہے راہ سلوک مین ساتھ
دل کے ثابت قدم رہنا خلافت ربانی مراد اوس ولایت سے ہے کہ شیخ واسطے ہدایت عالم
کے مرید کو عنایت کرتا ہے کہ تا مخلوق اوس سبب سے گرویدہ ہو جامہ خلافت مراد اوس
خرقہ سے ہے کہ بنام خلافت پیشہ کے مرشد ملبوس اپنا مرید کو پہنا کر اجازت دیتا ہے کہ تا وہ [illegible]
ارشاد تکمیل پہونچاوے مرشد کامل وہ ہے کہ مقام فنا فی اللہ او سلوک حاصل ہو سالک مجذوب
اوسکو کہتے ہین کہ بظاہر سلوک کرتا ہو اور بباطن جذب الٰہی رکھتا ہو کیونکہ سلوک مقام عقل ہے اور
جذب مقام عشق اور کہتے ہیں عقل عشق پر غالب ہو اوسکو سالک مجذوب کہتے ہین اور جسکا عشق عقل پر
غالب ہے اوسکو مجذوب سالک کہتے ہین [illegible] اون حضرات [illegible] طریقت و حقیقت
خبردار کو کہتے ہین [illegible] نکات معانی رموزات وہ باتین ہین کہ عارف نسبت وجدانی مقام
وحدت کو اشارہ و کنایہ کے ساتھ مثالون مین بیان کرتے ہین بشارت اشارت مراد
اوس ذوق و فرحت سے ہے کہ عارف کو کثرت مین آثار وحدت کے کھلنے سے لذت و فرحت
حاصل ہوتی ہے پرورش مراد ہے نگاہ رکھنا و حفاظت کرنا حصول باطن کو تربیت مراد
ہے سکھانا علم [illegible] تلقین مراد ہے سمجھانا اسرار باطن [illegible]
کہ یقین ہو جاوے ارشاد مراد ہے بتانا خدا کی راہ طالب کو تعریف مراد ہے پہچنوانا اسرار
حقیقت کا یا سیاق زلفین مراد ہے نگہ رکھنا مقام دید کو ہنگام نظر بازی کہ جذب پیدا ہو
پنج محراب کعبہ حقیقی حواس خمسہ ظاہری کو کہتے ہین کہ مقام قلب اوس سے پہچانا جاتا ہے
محراب عرشی و محراب سطلی مقام دید کو کہتے ہین کہ جس سے نظر بازی حاصل ہوتی ہے
اسرار حقایق خدا کے بھیدونکو کہتے ہین کہ جو عارف پر باطن سے کھلتے ہین جذب
عنایت کشش الٰہی کو کہتے ہین کہ بے کوشش حاصل ہو خلوت خمولت گوشہ گمنامی کو
کہتے ہین کہ حالت جذب و محو مین سالک کو حاصل ہوتے ہین اظہار کشف کرامت مراد
ہے صادر ہونا بلا دعوے افعال کا حالت جذب مین کہ عقل مین نہ آوین اور وہ تصرف

قلب سے ظاہر ہوتے ہین عمل صلاحیت اوس نیک کام کرنیکو کہتے ہین کہ پا کی ظاہر باطن
اوس سے حاصل ہو فرمانبرداری یاد حق تعالی مراد ہے بیداری دل کے ساتھ
اطاعت حق کی کرنا مبالغۂ عبودیت مراد ہے بندگی حق مین غلو و زیادتی کرنا قرب حق
کے لیے مطلوب مقصود مراد ہے فنا فی اللہ و بقا باللہ سے راہ حقیقت علم توحید
کو کہتے ہین کہ از راہ کشود و مشاہدہ کے عین الیقین حاصل ہووے اُستاد و پیر و مرشد معلم
شریعت و معلم طریقت و معلم حقیقت کو کہتے ہین انسان کامل اوس شخص کو کہتے ہین
کہ تجلی ذاتی و صفاتی اوسمین بالفعل ہون جیسے کہ اور انسانونمین قابلیت اوسکی بالقوہ موجود ہے
عند الوصال زمانہ فنا فی التوحید کو کہتے ہین طہارت باطن تصفیہ قلب و تجلیہ
روح کو کہتے ہین ذکر خفی مشاہدہ حق کو کہتے ہین طالب صادق مراد اوس مرید سے ہے
کہ قابلیت فقر کی ازلی رکھتا ہو اور ظاہر مین ہدایت مرشد کا بالکل پابند ہووے عبادت
روحی مشاہدۂ حق مین روح کی بندگی کرنیکو کہتے ہین عالم سیر طیر اوس حال کو کہتے ہین
کہ سالک انتہا مین بسبب کمال لطافت کے اس جسم کے ساتھ اوڑکر سیر عالم کی کرتا ہے
مقام الوہیت عظمت و جلال کو کہتے ہین کہ سالک اوس جگہ خود کو بھول جاتا ہے
کلاہ محبت اوسکو کہتے ہین کہ پیر بعد بیعت لینے کے اپنی کلاہ مرید کے سر پر رکھتا ہے کہ تا
اسرار محبت الٰہی اوسکے دل مین کھلین مقراض وہ چیز ہے کہ بعد بیعت ارادت کے پیر مقراض
سے مرید کے دو بال جانب راست و دو بال جانب چپ پیشانی پر کے بظاہر کترتا ہے اور معنی
مین اپنی قوت باطن سے گویا نفس امارہ کا سر کاٹتا ہے کہ تا وہ شورش نکرے ؎؎

اصطلاحات سلوک اہل شریعت و طریقت

اعمال فضولات مراد اون عملون سے ہے کہ زاہد و عابد مثل ورد و وظایف و نوافل کے
واسطے طلب آخرت کے کرتے ہین اور محبت الٰہی سے کچھ غرض نہین رکھتے ہین پس جو کام

کرو واسطے خدا کے سب بے مشغول ہے **عبادت تجلیات** ذکر زبانی و قلبی کو کہتے ہین کہ زاہد
واسطے ظاہر آرائی کے کرتے ہین اور منزل مقصود سے دور رہتے ہین **رسوم عادات** اور
عبادات کو کہتے ہین کہ بغیر نیت کے ہووے یعنی بطور رسم و عادت کے **عالم ناسوت**
انسانی مراد عالم اجسام انسانی سے ہے کہ بسبب جسم کے انسان نسیان و غفلت اپنی اصل سے
رکھتا ہے **عالم ملکوت نفسانی** مراد عالم اسما و عالم ارواح سے ہے یعنے اسما صفات کا
اس عالم مین نفس و روح نام رکھا گیا و عقل و صورت اوسپر قایم ہوئی **کلمات قال** کی باتونکو
کہتے ہین **عمارات دکھاوٹ** کی باتونکو کہتے ہین **عبارات بناوٹ** کی باتونکو کہتے ہین
تکلیفات احکام شرعیہ کو کہتے ہین کہ نفس پر بار ہو **مختصر ہمت** کم ارادہ و بلہوس کو کہتے
ہین کہ عشق حقیقی نرکھتا ہو **قاصر دیدہ** وہ ہین اور شخص کو کہتے ہین کہ عقل معاش اوسکی
عقل معاد پر غالب ہو **علماء زاہد** اون اہل شریعت و طریقت کو کہتے ہین کہ حقیقت و معرفت
سے خبردار نہون **سالک غیر مجذوب** مراد اوس سے ہے کہ عشق نہین رکھتے ہین اور طلب
حق کی از راہ عقل و قال کے کرتے ہین **مرشد ناقص** وہ ہین کہ بغیر حصول مقام فنا و بقا
کے راہ حق کی مریدونکو بتاتے ہین **علم شریعت** مراد جاننا احکام الٰہی کا واسطے عبادات
و معاملات کے کہ تا تزکیہ ظاہر حاصل ہو **علم طریقت** تصفیہ باطن کو کہتے ہین کہ اخلاق ذمیمہ سے
پاک ہو کر علم الیقین حاصل کرے **کلمات دعوات** اون ادعا کی باتونکو کہتے ہین کہ حال تو
حاصل نہوا اور فقط قال سے دعوی کمالیت کا کرکے مخلوق کو اپنی طرف رو گردان کرے
شہرت ناموسات اوسکو کہتے ہین کہ اچھا کہلانیکو اپنے تئین مشہور کرنا از راہ فریب کے
غفلات ناموسات مراد اوس غفلت سے ہے کہ جذبہ اصلاح باطن سے سالک کو غافل کرے
تفرقہ خطرات انسانی مراد اوس پریشانی دل سے ہے کہ خطرات نفسانی و شیطانی یاد
حق تعالی سے سالک کے دل کو غافل کرکے طلب حق سے متفرق کر دے **غفلات معصیت**
مراد اوس غفلت سے ہے کہ بسبب ظلمت گناہ کے روح سالک مجذوب کی یاد حق سے

غافل ہو جاوے بعید الوصال اوسکو کہتے ہین کہ باوجود کسب ظاہری کے بسبب نہونے جذبۂ عشق کے لائق فنا نہو راہ ظہور راوسکو کہتے ہین کہ بغیر حصول جذبۂ عشق کے براہ زہد وتقویٰ خداطلبی کرے عبادت عالم ناسوت اوس عبادت نفسانی کو کہتے ہین کہ واسطے کشف کونی وکرامات استدراجی کی خواہشات نفسانی سے کرتے ہین شہرت مشہور مراد اوس سے ہے کہ سالک خواہش نفسانی سے اپنی عبادت ریائی وپارسائی کو شہرت دیتا ہے کہ تا اوس مشہوری سے فتوحات دنیا حاصل ہووے اور حصول باطن سے اوسکو کچھ غرض نہین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد وثنا بلاتعد خاص ایسے خدا بے نیاز کو سزاوار ہے کہ جسنے طبقات آسمان کو بے ستون بین کہ بشاخ گاؤ سکون دیکر ساتھ حکمت بالغہ وقدرت کاملہ کے اپنی تجلیات سے زینت دار کیا فضل و عنایت اوسکی ہے اور وہ ایسا صانع ہے کہ افلاک پر روشنی تجلیات شمس و قمر کی کو نور ظہور عظمت وجلالت کمالیت قدرت اوسکی سے تابان ہے اور وہ ایسا رزاق ہے کہ اپنے فضل و عنایت سے واسطے پرورش جان کل مخلوقات وہیجدہ ہزار عالم موجودات سے رات دن حصول رزق مقررہ کو تقسیم کرتا ہے اور وہ ایسا خالق ہے کہ پیدایش عرش اللہ حقیقی کی نور نامحدود سے بیچ وجود کے موجود کی کہ قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ یعنی دل مومن کا تخت ہی جناب باری کا وہ نور ہے پس اوسکے فضل سے معرفت نور اللہ کو دریافت کرنا مومنون کے دل کا کمال ہے اور وہ ایسا قادر ہے کہ آئینہ حقیقی دلہار بندونکو محراب حجاب سے کہ قلب المومن مرآۃ اللہ بین الاصبعین من اصابع الرحمن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ کا درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمٰن سے وجمیع انسان مین ساتھ کمال عنایت وقدرت کی مصفّا منور

کیا یہ ایک صنعت اوسکی سے ہے اور وہ ایسا خدا ہے کہ ساتھ عظمت کمالیت کے دریافت
تعریف کعبہ حقیقی کی کہ قلب المومن بیت الکعبۃ وبیت الاقصےٰ وبیت الجمعۃ یعنی دل
مومن کا خانہ کعبہ ہے اور بیت المقدس ہے اور بیت الجمعہ ہے پانچ محراب کے ساتھ اوسکو صورت
دار کیا ہے کہ معرفت اوسکی سے دل مومنونکا روشن ہوتا ہے اوسکی طرف سے ہے اور وہ ایسا
حکیم ہے کہ حکمت معرفت دریافت استقامت تربیت اسرار حقیقت مع دائم حال ہمیشگی خلوت وجمعیت وخلوت
وشوق عبودیت سے کہ ساتھ تلقین مرشد کامل کے طالب صادق مع ثابت قدم ہوتا ہے اوسکی طرف سے ہے
اور وہ ایسا کریم ہے کہ عنایت وکرم اوسکا اوپر بندگان خاص مع مخلصان کرام ومرشدان کامل و
واصلان حق کے ہے کہ راہ حقیقی سر اللہ نہانی تلقین مع عبادات خفیات وہدایت باطن حق حق ہستی
رحمانی مع ہمیشگی عالم جبروت سے پاتے کرم اوسکا ہے اور وہ ایسا محبوب ہے کہ اپنے محبوبونکے
پردہ قلب کو نقاب کھولکر اور جلال جمال کو بے حجاب دکھا کر ہمیشگی تلاوت حفظ قلوب
ومتابعت حضرت رسالت شفیع امت سے مستغرق مستی محویت مع براہ عشق ثابت قدم کیا ہے محبت
اوسکی ہے اور وہ ایسا رحیم ہے کہ فضیلت رحمت اوسکی نے اوپر مخلصان کرام وعاشقان حضرت
ومحبان خاص مع صالحان وصدیقان کے کہ انبیا واولیا وخلفا سے ہیں کشف اسرار کیا فضل اوسکا
قل بفضل اللہ وبرحمتہ من یشاء یعنی کہو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اوسکی کے جسکو چاہے
وہ وصلوٰۃ فراوان وتحیات بے پایان وپر روح پرفتوح سرور انبیا سلطان الاصفیا منور نور
عنایت مع معطر بخوشبوی انوار سعادت خواجہ کائنات مفخر موجودات سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع آل مع اصحاب ونکی کے ہو جیو رضوان اللہ علیہم اجمعین فقط اصول مصطلحات
اس اوراق ملفوظات میں واسطے استفہام کلام رموزات سر اللہ کے درج کئے ہیں محض واسطے
دریافت کرنے تعریف معانی حروف علم لدنی اور ہمیشہ استقامت رکھنے اسرار حقائق پر بموجب استفہام
تفسیر حقیقت قرآن وحدیث کے اور معلوم کرنا ترتیب معانی دقیق کا حسب تلقین وارشاد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقول مشائخ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اور دریافت کرنا استفہام بشارت

اشارات تعریف خلاصہ معانی ابیات نظم کا کہ بھید اللہ کا اسمیں پوشیدہ ہے بعضی باتیں کلام الہدیٰ
سعد ار الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم کی اور بعضے کلام اسرار حقیقت قاضی احمد غزالی کے اور
بعضے امام المرشدین قاضی عین القضات فضیل ہمدانی کے اور بعضے کلام سر اللہ سلطان العارفین
بایزید بسطامی کے اور بعضے تربیت نظمات سلطان العاشقین شمس تبریزی کی اور بعضے سخن رموزات
تربیت شیخ سعدی شیرازی کے اور بعضے کلام امام الہادی ذوالنون مصری کے اور بعضے کلام نظم
رموزات خواجہ عبداللہ انصاری کے اور بعضے سخن تربیت اسرار ربانی قطب الاولیا خواجہ سنائی کے
اور بعضے کلام تربیت امام المرشد خواجہ شبلی کے اور بعضے سخن تربیت خواجہ جنید بغدادی کے اور
بعضے کلام رموزات خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ملفوظات میں لکھے ہیں تربیت کے واسطے ابتدا کر
نے کے واسطے ابتدا کے کیونکہ مقتدی ہونا بہتر ہے مبتدی ہونے سے واضح ہو کہ تربیت جذبہ
اصلاح باطن تلقین ارشاد اسرار طاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
دریافت کرنا استفہام معرفت عالم جبروت روحانی رحمانی کا اور پانا استفہام معرفت سر اللہ
سنائی کا ایک سخن مع حروف اتینی کے ساتھ مشکل ہے کیونکہ اسکے معانی کا دریافت کرنا بیچ فہم عوام
خلائق یعنی عالمان ناصر اور سالکان غیر مجذوب کے مشکل ہے بغیر صحبت تربیت مرشد کامل کے
کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے چنانچہ تربیت جذبہ اصلاح باطن کو بغیر تلقین ارشاد اسرار عنایت
باطاعت متابعت حضرت رسالت کی اور دریافت کرنا استفہام معرفت عالم جبروت لاہوت
و ہاہوت متابعت حضرت رسالت کا اور دریافت کرنا تعریف کیمیائے سعادت تلقین ارشاد بشارات
اشارات کی اور پیوستن عبادت خفیات اطاعت متابعت معمول انبیا اور پرورش اولیا سالک
مجذوب اور عبادت اخلاص عند القلوب اور استقامت تربیت راہ سلوک اور قدم بصلاحیت
صدق و ثبوت اور پیوستن تربیت تلقین معرفت عالم جبروت و لاہوت اور تعریف معمول انبیا
اور تلقین مقولات اولیا اقتدا طاعت مشغولات خلفا المقتدا اور مشغولات ارشاد عاشقان اور
تربیت تلقین ارشاد وصلان اور کمالیت عبادت عارفان اور تعریف تسبیحات دل سالکان

اور تلقین ارشاد و تذکیرات صادقان اور اطاعت معمول خلفا اور استقامت مشغولات پیشوایان
اور کمالیت عمارات مخلصان اور متابعت عبادات محبان اور تعریفات دریافت سخنہائے معانی
رموزات اور استقامت معرفت اسمائے حروف اسم ذات اور عین الیقین عالم جبروت با نشان اور
دریافتن تعریفات کمالیت عبودیت اور تلقین تلاوت حفظ قلوب مقام الوہیت اور عنایت کشف
و کرامات اور استقامت قرب حضرت از معرفت استفہام اسم ذات حق الیقین عالم لاہوت بی نشان
سے مگر ابتدائی حالت مین دریافت کرنا عمارات طہور اور رخصت عبادات اور فتوائے صلاحیت
متابعت رسالت اور عبادات تجلیات اور اطاعت اعمال فضولات اور عمارات رسوم عادات اور استقامت
علم قال عالم ناسوت انسانی اور دریافتن تعریفات عمارات اور تکلمات عبادات اور تکلیفات
اطاعت تلاوت و تسبیحات بریاضت و مجاہدات اور ملازمت اسمائے کلمات اور دعوات عبادات
الاتصال عالم ملکوت نفسانی واضح ہو کر جاننا اور سمجھنا اور ملنا تربیت سخنہائے رموزات کا اور دریافت
کرنا تعریف معانی اور حروف اور علم لدنی کا اور صحبت تربیت مرشد کامل اور تلقین کعبہ حقیقی کی اور استقامت
عمل حقیقت کی اور اطاعت باطن یاد حق تعالی اور متابعت حضرت رسالت کی اور استقامت اور
حفظ قلوب کی اور کمالیت عبودیت پاسبانی رات دن کی اور ملنا قرب حضرت کا ساتھ عنایت
معرفت کے اور سمجھنا علم حال عندالوصال کا اور استقامت عالم جبروت روحانی کی اور دریافت
کرنا حال پاسبانی تلقین اسرار حقایق کا اور تلقین ارشاد تربیت معانی و دقائق کا اور اطاعت باطن
کثرت ملازمت کی اور نگہبانی کرنا جذبہ اسرار حقیقت کی ساتھ عنایت کشف و کرامات مقام الوہیت
کے اور قائم رہنا اوپر تربیت معرفت استفہام عالم لاہوت رحمانی کے اور دریافت کرنا عبادات
خفیات کا اور پاسبانی کرنا جذبہ عنایت کا اور اطاعت کرنا ملازمت عمل سعادت کا اور بیچ خلوت
گمنامی کے کامل ہونا شوق عبودیت کا اور پہونچنا قرب حضرت الوہیت کا اور استقامت
عنایت عمارت قلوب کی اور اطاعت کرنا باطن کی ساتھ مع جان کے بیچ عبادت حضرت محبوب کے
اور ہمیشہ استقامت بیچ معرفت کے تلقین جذبہ عشق ربانی سے بے نظم عشق و مزید ان کا ہر دل ہست

عاشقی کار بغایت مشکل است ٭ ایزد و جہان بر نگرفت است عنایت ٭ گر عشق نشد کفر کند کار کفایت ٭٭ واضح ہو کہ بیچ ملفوظات قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قول مشایخ کا بروایت صحیح منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے واسطے استقامت تربیت دریافت کرنے معرفت جذبہ اصلاح باطن اور تعریف پاسبانی عالم جبروت اور تلقین ارشاد کعبہ حقیقی اور استقامت حج اکبر کی معرفت سے طرف حق تعالی کے تربیت راہ حقیقت کی فرمائی ہے آگاہ ہو کہ حضرت رسالت علیہ السلام کو شب معراج مین تلقین اطاعت باطن و تربیت مرشد و دریافت استفہام معانی رموزات کا حکم ہوا کہ شرح اوسکی معرفت پانچوین مین مرقوم ہے پس اس ملفوظات مین دریافت کرنا استفہام معانی رموزات اور تربیت حضرت رسالت اور دریافت استفہام معانی حروف علم لدنی اور تلقین اطاعت جذبہ اصلاح باطن اور استقامت عالم جبروت سبحانی اور پیوستگی اتصال مع اللہ قرب حضرت دوجہانی کا واسطے تلقین ارشاد سلطان شمس الدین خلیفہ دہلی کے لکھا گیا مخفی نرہے کہ مصنف معین الدین یہ ظاہر کرتا ہے کہ بائیس ۲۲ برس تک سفر حقیقت مین واسطے حاصل کرنے تلقین ہدایت دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن اور صحبت تربیت مرشد کامل کی بیچ خدمت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی رہا مین جبکہ بعد ایک مدت کے خواجہ عثمان ہارونی شہر دہلی مین آئے اور عشرہ ماہ ذالحجہ مین بمقام خلوت گاہ معتکف ہوئے پس اس مصنف نے بھی عزلت اختیار کرنیکو کسی جائے خلوت مین التماس کیا تو خواجہ نے یہ فرمایا کہ معین الدین اور چند روز ہماری صحبت مین رہو کہ تربیت تلقین استقامت عالم سیر طیر سے کمالیت قرب حضرت کو پہونچاؤن بعد اوسکے مقام اجمیر مین قیام رکھنا اس عرصہ مین بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ کو سلطان شمس الدین طالب صادق واسطے ملاقات خواجہ ممدوح آیا ہنگام ملاقات کے قسمیہ سائل اس امر کا ہوا کہ مجھکو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تمکو پیدا کیا اور راہ حقیقت کو طرف معرفت اپنی کے کھولا بصدق دل کے ساتھ آیا ہون پس راہ حقیقت کی طرف معرفت حق کی مجھکو بتاؤ اور ساتھ اپنی بیعت ارادت مین قبول فرماؤ چنانچہ خواجہ عثمان

ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے جو سلطان کو طالب صادق و انسان کامل پایا بعد صحبت تربیت کے کلاہ ارادت کی عنایت فرمائی اور رموزات تربیت ہدایت ظاہر و باطن کو کہ بعضے ازروے عقل کے بیچ عمارات تجلیات و عبادات آخرت و عمارات ظہور استقامت سوے جذبہ معرفت عالم ناسوت کے تعین اور بعضے دریافت ہدایت باطن ازروے عشق محبت کے بیچ استفہام معانی حروف علم لدنی استقامت سوے حق تعالیٰ معرفت عالم جبروت کے تعین بیچ مثال دوراہ مشکل تری سفر حج اصغر کعبہ مجازی کے تفصیل و ارتعلیم فرمایا کہ شرح اوسکی بیچ معرفت اونیسوین کے لکھی ہوئی ہے نظم

در باب دل خراب کہ آن حج اکبر است ٭ بر گور مردگان بزیارت چہ میروی ٭ نیکو خراب کردن دل کے بود مدام ٭ دل عرش خالق است بکعبہ چہ میروی ٭ جبکہ خلیفہ شہر دہلی نے ایک مدت میں صحبت تربیت

خواجہ عثمان ہارونی سے ساتھہ دریافت استفہام سخن رموزات اور تلقین ارشاد تربیت معانی حروف علم لدنی اور استقامت معرفت جذبہ اصلاح باطن اور اطاعت پاسبانی عالم جبروت و پیوستن بکثرت ملازمت عبادات خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب و اطاعت باطن شب و روز کی دل و جان میں جو تربیت مرشد کی استقامت کلی پائی تب خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف معین الدین حسن سنجری کو فرمایا کہ واسطے استقامت تربیت طالب صادق سلطان شمس الدین خلد اللہ خلافتہ ملفوظات معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین عالم جبروت و دریافت استقامت راہ حقیقت و پاسبانی یاد حق تعالیٰ بدل و جان و تربیت حضرت رسالت کو بیچ استفہام عنان معانی رموزات و تلقین ارشاد و دریافت تفسیر آیت و حدیثات و قول مشائخ رحمۃ اللہ علیہ اور دریافت حال تربیت معانی ابیات نظم اولیاء کبار کی تصنیف کرو تا کہ کوچ و مقام میں ملازمت استفہام معانی حروف علم لدنی سے دل سلطان کا تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی سے بالکل باز رہے اور بسبب اطاعت باطن و اعمال روحانی رحمانی کے دل و جان کو معرفت پاسبانی یاد حق تعالیٰ میں باندھے اور استقامت عبادت خفیات کعبہ حقیقی اور ملازمت حفظ قلوب قرب حضرت سے اظہار کمالیت کشف کرامت پہونچے چنانچہ مصنف بموجب فرمان حکم خواجہ عثمان ہارونی کے ہفتاد و چند جلد علم سلوک کی جمع

کرکے ایک مدت تک واسطے تصنیف ملفوظات موافق تفسیر قرآن و حدیثات و قول مشائخ و استفہام معانی ابیات نظم اولیاء کبار منقولہ اسرار حقیقت کی صحیح روایت کے ساتھ واسطے استفہام سالکان مستعد اور طالبان راہ حقیقت کے جویندگان استقامت قرب حضرت کی تلقین ارشاد و بشارت اشارات اور دریافت استقامت عبادات خفیات اور تربیت طاعت باطن متابعت معمول انبیا اور تلقین ارشاد مشغول خلفا المقتدا اور پیوستن کشف کرامات کمالیت اولیا اور دریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن قرب حضرت درگاہ ازلی اور استقامت عنایت مقصود اور دستگاہ ولایت ابدی اور اطاعت باطن متابعت سنت اور پیوستن کمالیت اسرار محمدی کہ شریعت ترجمہ آدمی کا ہے اور دریافت عبادات خفیات قبول حضرت صمدی اور عنایت محبت اور تربیت استقامت راہ حقیقت و تلقین ارشاد و معرفت عالم جبروت روحانی و لاہوت رحمانی اور پیوستن اتصال مع اللہ قرب حضرت غنیمت دو جہانی کو بتاریخ دہم ماہ محرم [illegible] نبوی میں واسطے تعلیم ارشاد زہاد و سالکان غیر مجذوب کی ساتھ رموزات کثیر کے مشغول ہوا اور اس ملفوظات کو چھبیس معرفتوں پر تصنیف کرکے نام اسکا گنج الاسرار رکھا اور واسطے تلقین ارشاد خلوت سلطان شمس الدین کے بھیجا چنانچہ خلیفہ دہلی نے بعد تشریف لیجانے خواجہ عثمان ہارونی کے صحبت مجھ مصنف سے استقامت تربیت کی پائی اور کوشش مطالعہ گنج الاسرار اور دریافت تعریف سخنان رموزات سے بسبب سمجھنے معانی حروف علم لدنی کے دل سلطان طالب صادق کا ساتھ ملازمت تلاوت حفظ قلوب کے گشتہ اور پیچ پاسبانی جذبہ اصلاح باطن یاد حق تعالی کی دائم جان سے سالک راہ ہوا اور چند روز میں اللہ کی عنایت اور استقامت قرب حضرت سے کشف و کرامت اتصال مع اللہ میں کمالیت پاکر ایک واصلان حق سے گردانا گیا بعدہ مصنف نے بموجب حکم فرمانے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام اجمیر میں سکونت اختیار کی رباعی ہر طرف کہ بے نشان می جوئی ٭ من دائم در دل تو ام چرا می پوئی ٭ در خلوت دل تا کنی الفت توحید ٭ حق با نشانی ورہ عشق نجوئی ٭ واضح ہو کہ اگر مردان صادق و علما دین اہل معرفت بعمل صلاحیت سالکان مستعد و طالبان راہ حقیقت و جویندگان سلامتی قرب حضرت ایک مبتدی ملازمت

مطالب گنج الاسرار و دریافت استفہام سخنان معنی رموزات و استقامت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد سالک مجذوب کے پہونچیں تو یقین ہے کہ معرفت حروف علم لدنی سے زیارت حق تعالیٰ کے طالب صادق ہوویں اور جو تربیت جذبہ اصلاح باطنی و تلقین عالم جبروت و اطاعت عبادات خفیات پاسبانی یاد حق تعالیٰ میں ساتھ دل و جان کے ثابت قدم رہیں اور فرمانبرداری اطاعت باطن کی رات دن مجمع و تنہائی و کوچ و مقام میں و کھڑے سوتے و کھانے پینے و ہاتھ پاؤں و حاضر غائب سے متابعت امر مرشد پر چلیں تو امید ہے کہ چند روز میں بقدر استعداد و ملازمت حفظ قلوب کی اللہ کی عنایت سے استقامت قرب حضرت و اظہار کشف و کرامات و کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچیں پس مصنف نے شرح سر اللہ نہانی و ہدایت راہ باطنی کے واسطے تلقین ارشاد خلیفہ و لایت کی کی یعنی دریافت استفہام سخنان رموزات عبادات فضولات و ہدایت ظاہر و باطن و دریافت معرفت علم قال عالم ناسوت انسانی و دریافت مرشد ناقص سالک غیر مجذوب و دریافت عمل مجازی نفسانی عالم ملکوت و دریافت معرفت مرشد کامل سالک مجذوب و دریافت معرفت عمل حقیقت روحانی عالم جبروت و دریافت معرفت کلام اللہ مخلوق و پیوستن استقامت کلام اللہ غیر مخلوق کلمات قدسی و دریافت معرفت اسلام مجازی و پیوستن استقامت اسلام حقیقی و دریافت معرفت طہارت مجازی و حقیقی و دریافت معرفت ریاضت مجازی و حقیقی و دریافت راہ عشق مجازی و راہ عشق حقیقی و دریافت معرفت اتصال مجازی و معرفت اتصال حقیقی و دریافت معرفت عرش اللہ مجازی و عرش اللہ حقیقی و دریافت معرفت خلافت مجازی و خلافت حقیقی و دریافت معرفت مذہب مجازی و مذہب حقیقی و دریافت معرفت طواف کعبہ مجازی و طواف کعبہ حقیقی روحانی و دریافت معرفت قلب مجازی و قلب حقیقی و دریافت معرفت عمل مجازی و عمل حقیقی روحانی و دریافت معرفت مسافرت کعبہ مجازی و مسافرت کعبہ حقیقی و دریافت معرفت قبلہ مجازی و قبلہ حقیقی و دریافت معرفت جمعہ مجازی و جمعہ حقیقی و دریافت معرفت مسجد مجازی و مسجد حقیقی و دریافت معرفت محراب مجازی و محراب حقیقی و دریافت معرفت صلوٰۃ مجازی و صلوٰۃ حقیقی و دریافت معرفت صوم مجازی و صوم حقیقی و دریافت معرفت افطار مجازی و افطار حقیقی

ودریافت معرفت تلاوت مجازی وتلاوت حقیقی ودریافت معرفت حفظ مجازی وحفظ حقیقی د
ریافت معرفت رابطہ مجازی و رابطہ حقیقی ودریافت معرفت میخانہ مجازی ومیخانہ حقیقی ودریافت
سکر مجازی وپیوستن سکر حقیقی ودریافت حج اصغر نفسانی وپیوستن حج اکبر رحمانی ودریافت معرفت
عبادت مجازی وعبادت حقیقی ودریافت معرفت جوہر مجازی وجوہر حقیقی ودریافت معرفت تلفین مجازی
وتلفین حقیقی ودریافت معرفت زنا مجازی وزنا حقیقی ودریافت معرفت خطرات مجازی وخطرات
حقیقی ودریافت معرفت کفر مجازی وکفر حقیقی ودریافت معرفت خال مجازی وخال حقیقی ودریافت معرفت
توبہ مجازی وتوبہ حقیقی ودریافت معرفت کفر ضلالت وکفر بطالت وکفر دیہی وکفر ناری وکفر ذمیمہ وکفر
معصوم واضح ہو کہ جاننا ودریافت کرنا استفہام سخنان معنی رموزات ومعرفت اہ حقیقت اطاعت
باطن و استقامت راہ عشق ومحبت وپیوستن پاسبانی عنایت قرب حضرت کا ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے
بلکہ ہزاروں سالکوں سے ایک اور بہت زاہدوں سے کوئی اور پایا ہے تو اوس کسیں کہ ایک مدت
صحبت تربیت مرشد کامل وتلقین ارشاد سالک مجذوب سے اطاعت باطن و پاسبانی حفظ قلوب
واستقامت عنایت معرفت عالم جبروت وقرب حضرت واستقامت باطن کو حاصل کیا ہے بیت
از راہ عقل بگذار ای زاہد ریائی ؛ در کوی عشق بنشین گر طالب خدائی ؛ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من کان فی الدنیا عن معرفت القلب اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی یعنے جو شخص کہ دنیا میں معرفت دل
سے اندھا ہے پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ جس کسی عالم زاہد نے بیچ
دنیا کے استقامت جذبہ اصلاح باطن واطاعت یاد حق تعالیٰ کی ساتھ دل وجان کے مرشد مجذوب
سے تربیت نپائی و ملازمت عبادات خفیات و تلاوت حفظ قلوب کی مرشد کامل سے تلقین حاصل نکی اللہ
کے نزدیک وہ اندھا ہے اور آخرت میں بھی وہ اندھا ہوگا مگر جس عالم زاہد دین دار طالب صادق نے
کل صلاحیت و استقامت طواف کعبہ حقیقی کی تربیت مرشد کامل کے دل سے ڈھونڈی اور پائی اور
لی اور پھر پہونچی اللہ کی عنایت واطاعت تلاوت حفظ قلوب قرب حضرت سے اپنے مطلب مقصد
کمال کو پہونچا اور جسنے معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت حج اکبر کی تربیت مرشد مجذوب کی دل سے

نڈہونڈی اور نپائی اور عمر غفلت مین گذاری اور حق پرستی نہ پہچانی وہ معشوق سے ایسا دور ہوا کہ ہرگز کمالیت قرب حضرت کو نپایا اگر عالم زاہد علامہ روزگار ستا عدیل صلاحیت ہوا اور عبادات و تکلفات عبادت تجلیات مین ہزار ہا سال گو ساتہ ریاضت و مجاہدہ کے گذرا ہو پہر جیسے خدا چاہے اوسے اختیار ہے مگر جان لو کہ سوائے معرفت خدا سے بے نصیب ہوگا اور خدا سے دور رہیگا کہ غیر معبود حق پرستی سے محجوب ہوتا ہے کسواسطے کہ سالک کو کہان وہ طاقت ہے کہ بیچ گلی معشوق کے گذرے یا طرف معشوق کے نظر کرے وہ اشغ ہووے سالک ہو وقتیکہ راہ عشق و بیخودی معشوق تک رسائی نہ ورنہ اور کسکو اس بھید سے آگہی ہے لیکن جسکو راہ عشق محبت و محبوب دل معشوق سے کام پڑا او ہمیشہ دلکو قبلہ با اخلاص پر رکھا و فعتًا خدا کی عنایت سے در وا ہو کہلا انظر بعینی لون المحب لون المحبوب یعنی دیکھتا ہون مین ساتہ دونون آنکھین اپنی کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا قال النبی علیہ السلام رایت ربی بعینی بعین ربی تحت العرش انظر بعینی لون المحب لون المحبوب الریح لون محبوبہ یعنی دیکھا مین نے رب اپنے کو ساتہ دونون آنکھون اپنی کے ساتہ ذات باری کے نیچے عرش کے دیکھتا ہون مین ساتہ دونون آنکھون کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا خوشبو رنگ محبوب سے پس جو مرید طالب صادق صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین سالک مجذوب سے ثابت قدم ہوکر طرف معشوق کے متوجہ ہووے اور اعمال سعادت و تلقین مرشد کو نچہوڑے اور کثرت تلاوت حفظ قلوب سے عنایت ازلی ہووے اور استقامت عبادات خفیات دروازہ کہولے اگر بقدر استعداد کمالیت حفظ قلوب کی معرفت ہر مقام کے حجاب پیدا کرے تو مرد طالب صادق و سالک راہ عشق ثابت قدم رہے کہ تا حق سبحانہ تعالی ہدایت باطن سے راہ عشق و محبت کو دل مین کہولے آگاہ ہو کہ طالب صادق استقامت تربیت مرشد کامل و تلقین اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت اور رات دن پاسبانی عالم جبروت سے بدل و جان تلاوت حفظ قلوب با مبالغہ جہد و سعی کرے تو ساتہ خدا کی عنایت کے قرب حضرت سے مطلوب مقصود کی کمال کو پہونچے نظم

کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار
رہ نابردہ رنج گنج میسر نمیشود مزد آن گرفت جان برادر کہ کار کرد

خدا کند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری اول اوس سے کہ پیدا
کیا اللہ نے نور میرا ہے کہ وہ محیط عالم ہے واضح ہو کہ خداوند عالم نے بکمال عظمت و جلالت
اول انوار تجلیات جلالت کو اپنے نور سے پیدا کیا کہ وہ نور اللہ ہے اور ایسا محیط نامحدود بے پایان
ولا انتہا ہے کہ ابتدا و انتہا نہیں رکھتا ہے قال اللہ تعالی وھو علی کل شئ محیط یعنی اور
وہ ہر شئے پر احاطہ کرنے والا ہے مانند نور آفتاب کے پس اوس نور نامحدود و نامتناہی سے
ایک اور نور بقدر خویش پیدا کیا کہ یہ نور محمد ہے مانند نور ماہتاب کے چنانچہ دونوں نور اوپر
آسمان کے تابان ہیں غرضکہ ایک نور سے یہ دونوں نور ظاہر ہوئے اور اونمین کچھ فرق نہیں ہے
کس واسطے کہ اصل ان دونوں کی ایک ہے حق تعالی سے بعدہ حق سبحانہ تعالی نے بکمال حکمت
وقدرت نور محمد سے ارواح کل مخلوقات موجودات ہیجدہ ہزار عالم کو پیدا و ظاہر کیا مگر اول ارواح
انسان کامل کو قال اللہ تعالی الانسان سری صفتی وانا سرہ یعنی انسان بھید میرا ہے اور صفت
میری ہے اور میں بھید اوسکا ہوں کہ تا انسان کامل معرفت میری کو پاوے اور مجھکو دلمین پہچانے
اور مجھ تک پہونچین کس واسطے اگر آدمی انسان کامل کو پیدا نکرتا کوئی ہیجدہ ہزار عالم سے میری معرفت
نپاتا اور نہ مجھکو پہچانتا اور مجھسے ملتا کیونکہ مقصود پیدایش مخلوق سے انسان کامل ہے کہ تا حق
پرستی کرے وحق کو پہچانے وحق سے ملے چنانچہ ارواح انسان کامل میں سے اول انسان کامل
حضرت آدم صلوات اللہ علیہ کو پیدا کیا یعنی روح اپنی کو بیچ صحرا کے رکھا اور خدائی اپنی کو آشکارا
کیا اور بکمال قدرت اپنی کو ظاہر کیا جبکہ روح قالب آدم میں آئی اور چھینک لی حکم ہوا کہ الحمد للہ کہو
پس آدم نے بیٹھکر الحمد للہ کہا پھر حکم ہوا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہو پس آدم نے کلمہ پڑھا بعدہ
حق سبحانہ تعالی نے اپنی حکمت و عظمت سے ہدایت عشق و محبت اور تربیت جذبہ اصلاح باطن اور
تلقین ارشاد کی فرمائی یہ ندا آئی کل آدم شاہد الی اللہ فھو مومن یعنی جو آدمی کہ دیکھنے والا
طرف اللہ کے ہے پس وہ مومن ہے حضرت آدم علیہ السلام نے واسطے استفہام معانی علم لدنی و دریافت معرفت
جذبہ اصلاح باطن کی ایک ساعت تامل کیا تو بڑی سمجھ کے ساتھ اوسکے معنی سنے دلمین استقامت

پائی اور ہمیشہ اطاعت باطن و تلاوت حفظ قلوب کی اختیار کی اور رات دن ملازمت یاد حق تعالےٰ
کی دل و جان سے کرکے ساتھ متابعت رابطہ کلمہ نور محمدؐ کے نور انتہائے جو پانچ ... انبیاء مرسل
پیغمبران انسان کامل معرفت ہدایت عشق و محبت و اطاعت ... راہ
و کثرت استعداد تلاوت حفظ قلوب و کمالیت عبودیت سبب متابعت رابطہ کلمہ طیبہ کے خدا
سے ہو پہنچے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنے علما امت میری کے
مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
العلماء ورثة الانبیاء یعنی عالم وارث نبیوں کے وہ کون سے ہیں حضرت نے فرمایا کہ علم
نبویکا تعلیم و تحصیل کسب سے نہیں اور میراث اس چیز کو کہتے ہیں کہ بعینہ وہ چیز ہاتھ لگے
لیکن علم نبویکا بسبب استفہام معانی رموزات معرفت حروف علم لدنی و اطاعت باطن راہ عشق
و محبت سے ہے پس جو عالم و عابد و زاہد و مرد اہل معرفت و صلاحیت و انسان کامل و اولیا
سالک و خلفا صادق بسبب معرفت جذبہ اصلاح باطن و راہ حقیقت و استقامت صحبت تربیت مرشد
مجذوب و پاسبانی یاد حق تعالیٰ کی دل و جان سے مبالغت عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن
و متابعت حضرت رسالت کرکے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت خدا تک پہنچے ہیں انکو
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل و ورثة الانبیاء کہتے ہیں چونکہ انبیاء انسان کامل و پیغمبران مرسل
و خلفاء حق و سالکان صادق و واصلان قرب حضرت بسبب تربیت جذبہ اصلاح باطن و اہل معرفت
بعمل شریعت و صلاحیت سے بیچ اطاعت و فرمانبرداری امور ظاہر و باطن سفر و حضر میں موافق خواہش
خدا کے بنظر اسلام لانے کافروں اور مطیع کرنے مال گزاروں اور رجوع کرنے خلائق کے اوپر
حکم خدا کے مستعد ہوتے ہیں اور واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی کے دشمن جنہوں کے ظاہر و باطن
کی استعداد پیدا کرکے بیچ سفر مہم جنگ کافروں و مطیع کرنے جہان کے لوگوں کے با جاہ و حشم نکلتے ہیں
اور فرمانبرداری خدا کی بجا لاتے ہیں اسیطرح جمیع اولیاء کبار و انسان کامل و مخلصان کرام بسبب
صحبت تربیت مرشد مجذوب کے واسطے تلقین جذبہ صلاح باطن عمل صلاحیت دائم الحال و خلوت

محولت شوق عبودیت کے خلائق عوام سے عزلت اختیار کرتے ہین اور واسطے دفع تفرقہ خطرات
انسانی و نفسانی کے غفلت گناہ دنیوی سے ہمیشہ باز رہتے ہین اور خدا کی عنایت و تلقین مرشد
کامل سے استقامت کمالیت قرب حضرت کی پاتے ہین مگر بعضے بادشاہان صادق السان کامل
بسبب تربیت جذبہ اصلاح باطن و عمل صلاحیت و صحبت تربیت مرشد کامل کی واسطے ترقی سلطنت
کمالیت مملکت و مطیع کرنے مال گزاروں و قتل کرنے کافروں کے بحکم خداوند عزت و متابعت حضرت
رسالت کے باجاہ و حشم مہم اختیار کرتے ہین اور بیچ استقامت عبادات خفیات و پاسبانی یاد حق تعالے
کی اطاعت رات دن کی بیچ کوچ و مقام دیکھنے و سننے و کھانے و پینے سے کرکے ساتھ کثرت تلاوت
حفظ قلوب و کشف اظہار اسرار کی استغراق محو و مستی مین کمالیت قرب حضرت کی پاتی ہین اور
بعضے بادشاہان صادق بسبب تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن و معرفت عمل صلاحیت کے واسطے
دفع تفرقہ دنیوی نفسانی کی تحمل بادشاہی سے روگردان ہو کر اپنے ملک و ولایت سے نکل جاتے
ہین جیسے کہ خلیفہ شہر بلخ و چین وغیرہ خلفا صادق نے بسبب صحبت تربیت مرشد کامل کے تلقین
خلائق سے عزلت اختیار کی و بعد ازان تلقین مرشد مجذوب و استقامت قرب حضرت سبحانہ تعالے
مع اللہ کی کمالیت پائی اور شرح دس اجزا شرائط واسطے دفع تفرقہ خطرات سفر مہمات متابعت
انبیا و اولیا کی بیچ معرفت تیسویں کے مرقوم ہے نقل ہے کہ ایک روز سلطان الخلفا تاج الاولیا
سلطان ابراہیم ادہم نے بیچ خدمت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ کمالیت علم طریقت
و علم حقیقت کی کیا ہے خواجہ نے کہا کہ کمالیت علم طریقت کی پیوستن ذکر جلی زیر زبان اور
کمالیت علم حقیقت کی پیوستن ذکر خفی در دل و جان ہے پس شریعت کو استاد چاہیے
اور طریقت کو پیر اور حقیقت کو مرشد کامل کہ تا حق سبحانہ تعالی راہ عشق و محبت کی دلیں کھولے
واضح ہو کہ بعضے اولیا کبار و عاشقان حضرت و مرشدان کامل و سالکان مجذوب واسطے استقامت
تربیت دریافت عبادات خفیات راہ حقیقت و بعنایت پیوستن پاسبانی قرب حضرت و دریافت
سخنان معانی رموزات حروف علم لدنی و علم حال عندالوصال کے اہل مریدان متبعی کو بیچ استقامت

جذبہ اصلاح باطن کی تربیت تلقین سے طالب صادق کرتے ہین یعنی مریدان مبتدی کے
آئینۂ دل کو تلقین ارشاد صحبت تربیت سے صیقل کرتے ہین بلکہ واسطے حصول مقصد استقامت پہونچنے
صلوٰۃ حقیقی روحانی و کمالیت اعتقاد کا آزمائش کی جہت یونکو طالب صادق کرنیکے واسطے مشقت
لکڑی لانے پانی بھرنے و ہر وقت نماز کی پانچون وقت جماعت خانہ مین خدمت وضو کرانے وغیرہ
کی لیتے ہین اور جب جانتے ہین کہ آئینۂ دل مرید کا قابل تلقین ارشاد سے صاف ہو گیا یعنے
طالب صادق ہوگیا تب بوجہ عنایت الٰہی و استعداد مستعدان یافتن ایمان و دریافت جذبہ اصلاح
باطن کو اور یقین القا کرتے ہین او صحبت تربیت و استقامت قرب حضرت سے ساتھ اظہار کشفیات
کرامات کمالیت پہونچاتے ہین اور بعضے اولیا کامل مخلصان کرام بسبب کمالیت علم
حال عندالوصال کے ایک غلام جاہل کو بازار سے خرید کر بوقت نزول اوج … کمالیت
استغراق مستی و عشق محبوب کی بفضل خداوندگار کے تربیت مرشدی تلاوت حفظ قلوب آئینۂ
دل کو صیقل کرنیکے واسطے تلقین کرتے ہین کہ آخر عمر مین وہ غلام ایسے کمال کو پہونچتا ہے کہ جس
کسی کا وہ براہ بیعت ہاتھ پکڑتا ہے کمالیت قرب حضرت کو پہونچاتا ہے غرضکہ فی زمانہ نظر ایسی درویشیہ
مجذوب کی کیمیا سعادت و اکسیر ہدایت ہے الا مردان راہ … صادق کو صحبت پذیری تربیت مرشد
کامل کی شرط ہے کس واسطے کہ راہ حق خدا کی دریافت کرنیکے ساتھ عبادات تکلیفات و استقامت
عبادات عادت رسمی اور اعمال تجلیات و ظاہریات اوراد کے سالکان غیر مجذوب کے طرح طرح کے جہان
مین شہرت مشہور ہین لیکن اس واسطے معرفت علم حال عالم جبروت کی پوشیدہ راہین باطن کی پانچ ہین مگر اون مین
سے بھی راہ اعلیٰ طرف معرفت حق تعالیٰ و تلقین علم حال عندالوصال و استقامت راہ حقیقت ملازمت
حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت کی ایک ہے کہ مرید طالب صادق کو ساتھ استقامت قرب حضرت
کی خدا تک پہونچاتی ہے باقی چار راہ باطنی مخالف حقیقت کفر و ضلالت و بطالت کی ہین کہ سالک
اون راہون کی بوئی معرفت حق تعالیٰ سے بے نصیب رہتے ہین اور کمالیت کو نہین پہونچتے ہین
چنانچہ شرح اون راہون باطنی مخالف علم حقیقت کی معرفت پچھلیون مین مرقوم ہوگی واسطے مستعدان

تربیت و جذبہ اصلاح باطن و اطاعت مرشد کامل کی چاہئے کہ کثرت ملازمت تلاوت حفظ قلوب سے راہ
خدا کی [illegible] تحصیل [illegible] کی [illegible] جان [illegible] نجوا [illegible] توان [illegible]

فہرست تفصیل چھبیس معرفتون کی لکھی جاتی ہے

جس کے دیکھنے سے ان معرفتوں کا اوسط خیال میں آجاویگی چنانچہ اکثر مشائخ بیچ حالت عشق و محبت و مجاہدہ و مشاہدہ کے دنیا میں رہے ہیں اور خدا تک پہنچے ہیں پس انسان کو چاہیے کا اول حق تعالی کو پہچانے و [illegible] اس نسخہ کو دیکھے واللہ التوفیق بالاتمام یعنی اللہ توفیق دیگا اسکے تمام کرنیکی معرفت اول بیچ جاننے علم شریعت و علم طریقت و تحصیل معرفت [illegible] عالم ناسوت ملکی کہ بغیر کسب کے چارہ نہیں اور اگر کسب نہ کرے تو سالک ہونا مشکل ہے معرفت دوسری بیچ جاننے طہارت ظاہر و باطن و صیقل کرنے آئینہ دل کے کہ معرفت خدا کی براہ حقیقت حاصل ہووے معرفت تیسری بیچ دریافت کرنے عبادت تکلمات و عبارت تجلیات و عبادت اعمال فضولات و رسوم عادات و طاعت عالم ملکوت نفسانی براہ طریقت کے معرفت چوتھی بیچ دریافت کرنے استفہام معانی رموزات و تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین عالم جبروت و لاہوت حقانی روحانی و پیوستن اتصال مع اللہ غنیمت و جسمانی تربیت مرشد کامل و تلقین سالک مجذوب استقامت راہ حقیقت واسطے پہچاننے تربیت طالب صادق کی کہ مرشد کو اوس سے چارہ نہیں معرفت پانچوین بیچ شرح شب معراج و دریافت استفہام معانی رموزات کے کہ جو حق سبحانہ تعالی نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شب معراج میں نوے ہزار باتیں تربیت تلقین راہ حقیقت کی بعینہ فرمائی ہیں معرفت چھٹی بیچ دریافت کرنے کلام ربانی غیر مخلوق اور اس امر کے کہ مردمان کم ہمت و کم بین و ظاہر جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بشر جانتے تھے اور بشر کہتے تھے معرفت ساتوین بیچ دریافت کرنے استفہام تربیت حضرت رسالت و اطاعت جذبہ اصلاح باطن و استقامت براہ حقیقت و پیوستن کمالیت درگاہ الہی و پاسبانی قرب حضرت کی معرفت آٹھوین بیچ دریافت کرنے شرح کفر ضلالت و کفر بطالت و کفر دہریہ و کفر زناری و کفر بدمذہب و کفر [illegible]

وکفر مجازی وکفر حقیقی و معرفت توبہ اختیاری و توبہ نصوحی و توبہ مجازی و توبہ حقیقی کے
معرفت نویں بیچ دریافت کرنے مذہب حقیقی و محراب حقیقی و معرفت طواف حقیقی و
معرفت مسجد حقیقی و معرفت قبلہ حقیقی و معرفت مسافرت حقیقی و پیوستن قرب حضرت ربانی کے
معرفت دسویں بیچ دریافت کرنے جمعہ حقیقی و معرفت خلفاء و بادشاہان صادق واصلان حق
حق تعالیٰ کے و معرفت خطیب اہل صلاحیت و معرفت حاکمان لائق حکومت قضات و معرفت صلوٰۃ حقیقی کیا
و معرفت صوم حقیقی و مجازی و معرفت صوم صوری و صوم معنوی و دریافت تاکید سلطانی واسطے روزہ
نماز عام مسلمانان و معرفت مراقبہ حقیقی قرب حضرت عزت و معرفت اعتکاف حقیقی رحمانی و دریافت تحویل
مشائخ و استقامات قرب حضرت کے معرفت گیارھویں بیچ دریافت کرنے علم توحید یعنی معرفت
وحدانیت حق تعالیٰ و دریافت معانی ظاہر احادیث حضرت رسول مقبول معرفت عالم ناسوت و ملکوت
و استفہام معانی رموزات احادیث معرفت عالم جبروت و لاہوت و معلوم کرنا سوالہا معانی دقیق اسرار
حقیقت کے معرفت بارھویں بیچ دریافت کرنے معرفت عشق ربانی و تربیت جذبہ اصلاح
باطن و پیوستن اسرار حقیقی خفیات و ترک اعمال فضولات و دریافت کیفیت مردودی عزازیل بغرور کیا
اعمال نفسانی کے معرفت تیرھویں بیچ دریافت مضمون مکتوب تاج الاولیا شیخ سعدی شیرازی
بملاقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام و دریافت تربیت معانی رموزات راہ حقیقت و استقامت پیوستن
تعریف راہ اصل سوئے حق تعالیٰ و تلقین جذبہ اصلاح باطن و دریافت عالم جبروت و لاہوت و حقانی
و رحمانی کے معرفت چودھویں بیچ دریافت مضمون مکتوب خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ واسطے
تربیت مریدان صادق بروایت خواجہ شبلی و خواجہ ذوالنون مصری و خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم
کے بنظر استقامت قرب حضرت ربانی کے تحریر کیا ہے معرفت پندرھویں بیچ دریافت
کرنے مضمون مکتوب قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ واسطے تربیت علما زاہد و سالکان غیر مجذوب
گروہ لوگ بسبب شہرت اطاعت ظاہر کے مشہور ہیں اور بغیر تلقین ارشاد جذبہ اصلاح باطن ہم شان
کامل المکمال کے براہ حقیقت کمال کو پہونچنے میں تحریر کیا ہے معرفت سولھویں بیچ دریافت

کرنے مضمون مکتوب خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ معرفت مرشدان کامل و سالکان مجذوب
و استقامت خلافت بانی خدا رسیدگان و معرفت مریدان طالب صادق قابل بیعت ارادت و معرفت
پیری و مریدی و اطاعت پیر واجب بر مریدان و دریافت صرف مالابد و ترک فضولات کے
معرفت سترھویں پیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب قاضی القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین ارشاد عاشقان حضرت و معرفت ریاضت حقیقی و تلاوت حفظ حقیقی
رحمانی و اتصال مجازی و معرفت ربط حقیقی و ربط مجازی سوی معرفت حق تعالی کے معرفت
اٹھارویں پیچ دریافت کرنے حال کمالیت مقتدا الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ
علیہ کے کہ صحبت تربیت مرشد کامل سے مقرب حضرت ربانی ہوئے و کمالیت سلطان محمود غزنوی کہ
متابعت اولیاء اللہ سے کشف کرامات کو پہونچے و حال مولانا جلال الدین رومی کہ تربیت خواجہ شمس تبریز
رحمۃ اللہ علیہ سے کمالیت حاصل کی معرفت انیسویں پیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب معین
معین الدین حسن سنجری کے کہ بائیس برس تک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونی کی کمالیت کو پہونچے
تلقین ہدایت در راہ ظاہر و باطن خشکی و تری کیواسطے بادشاہ شمس الدین خلیفہ دہلی کے کہ صحبت تربیت
خواجہ عثمان ہارونی سے کشف کرامات اظہار کمالیت کو پہونچا مع معرفت استادان مرشد کامل کے
تحریر کی معرفت بیسویں پیچ دریافت کرنے شرح شکر حمیت و شکر محبت و معرفت استغراق عالم صحو و محو
معرفت مستی و قمری و معرفت زلف لفیق و میخانہ و می و شاہد و خد و خال و معرفت جوہر زرد
مروارید و قند و نبات و معرفت دیری و کنشتی و زنار حقیقی و زنار مجازی کے معرفت اکیسویں
پیچ دریافت کرنے استغراق مستی شکر محبت حصول مقام محو و معرفت عالم جبروت و لاہوت و کمالیت
مستی عشق محبت و استماع رود و سرود و شوق رباب تفکر و تحیر و نگاہ داشتن شرایط سماع حقیقی رحمانی
کے کہ حلال ہو یعنی سادہ استقامت دین و علم الیقین کے معرفت بائیسویں پیچ شرح حال علماء
و مختصر ہمت محجوب و شرح گروہ سوداگران اہل غفلت تجاران محجوب و شرح مردمان اہل قدرت
ہمت محجوب و شرح گروہ عوام مسلمانان دو بینی محجوب کی کہ بسبب شہرت اعمال ظاہری کی مشہور

معرفت چھبیسوین بیچ دریافت کرنے تربیت خدا پیغمبر موسی علیہ السلام و شرح کمالیت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ و شرح تربیت خاندان چشت و سہروردی و کمالیت جذبہ اصلاح باطن و مقامات عالم جبروت ولاہوت و شرح دس چیز شریعت کی راہ طریقت و دس چیز شرایط راہ حقیقت واسطے استقامت قرب حضرت حق و شرح دریافت کمالیت ربط حقیقی ہمائی تلقین مرشد کامل و شرح دریافت راہ حقیقت و دریافت شرح دس چیز شرایط اصلی واسطے دفع تفرقہ خطرات سفر مہمات صحبت تربیت بادشاہان صادق کے تاکوئی تفرقہ نفسانی دل مین نہ آوے معرفت چوبیسوین بیچ شرح دریافت معرفت مقام عالمان و زاہدان و صوفیان متوکلان و متقیان و مسکینان و فقیران و شرح حکایت خواجہ حسن بصری و خواجہ معروف کرخی و خواجہ شقیق بلخی رحمہم اللہ تعالی و شرح تفصیل چودہ علم و سیوین کمالیت اسلام معرفت پچیسوین بیچ شرح مناجات خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ بتلقین مریدان و شرح نصیحت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلقین ارشاد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و شرح چار راہ باطنی بکفر ضلالت و بطالت و شرح دریافت صفت تصنیف کتاب گنج الاسرار و شرح خواجہ سعید بلخی رحمۃ اللہ علیہ و شرح کمالیت چہل اولیاء و واصلان حق کے

معرفت اول بیچ دریافت کرنے علم شریعت عالم ناسوت کے کہ تحصیل کسب سے حاصل ہوتا ہے یعنی تزکیہ نفس مین واضح ہو کہ طالب مبتدی کو اول علم شریعت کل فرض ہے مگر مالا بد و مہمین یہ ہے کہ لکھنا پڑھنا اوسکو آجاوے کس واسطے نے سیکھا اوسکے سلوک نہو سکیگا کہ اطاعت ظاہری مین کمالیت اسلام کی شرط ہے اور مومن متقی کو تین چیز سے چارہ نہین یعنے علم و عمل و اخلاص بیچ عمل کے اخلاص کرنا واسطے نمایش خلایق کے شرک ہے اور شرک کفر ہے اور اخلاص علما اہل صلاحیت کا اوسکو کہتے ہین کہ غرضون تفرقہ خطرات امور دنیا و عقبا سے نیت دل کو خالص کرے کیونکہ محل اخلاص شناخت خلایق آیینہ دل ہے اور مومن کے دل کی صیقل تلقین ذکر خفی و پاس انفاس کا حق تعالی سے کمالیت پاتا کس واسطے دل نظرگاہ حق ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن مرآۃ اللہ بین الاصبعین من اصابع الرحمن وان اللہ تعالے

ینظر فی کل یوم ولیلۃ ثلثمایہ وستون نظرۃ الی مرأۃ
قلب المومن وقلب المومن شاھد من ذکر الخفی فھو مومن
وھو ناظر الی قلوب عبادہ یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ تعالی کا درمیان دونون
انگلیون کے دو انگلیون رحمان سے اور تحقیق اللہ تعالی نظر کرتا ہے ہر دن ورات مین تین سو اور
ساٹھہ نظر طرف آئینہ دل مومن کے اور دل مومن کا دیکھنے والا ہے جس سینے ذکر کیا خفی پس وہ
مومن ہے اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہے طرف دلون بندون اپنے کے پس علم شریعت کہ نماز
روزہ و حج و زکوۃ و طہارت ظاہری ہے استاد سے سیکھنا فرض کلی ہے کہ تا کمالیت اسلام حاصل ہو
اور نماز روزہ و حج و زکوۃ اوپر عوام مخلوق کے ہے خواہ فقیر یا غنی حر ہو یا غلام ہو الا حج و زکوۃ
اوپر غنی و حر کے ہے فقیر و غلام پر نہین یعنی پہلی واجب ہوئی عمل سے روندگان فقیر کو علم حج
و زکوۃ سیکھنا واجب نہین ہے اور بیان دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن راہ حقیقت عمل سے
تعلق رکھتی ہو جو کہ مراد اہل حقیقت صلاح عمل ظاہر رکھتی ہین اخلاص نہین رکھتے وہ مومن نہین ہین کس واسطے کہ عمل بے اخلاص کچھ
منفعت و فائدہ نہین دیتا ہے نظم علم خواندی و نکردی عمل لے خلاص طامت در روز فردا تو زین علم ستانند عمل ابیات
مستحکم بشوی لوح دل از غیر یاد دوست چلیکہ راہ حق ننماید جہالت است واضح ہو کہ اگرچہ حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم شریعت یعنی استقامت نماز روزہ و طہارت ظاہری حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی مگر استقامت علم حقیقت کی شب معراج مین بسبب تلقین حق تعالی
سے پاکر پاسبانی یاد حق تعالی کی رات دن دل و جان سے دیکھنے سننے کھانے پینے ہاتھ پاؤن
کو ہر مقام مین ہمیشہ کر کے کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچے نقل ہے کہ ایک روز شیخ عبد الواحد
بن زید نے صدر المشائخ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ کمالیت علم شریعت
و کمالیت علم طریقت و کمالیت علم حقیقت کیا ہے چنانچہ ملفوظات مین لکھا ہے کہ خواجہ حسن
بصری نے فرمایا کہ نیاز مندی کرنا حق تعالی کی اطاعت ظاہری علم ناسوت مین بقدر امکان متابعت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کمالیت علم شریعت ہوا اور ہمیشہ اطاعت کرنا ملازمت اعمال

تجلیات سوی حق تعالیٰ میں ساتھ ذکر جلی زبانی استقامت عالم ملکوت متابعت حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمالیت علم طریقت ہے اور طاعت باطن ذکر خفی دل و جان سے کرکے
کمالیت علم قرب حضرت وحدانیت کو پانا کمالیت علم حقیقت ہے لیکن سخنان علم حقیقت کی بجز
تلقین مرشد کامل ہرگز استفہام میں نہیں آتے ہیں واضح ہو کہ بیچ تعظیم عمل اخلاص کے اول نیت
کی اصلاح کرنا ضرور ہے کس واسطے کہ دل و جان سے اصلاح باطن کی کمالیت اخلاق حمیدہ صحیح
سے کرنا کہ نافع خلق اللہ ہو فرض عین ہے کہ تا کوئی تحصیل علم میں نیت بری نہ کرے اور اگر کوئی علم
جانتا ہے اور عمل اخلاص نہیں کرتا وہ سود نہیں ہے کس واسطے کہ خداوند عالم قیامت میں علم سے
نہیں پوچھیگا عمل اخلاص سے پوچھیگا پس تحصیل علم میں بقدر عمل اخلاص کوشش کرنا چاہیے
کہ حاجت مناجات نجات آخرت کی خدا سے رکھتا ہے تو نظم عاشق مگوی عالم تفسیر گوی را نگر در
عمل نکوشی نادان بفسری ۞ ہرچند کاب صاف در آوند نگیری ۞ سودت ز آب کی بودت تا نخوری
واضح ہو کہ اگر کسی شخص نے علم شریعت درسی سیکھا اور عمل طریقت پر قائم نہ ہوا اسکی ایسی مثال ہے
کہ ایک شخص علم کیمیا چاندی سونے میں استاد ہے مگر عمل میں نہیں لاتا ہے پس علم کیمیا سے اسکو
کچھ مراد حاصل نہ ہوگا اور نہ کچھ فائدہ ملیگا ایضاً اگر کسی شخص نے علم شریعت سیکھا اور عمل طریقت پر قائم
بھی ہوا یعنے نماز روزہ ورد و وظایف تلاوت و تسبیحات کو کیا مگر اخلاص نہیں رکھتا پس عمل
تجلیات مثل تیل بتی کے ہے اور عمل حقیقت عشق و محبت یعنی علم اخلاص مانند آتش کے جبکہ آتش
عشق معشوق نہ ہو تیل بتی سے کب روشنی چراغ کی ہوتی ہے ایضاً علم شریعت مثل درخت عمل
طریقت مانند برگ و شاخ اوس درخت کی و عمل اخلاص علم حقیقت مانند میوہ و پھول کے اگرچہ ذوق
عزت بیچ میں ہے مگر لذت منفعت میوہ سے حاصل ہوتی ہے پس مقصود جاننے علم شریعت و طریقت
سے تلقین مرشد کامل و رسیدگی عمل حقیقت سے ہے نظم علم شریعت درسی نفسانی مختصر است ۞ علم
حقیقت حق پرستی رحمانی دگر است ۞ چون علم درسی سر حق ز علم چہ برآید ۞ علم لدنی رہ آنست کہ اول
بکشاید ۞ پس علم سیکھنا واسطے حصول مال و جاہ و قرب سلطانی کے اور علم پڑھنا واسطے حکومت

ونصب کے اور علم سیکھنا واسطے شہرت بیان تفسیر و حدیث نصیحت و وعظ دوسروں کے اور علم پڑھنا واسطے امتحان مباحثہ و مجادلہ علما و ذکر دینے سوال و جواب بیچ ادراک علم تکسیر و دعوت تجلیات کا سیکھنا واسطے شہرت درمیان بادشاہوں کے اور علم تحریر و تقسیم کا پڑھنا واسطے مطلب برآری نام آوری دنیا و غفلت یاد حق تعالیٰ کہ خدا کے واسطے نہ ہو مثل علم نجوم و علم طب و علم شعر گوئی و علم معاشرہ و فقہ و محاسبہ و علم حکمت وغیرہ تحصیلات کہ پیٹ بھرنے کے واسطے حرص و ہوا نفسانی سے ہو حاصل کرنا گویا عمر اپنی ضائع کرنا ہے ای عزیز جو سالک کہ اعمال فضولات نوافل میں مشغول ہوا خدا سے غافل و دور رہا چنانچہ اسی معاملہ حقیقت میں شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

کہ سہل باشد این عارفان را سجود پیشانی ۔ نماز عاشقان در دل است آنکہ بیدانی ۔ اصحاب ظاہر مقصر

ہمت بے مرشد و قاصر دیدگان دوربین و سالکان غیر مجذوب اوپر اس حدیث کے فریفتہ ہیں

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادۃ قرأت القرآن وافضل الوظایف بالنوافل یعنی بہتر عبادتوں سے پڑھنا قرآن کا ہے اور بہتر وظیفوں سے نفل پڑھنا ہے یعنی طاعت خدا کی بغیر نفلوں کے حاصل نہیں ہوتی و اہل بصارت ارباب طریقت دل میں جانتے ہیں کہ ارکان ایمان و احکام اسلام و کمالیت حصول قرب حضرت میں واسطے نگہبانی ایمان کی ابتدائی حالت میں مبتدیوں کو نماز روزہ تسبیح و تلاوت شرط ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظوا علی الصلوٰۃ ای علی خمسۃ الصلوٰۃ یعنی نگہبانی کرو تم اوپر نمازوں کے لئے اوپر پانچ نمازوں کے یعنی باشارہ اوپر پانچ وقتوں کے ہے اور مخلصان کہ اہل معرفت پیوستگان قرب حضرت رب رحمان و رہ نما الی اللہ چاہتے ہیں کہ دل سالکوں کا ایک لحظہ و ایک لمحہ یاد خدا سے غافل نہ ہو کہ معصیت آخرت ہے قولہ تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم یعنے وہ لوگ جو ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حالت کھڑے ہونے و بیٹھنے میں اور اوپر کروٹوں اپنی کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادۃ من کل عبادۃ ذکر اللہ تعالیٰ فی قلبہ خلاء و ملا فی اللیل والنہار فی السفر و الحضر قیاما و قعودا و علی جنوبہم علی کل حال و جنابت

یعنی ہمیشہ یاد تو ہونٹوں کا پڑھنا [illegible] ذکر اللہ تعالے کا بیچ دل اپنے کے
اکیلے بیٹھنے میں اور [illegible] اور مقام میں اٹھتے اور بیٹھتے میں اور اوپر کروٹون
اپنی کے ہر حال میں [illegible] صادق و طالبان راہ حقیقت نے ترک نفل
و روگردانی سنت [illegible] قولہ تعالی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
یعنی آگاہ ہو کہ ساتھ ذکر اللہ کے تسلی پاتے ہیں دل کس واسطے کہ نبی اللہ ترک عمل نہیں کرتے
ہیں لا یجب اولیا کردگار و خلیفہ کبار نے یہ راہ اختیار کی ہے صلوۃ الانبیاء والاولیاء
والخلفاء یصلون فی قلوبہم دائمون یعنی نماز انبیا و اولیا و خلفا پڑھتے ہیں
بیچ دلون کے ہمیشہ پس عاشقان حضرت نے اعمال فضولات کو ترک فرمایا ہے قولہ
الصلوۃ حجاب العاشقین یعنی نماز حجاب ہے واسطے عاشقون کے اور یہ بھی قول
شایخون کے قولہ حسنات الابرار سیات المقربین یعنی نیکیاں نیکو کی برائیاں
ہیں مقربون کی پس دریافت [illegible] رموزات کے بجز تربیت مرشد کامل کے
ہرگز استفہام میں نہیں آتے ہیں اور بعضے سالکان اصحاب حقیقت استغراق کمال محو کر
محبت اور سکرات مشاہدہ و اطلاق [illegible] یاد حق تعالی اور مدہوشی دوام ذکر صفت موصوف
میں دل و جان سے مشغول رہتے ہیں اور عاشقان حضرت دم بدم واسطے پاسبانی یاد حق تعالے
و دائم الحال عند الوصال کذلک بیان ہے ذکر قلبی میں غفلت نہیں کرتے ہیں اور اصحاب ظاہر
و علما زاہد و سالکان غیر مجذوب مخالفت اعمال فضولات اوراد نوافل عمل ظاہر سے قربت کرتے
ہیں مگر معرفت تربیت جذبہ اصلاح باطن استقامت عبادات خفیات و تلاوت حفظ قلوب تلقین
ارشاد سالک مجذوب [illegible] سے کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں غرضکہ سالکان غیر مجذوب بیچ
استقامت عبادات ظاہر [illegible] اطاعت عالم ناسوت و ملکوت کی ثابت قدم رہتے ہیں
مگر [illegible] نصیب [illegible] کہ تربیت جذبہ اصلاح باطن سے کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں نظر اعلام
[illegible] علم [illegible] در خلوت دل [illegible] الغفلت [illegible]

حق الشناسی تو دین کنز قدوری ہے چنانچہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام نے واسطے تلقین
ارشاد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے بیچ دریافت کرنے استفہام معانی رموزات و حصول قرب
حضرت عزت کے یہ حدیث فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم الظاہر وعمل
الظاہر من عالم الملکوت نفسانیۃ وعلم الباطن وعمل الباطن
من عالم الجبروت رحمانیۃ وھو خزینۃ من خزاین اللہ تعالے
علم الباطن فضل الباطن روحۃ وراحۃ ورحمۃ من نیاز الحق یعنی علم
ظاہر وعمل ظاہر کا عالم ملکوت نفسانی سے ہے اور علم باطن وعمل باطن عالم جبروت رحمانی سے
ہے اور یہ علم باطن خزانہ ہے خزانون اللہ تعالے کے لیے علم باطن کا بہتری باطن کی ہے اور
تازگی ہے اور آرام ہے اور رحمت ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے
علی بعضے علما زاہد غیر مجذوب بسبب معرفت اطاعت علم شریعت کے استقامت عمل طریقت میں
رہتے ہین اور بعضے اولیا سالک خلفا صادق اہل معرفت بیچ عمل صلاحیت کے بسبب تربیت مرشد
انسان کامل و تلقین استفہام معرفت حروف علم لدنی اسرار خزانہ حق و ملازمت حفظ قلوب کے دل و
جان سے استقامت رکھتے ہین تو خدا کی عنایت سے دایم الحال عند الوصال مع نیازمندی یاد حق تعالے
واظہار کشف وکرامات قرب حضرت کو پہونچے ہین ایضاً قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من اخلص اللہ اربعین لیلا ونہارا فی السفر والحضر فی صلوت القلوب
ظہرت عن خزاین اللہ تعالیٰ ینابیع الحکمۃ فی قلبہ علی لسانہ یعنی جسنے خلوص کیا اللہ سے
چالیس راتین اور دن سفر مین اور حضر مین بیچ نماز دلون کے ظاہر ہونگے خزانون اللہ کی سے
چشمین حکمت کے دل اوسکی سے اوپر زبان اوسکی کے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا کہ اے علی جو کوئی عالم زاہد اہل معرفت بسبب کل صلاحیت کے بیچ راہ اخلاص عشق ومحبت
واطاعت باطن سوی معرفت حق تعالے کے حسب تربیت مرشد کامل خالصاً ومخلصاً چالیس رات دن
دل وجان سے نماز حقیقی رحمانی مین ثابت قدم رہیگا حق تعالے اوسکو استفہام معرفت علم لدنی

اسرار خزانہ اپنی کہ بہت معانی حکمت کے اوسمین ہونگے ساتھ اظہار کشف و کرامات کو دل
مین عنایت فرماویگا پس طالبان صادق کو براہ حقیقت خدا کی طرف تربیت کرو نظم عالمگیر
سبق تکبیر ز علم حال نگر صد ہزار قال بخواند و عمال نصیحت [illegible] ہزاران مرد یکے گیرد سماع [illegible]
ہر کس محرم اسرار نیست ایضاً قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان فی الدنیا
عن معرفۃ القلب اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی یعنی جو شخص کہ دنیا مین معرفت دل
اندھا ہے پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
کہ اے علی جو کوئی عالم زاہد دنیا مین معرفت [illegible] یاد حق
سے دل جان مین آتا ہے نہین رکھتا ہے اور [illegible] طالب
کی صحبت تربیت مجذوب سے نہین پاتا ہے [illegible] آخرت مین بھی محجوب
رہیگا اور دنیا بے ابتدائی حالت عالم ملکوت کے [illegible] موسی
علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ اے موسی کثرت معرفت [illegible] قال [illegible] ملکوت و اطاعت
اعمال تجلیات مقام زہد کے قیل قال سے استقامت [illegible] اصلاح باطن
اطاعت عالم جبروت قرب حضرت کی معرفت علم حال الغیب مرشد [illegible] استقامت [illegible] مین پائیگا
نہین کہتا ہے تو اور مردمان خلایق و طالبان صادق کو ساتھ پند و نصیحت کے ابتدائی حالت کی تربیت
بتاتا ہے تو او تفسیر عبادات فضولات اور ذکر اعمال تجلیات کو بیان کرتا ہے تو پس آ سوی کوہ طور
سینا پر اکر اول مجھسے تربیت تلقین نصیحت کی حاصل کر بعدہ اور ونکو پند نصیحت کر کس واسطے کہ جب تک
تربیت عالم جبروت سے پند پذیر ہوگا تو ہدایت و تربیت تیری عند اللہ سو اثر ہوگی چنانچہ حال
موسی علیہ السلام کا معرفت تیسوین مین لکھا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو تربیت جذبہ اصلاح باطن و استفہام معرفت حروف علم لدنی و اطاعت عالم جبروت
و پہونچنا قرب حضرت کی شب معراج مین تلقین ارشاد حضرت رب العزت سے استقامت
پائی ہے شرح اوسکی معرفت پانچوین مین ہے [illegible] ایضاً اسکے تلقین ارشاد امیر المومنین

علی کرم اللہ وجہہ حدیث فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان معرفۃ بالقلب
وعمل بالارکان یعنی ایمان تصدیق ساتھ قلب کے اور عمل ساتھ جوارح کے ترجمہ
استفہام ہے [illegible] کہ نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علی واسطے استقامت
ایمان مومن [illegible] عنایت باری تعالیٰ ہمیشگی اسم ذات و علامت
حفظ قلوب پاسبانی یاد حق تعالیٰ ہے استقامت دل میں ہونا شرط ہے فقط معرفت میں
بیچ جانے طہارت ظاہر و باطن صیقل کرنے آئینہ دل کے کہ معرفت خدا کی براہ حقیقت حاصل ہو
یعنی تصفیہ قلب میں [illegible] طہارت و نظافت باطن کی کمال طاعت حق سے ہوتی
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الدین علی النظافۃ یعنی بنیاد دین کی اوپر
پاکی کے ہے [illegible] پاکی ظاہر نہیں کہ طہارت [illegible]
وغسل سے ہوتی ہے [illegible] دھونا اعضا [illegible] اخلاق [illegible]
کہ پاکی اسلام [illegible] نظافت [illegible]
دائم [illegible] گمان نہ کرے [illegible]
[illegible]
حق تعالیٰ [illegible] قال النبی [illegible] ان اللہ لا ینظر
الی [illegible] ولکن ینظر الی قلوبکم [illegible] یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں
[illegible] لیکن دیکھتا ہے طرف دلوں تمہارے
کے اور نیتوں تمہاری کے پس طہارت باطن واسطے کمالیت عمل اخلاص کے سالکان صادق
کو معرفت بدل ہے یعنی ساتھ پانی استقامت جذبہ اصلاح باطن کی نیت دل شہوت اعمال
مذمومہ [illegible] سے خالص کرے چنانچہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی
حق تعالیٰ سے یہی درخواست کی ہے اللھم انی اعوذ بک من العجب والکذب
والغفلت والغیبۃ والغفلۃ والحرص والحسد والحقد والامل والبخل والکبر

والریاء ومن الشرک والشبہات والکفر والنفاق فی قلبی وعلی لسانی یعنی اے بار خدایا
مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے [illegible] کبر و عجب و طمع [illegible] و حسد اور کینہ اور طول امل
اور بخل اور تکبر اور ریا اور شہرت اور شک اور کفر اور نفاق سے بیچ دل اپنے کے اور
اور زبان اپنی کے اے اللہ دور کر دالی چاہتا ہون مین اعمال بدکردار نفسانی و شیطانی سے
معرفت حق تعالی کے حقیقت کی راہ سے پس معرفت الہی کی خالص کرنا چاہئے اخلاص طرف
طہارت دل کو غرض ان شغل وسواس نفسانی سے ہے اور اصل کام مومن متقی کا واسطے استقامت
طہارت باطن کے استعمال کرنا آراستگی ذکر خفی و پاسبانی یاد حق تعالی ہے کہ دل و جان کے
[illegible] حفظ قلوب و زیادت خفیات سے آئینہ دل کا ایسا صیقل کرے کہ زنگ تفرقہ
خطرات نفسانی و داغ ظلمات معصیت کے اوس مین باقی نرہین کس واسطے کہ [illegible] ان اللہ
[illegible] حق تعالی کا ہے ای عزیز واسطے استقامت طہارت باطن کے [illegible] صحبت مرشد
مرشد کامل [illegible] اصلاح باطن [illegible] صیقل کرے آئینہ دل سے کوشش کرنا شرط ہے اور عارفان
[illegible] دنیا و آخرت سے روگردانی کرنا فرض عین ہے سو واسطے کہ طہارت [illegible] اصلاح باطن
[illegible] آئینہ دل [illegible] متابعت نبوت و تلقین تلاوت حفظ قلوب و کمالیت بذکر عبودیت و استقامت
طہارت باطن کی ساتھ دل کے ہے بقول سعدی شیرازی بیت سعدی حجاب نیست تو آئینہ
صاف دار [illegible] زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست ۞ اور مردمان مختصر ہمت و قاصر دیدگان و دور بین
و علما زاہد و سالکان غیر مجذوب استعداد طہارت باطن و تلقین مرشد کامل سے ساتھ دل و جان کے
جو خبر نہین رکھتے ہین اس واسطے خدا تعالی سے بعید و بے نصیب رہتے ہین مثلاً کسی شخص
دانشمند نے بادشاہ وقت کو اپنے یہان مہمان بلایا اور در و دیوار بیرون دروازہ کو بہت
صاف کیا مگر درون خانہ کو کہ محل جلوس شاہی ہے خس و خاک سے مکدر رکھا پس وہ شخص
سردار احمقون کا ہے اسی طرح عارفان عظام و مخلصان کرام اصحاب ظواہر و عالمان اہل ظواہر کو سردار
احمقون کا جانتے ہین کس واسطے کہ یہ علما ظواہر بھی دایم الحال وظایف و طہارت تجلیات استقامت

نماز روزہ و تسبیح و تلاوت و اعمال ظہور انسانی نفسانی سے خود کو آراستہ کرتے ہیں اور معرفت
جذبہ صلاح باطن مع استقامت علم حال عقد الوصال پاسبانی قرب حضرت متابعت نبوت و صحبت
تربیت مرشد کامل سے آئینۂ دل و جان کو صیقل کرنا نفین جانتے ہیں واضح ہو کہ جو مومن متقی چاہیے
کہ وضو طہارت باطن کرے اس طرح پانچوں اعضا کو دھوئے یعنی اول دل کو حرص و حسد
و عجب و غضب و ہوائے نفسانی سے دھووے قولہ تعالیٰ وثیابک فطہر الی قلبک
فاصلح یعنی کپڑے تیرے پاک کر اے دل تیرا نیک کر دوم زبان کو لذت گفتار جھوٹ
و غیبت و حقارت و سخنان خلاف شرع لایعنی سے دھووے کہ تفرقہ دل میں نہ آوے قولہ تعالیٰ
ولا تقفوا ما لیس لک بہ علم یعنی مت متابعت کرو اوس شے کی کہ نہیں تمھارا اوسپر علم
سوم پیٹ کو لقمہ حرام و طعام ریا و چوری و مکروہ و مشکوک سے دھووے قولہ تعالیٰ کلوا
من طیبات ما رزقناکم یعنی کھاؤ تم پاک اوس چیزوں سے جو رزق دیا ہے ہمنے تمکو
چہارم جسم کو پہننے لباس مع جو حرام و شبہ سے پاک رکھے کہ دل کو تفرقہ خطرات میں نڈالے
الا لباس حلال و تقوی کا پہنے قولہ تعالیٰ لباسا یواری سوآتکم لباس جو چھپاتا ہے ستر عورت
تمھارے کو و ریشا ولباس التقوی یعنی پہناوا زینت کا اور لباس تقوی کا پنجم
اعضا اربع کو دھووے یعنی چشم کو دیکھنے منہیات اور گوش کو سننے سخنان ناروا اور ہاتھ کو
چھونے حرام چیزوں اور پاؤں کو جاتے بُری جگہ سے روکے کہ تا سب اعضا کو تفرقہ نفسانی
و شیطانی حاصل نہووے واضح ہو کہ ابتدائی حالت تعلم میں ہے کہ سالک صادق کو اوسمیں بہت
ریاضت کرنا پڑتی ہے تب آئینۂ دل علاقہ نفسانی سے صاف ہوتا ہے دوسرے مقام عشق
و محبت ہے کہ اوسمیں کچھہ ریاضت کی حاجت نہیں مدام الحال یاد حق تعالیٰ میں رہنا پڑتا ہے
پس وجود انسان میں روح مانند سوار کے ہے اور نفس مانند گھوڑے سرکش کے اور قلب پیشوا
اوسکا پھیرنے والا ہے یعنی جب نفس سرکش بسبب غفلت دنیا کی یاد و غیر حق کی کرتا ہے و قول و فعل
کا شیطانی نفسانی پیدا ہوتے ہیں تو قلب پیشوا مطیع و فرمانبردار نفس کا ہو جاتا ہے اور عبادت

روح غالب ہوتی ہے اور قوال و افعال سے کار رحمانی ظاہر ہوتے ہیں تو قلب مشتاق و مطیع فرمانبردار
روح کا ہوجاتا ہے چنانچہ مشائخان عظام و مخلصان کرام رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ جو علم
زاہد و طالب صادق اہل شریعت لائق صلاحیت چاہتے ہیں کہ واسطے تزکیہ نفس امارہ کے ریاضت
اختیار کریں تو اول قدم کو معرفت اعمال تجلیات عالم ناسوت سے استقامت حسب مدعا
دل تفرقہ خطرات انسانی نفسانی سے پریشان نہو اور بالکل خدا سے لگا رہے اور استقامت
اعمال تجلیات عالم ملکوت کی حاصل ہو اور اطاعت عالم ملکوت سے آئینہ دل سالک کا مجلی ہو
اور زمین کھیت دل کی آراستہ ہو کہ تا تخم جذبہ عنایت باری تعالیٰ جل اسم ذات کی دل میں بکثرت
اور درخت عشق و محبت کا نشو و نما پاوے اور پرورش تربیت مرشد مجذوب و اطاعت عبادات
خفیات و استقامت عالم جبروت سے سرسبز ہو کر نہال مراد طالب صادق کا باغ کمال و خفیات میں
پہونچے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف روحہ ومن
عرف روحہ فقد عرف ربہ ومن عرف ربہ قطع ارجلہ وکل لسانہ یعنی جس نے
پہچانا نفس اپنے کو پس پہچانا او سنے روح اپنی کو اور جسنے پہچانا روح اپنی کو پس پہچانا او سنے رب
اپنے کو اور جسنے پہچانا رب اپنے کو کاٹے گئے پاؤں اوسکے اور گونگی ہوئی زبان اوسکی اور صحیح
کہ بیچ وجود انسان کے اللہ تعالیٰ نے معرفت نفس امارہ کی بسبب اقوال خواہش لایعنی و افعال
نفسانی و شیطانی کے اوپر تمثیل اسپ سرکش بدحرکت و بدفعل باعتبار ظاہری ہے کہ تا سوار ہوشیار
آزمودہ کار اہل بہت قوی دل جگر دار اوس کو کج رفتاری و بدفعلی سے راہ راست عادت
قدیمی پر لاوے اور خوب میدان قلب میں دوڑاوے کہ تا کج رفتاری و بدفعلی چھوڑ دے غرض کہ نفس امارہ دنیا
دشمن قوی ہے بدفعل و بدحرکت ابلیس جو کہتے ہیں کہ واسطے اسپ سرکش کے مقرر کی گئی ہیں ابتدائے
حالت میں اس نفس امارہ پر سواری کریں لیے مرد سالک اہل معرفت علم شریعت علما زاہد اہل
صلاحیت و طالب صادق سوار مستعد چاہیے تا کہ زین شریعت کا ساتھ پاکھر توکل کے کہ قولہ تعالیٰ و
من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنے جو توکل کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو اور اسکی

پشت پر رکھے اور غاشیہ زہد و تقوی کا اوس پر ڈالے کہ تا بدرنگ نہو اور کمند وحدت کو تنگ بنائے
اور فقر کو لشتک جانے اور پوزی صبر کی کرے اور کوڑا الیقین کا لگائے کہ اسست ہووے اور
دہانہ کلمہ طیبہ کا منہ مین ڈالے اور زیر بند ہوا لایعنی کا کھینچے اور رشیتہ اعتقاد کا محکم کرے کہ تا
ادھر ادھر ندیکھے اور لات نمارے اور چار الیش ہتھیار طہارت عبادت ظاہری غسل وضو
کی پہنکر اسپ نفس امارہ پر سوار ہووے اور صبح سے شام تک راہ طریقت مین پھراوے اور باگ
صدق کی ہاتھ سے نچھوڑے اور ہر شب میدان قلب مین ساتھ تگ و پو رکوع و سجود کے دوڑاوے
اور چاشنی ریاضت صوم مجازی صبوری کی دیوے کہ موٹا نہو سلنے پاوے اور پیچ سنت پیغمبری
تلاوت و تسبیح و وظائف سے باندھے کہ تا باادب رہے اور اگاڑی قیام و قعود و پچھاڑی دعیہ
کی باندھے کہ تا قوت باطنی حاصل کرے اور اشتہا عشق و محبت حق تعالی کی زیادہ ہووے
اور اصطبل خلوت مین اکثر باندھے اور قائزہ مراقبہ ذکر و فکر کا پیچ آخور مجاہدہ کے برضا حق دیوے
کہ تا بوسئے ماد یان دنیا کی نسونگہے اور توبرہ قناعت کا بانخود اسم ذات چڑھاوے اور وقت آخر
قائزہ سربلندی کلمہ شہادت کا گردن سے دور نکرے اور گردنی یقین و اعتقاد کی اوس پر ڈالے
اور ملکس رات لینے جوری لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی ہمیشہ اپنی ہاتھ
مین رکھے کہ تا مکھی شیطان کی نہ آنے پاوے اور کشش باگ کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ تا آخر تسبیح کی ہاتھ سے نچھوڑے اور گھاس کم خوردن و کم گفتن کی دیوے
کہ تا سرکشی و بیراہی نکرے اور خواب غفلت سے کم خفتن و کم باخلق بودن کو لازم پکڑے اور دیکھے
کہ میدان قلب مین قدم اب خوب چلتا ہے اور خیال دل سے کچھ ادائی نہین کرتا ہے تو شکر
خداوند حقیقی کا بجالاوے کہ ایسے اسپ سرکش کو اوسنے میرا مطیع کر دیا ہے اور ہمیشہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح پڑھا کرے کہ تا ہر وقت فتح و نصرت پاوے لیکن دوپہر کو تھوڑی دیر آرام دیوے
کہ تا کسل و ماندگی جسم سے جاتی رہے بعدہ کمر بر استغفر اللہ کا کرے اور نعلبندی تلقین اہل
خاندان خواجگان چشت کی کرلئے تا کہ تربیت مرشد مجذوب سے استقامت پاوے واضح ہو

کہ ابتدائی حالت میں جو عالم زاہد و طالب صادق اعمال تجلیات و اطاعت عالم ناسوت سے وجود
میں استقامت پاوے چاہیے کہ قدم آگے بڑھا کر تربیت معرفت اطاعت اعمال عالم ملکوت سے
استقامت حاصل کرے اور دل بالکل ساتھ حق کے باندھے جبکہ ہوئے معرفت ہدایت الٰہی
حق تعالیٰ کی خود میں پاوے تو تربیت تلقین پرورش مرشد مجذوب سے معرفت عالم جبروت کی
حصول کرے کہ تا حق تعالیٰ کثرت ملازمت تلاوت حفظ قلوب سے دروازہ کھولے اور اپنی عنایت سے
ساتھ اظہار کشف کرامات کمالیت کے قرب حضرت اتصال مع اللہ کو پہونچاوے **نظم** ای نفس
دشمن بدخواہ تو در سرکش ہمراہی ٭ ہر حکمتی کہ ہتبہ سازم تو قلب کنی راہی ٭ گر من بکان کنم تو معصیت
سیاہ دلی بخواہی ٭ پس روز حشر بود ما را بجبر خواری کہ تو خواہی ٭ **معرفت تیسری** یہ ہے
دریافت کرنے علم شریعت و علم طریقت و علم معرفت و علم حقیقت یعنی عبادت کلمات و اعمال فضولات
عالم ملکوت انسانی علم طریقت کی **واضح** ہو کہ معرفت عالم ناسوت انسانی کی شریعت اور معرفت
عالم ملکوت نفسانی طریقت اور معرفت عالم جبروت روحانی کی معرفت حق اور معرفت عالم لاہوت رحمانی
کی حقیقت ہے پس عالم ناسوت یہ جہان ہے اور عالم ملکوت وہ جہان ہے اور عالم جبروت روحانی
نہ یہ جہان اور نہ وہ جہان بلکہ قرب حضرت بالنشان ہے اور عالم لاہوت رحمانی اتصال مع اللہ خود
بے نشان ہے چنانچہ معرفت عالم ناسوت کی استقامت راہ عالموں کی ہے اور معرفت عالم ملکوت کی
استقامت راہ زاہدوں کی ہے اور معرفت عالم جبروت کی استقامت مقام عارفوں کی ہے
اور معرفت عالم لاہوت کی استقامت مقام عاشقوں کی ہے چونکہ معرفت عالم ملکوت کی نزدیک
ارباب بصارت کے مختصر بہت و قاصر دید کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے تو ادنیٰ
کوشش کر کے مقام لا الٰہ سے گذر کر حقیقت الا اللہ کو پہونچے کہ تا امن و امان پاوے ہیہات اگر محمد
رسول اللہ کو ساتھ الا اللہ کے نزدیک اور ملاوے تو یہ شرک ہے قولہ تعالیٰ لئن اشرکت
لیحبطن عملک یعنی اگر شرک کریگا تو البتہ ضائع ہو جائینگے عمل تیرے یہیں سے تجھکو معلوم ہو گا کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس واسطے فرمایا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

اعوذ بک من الشرک والشک یعنے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے شرک سے اور شک سے
پس جاننا چاہیے کہ یہ شرک کیا ہے نور محمدی یعنے خدا تعالیٰ کو بیچ پردہ صورت نورانی احمدیہ آلہ وسلم
کے چاہیے دیکھنا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت ربی بعین ربی فی قلبی احسن
صورۃ یعنے دیکھا مین نے رب اپنے کو ساتھ ذات باری کے بیچ دل اپنے کے ساتھ بہتر
صورت کے پس بندہ کو لازم ہے کہ سواے پردہ نور محمد کے خداوند دیکھے اور جب انا احمد بلا میم
قبلہ ہو جاوے تو نور محمد کو سیدا و مقبول سمجھے نور اللہ کے جاننے افسوس اگرچہ اسکو نہایت سمجھ سکتا ہے
لیکن سالک منتہی کے مقام مین اول یہ کہ نور محمد کا الا اللہ کو پردہ نور محمد رسول اللہ
مین خیال سے دیکھے جیسے کہ نور چاند کا آفتاب مین دوسرا مقام یہ کہ نور محمد رسول اللہ
کو بیچ نور اللہ کے دیکھے جیسے نور ستارونکا مہتاب مین پس مستعد ہو کر الا اللہ کی راہ چلے
اور ساتھ الا اللہ کو سمجھے قولہ تعالیٰ اولئک ہم المومنون حقا یعنے وہی لوگ ہین
ہین از روے تحقیق کے جب اس جگہہ پہونچا مومن ہوا مگر افسوس کہ سوا سے صورت ظاہری کے
نہین سمجھ سکتا ہے جب سالک خودی سے نکلے گا تب جانیگا اسکو سلوک کہتے ہین پس کہنا
و سننا و جاننا و سمجھنا ان باتون و حرفون نہانی کا ہر کس و ناکس کا کام نہین ہے اور قاصر دیدگان
اور دور بین ظاہری سمجھ مین پڑے ہین قولہ تعالیٰ وما کنا عن الخلق غافلین یعنے اور
نہین ہین وہ مخلوق سے غافل نہین اور لا الہ الا اللہ سے کچھ خبر رکھتے ہین کس واسطے کہ سواے اس
سالک و طالبان صادق بیچ دایرہ نفی لا الہ کے پاے لگے وہ جانتے کی بطمع گوہر الا اللہ قدم رکھا
اور میدان ماسوا اللہ کو طے کیا تب باسباقی حضرت عزۃ الا اللہ کی دلولی اور سرگردانی حیرتی حاصل
ہوئی ای عزیز لا الہ سے ترک نفی بدن اور الا اللہ سے اثبات معرفت حق ہے اور لا الہ عالم عبودیت
و الا اللہ عالم الوہیت ولایت حضرت عزت ہے کہ اہل سلوک نے لکھا ہے چنانچہ جب سالک
کہتے ہین کہ جب لا الہ سے نفی و فنا ہو جاوے تو اوس سے گذر کر الا اللہ مین آتے اور بعدہ الف و نون
مقام حولہ و رسیان قدم لا کے ہے پیچھے چھوڑ کر مقام اللہ مین ٹھہرے بعد از ان الف و نون مقام دو ہو

لاسے کہ مسلک و مقام جملہ سالکان راہ خدا ہے گذر کر اور سب سے روگردان ہو کر انقطاع ہو کے ملے
اور سوا ہو کے دل زبان سے کچھ نہ کہے اور معرفت عالم لاہوت حق مین ہمیشہ ہو ہو ہو کہا کرے
پس سننے والان باتون نہانی کا اور جاننے والان دو حرف معانی کا کون ہے اور فضیلت
و اباس معرفت کا کون سمجھ سکتا ہے افسوس نہین سنا ہی تو نے لا الہ الا اللہ کے حرف پڑھنے والے
اور نہین سنا ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس کلمہ کے پڑھنے سے توبہ
کرتے ہین اور کہتے ہین توبۃ الناس من ذنوبھم و توبتی من قول لا الہ الا اللہ یعنی
توبہ مخلوق کی گناہون اپنے سے اور توبہ میری کہنے لا الہ الا اللہ سے پس ان باتون
کون سمجھ سکتا ہے چنانچہ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کلمہ پڑھنے سے توبہ کی ہے اور
کہا ہے بیت ہمہ خلق را توبہ بد از گناہ ٭ مرا توبہ از گفتن لا الہ ٭ پس درویش ہرگز مخالف
شریعت کے نہین کہتا ہے مگر سالک صادق کو دریافت کرنا استفہام اس معانی رموزات کا
ضرور ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور روح قالب مین ڈالی حکم پاکر
آدم کلمہ محمد کو عرض کی کہ خداوندا محمد کون ہے حکم پہونچا کہ محمد ایک فرزند اور ذریات تمہاری سے
ہوگا پس اطاعت انکی تمپر فرض عین ہے ندا آئی کہ پڑھو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پس آدم نے
کلمہ پڑھا اور بیچ دائرہ اسلام کے آئے اور فرشتون مقرب نے بھی کلمہ پڑھا غرضکہ اگر کافر سو برس
تک ہر روز ہزار کلمہ لا الہ الا اللہ کو پڑھے مسلمان نہووے اور ایک بار محمد الرسول اللہ کہے مسلمان
کامل ہو جاوے اور کفر سو برس کا جاتا رہے پس بیچ استقامت علم شریعت و اطاعت عالم ناسوت کے
مسلمان کو پورا کلمہ پڑھنا فرض عین یعنی معرفت اسلام ہے اور بیچ استقامت علم طریقت و اطاعت
عالم ملکوت کی سالک کو پڑھنا لا الہ نفی خود الا اللہ اثبات حق کی ضرور ہے اگر محمد الرسول اللہ کو شامل
کرے اوس وقت شرک ہو جاوے اس صورت مین شرک سے بچنا چاہیے غرضکہ قبل مشغولی و بعد
مشغولی کے پورا کلمہ پڑھنا سالک کو واجب ہے لیکن ہنگام استقامت علم حقیقت و دریافت سیر
جذب اصلاح باطن و اطاعت عالم جبروت کے سوائے اسم ذات اللہ کے اور کچھ نہ پڑھے سارے دل مین ہو

و زبان سے ادا ہوتی استقامت کمال عبودیت و ملازمت حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت
واطاعت عالم لاہوت کے سوائے ہو سکے اور کچھ نہ پڑھنے سا ہے دل و جان و زبان سے جب طالب صادق
انتہا کے مقام کو پہونچے تو دل و جان سے ہو ہو کرے اور صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب سے
کمالیت کی استقامت قرب حضرت طالب مقصود کو پہونچے چنانچہ اسی باب میں حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من عرف اللہ
لا یقول اللہ و من قال اللہ لا یعرف اللہ و من عرف اللہ کل لسانہ
یعنی جسنے پہچانا اللہ کو نہیں کہتا ہے وہ اللہ اور جسنے اللہ نہیں پہچانا اوسنے اللہ کو اور جسنے
پہچانا اللہ کو گونگی ہو جاتی ہے زبان اوسکی اور صدر المشایخ قاضی عین القضات فضیل ہمدانی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مسلمان ہونا اور دائرہ اسلام میں آنا اور ترک کیا اوپر کلمہ کے باندھا اس
قول کے بموجب قولہ تعالی لا الہ الا اللہ حصنی و من دخل حصنی امن من عذابی
یعنی حق تعالی فرماتا ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ قلعہ میرا ہے جو کہ آیا بیچ قلعہ میرے کے پس امن پائی اوسنے
عذاب میرے سے پس اس کلمہ نے تمکو آج گناہوں سے باز رکھا کل عذاب دوزخ سے کیا بچا ویگا
معلوم ہوا کہ دل و جان سے نہیں کہتا ہے زبان سے بطور قال کے کہنا کیا فائدہ کرتا ہے چنانچہ
کسینے ایک کافر کو کہا کہ تو کلمہ پڑھ اور مسلمان ہو اوسنے جواب دیا کہ اسلام کیا ہے اگر اسلام وہ ہے کہ
خواجہ بایزید و خواجہ شبلی و خواجہ سعدی رکھتے ہیں وہ اندازہ ہمارے سے باہر ہے اور اگر اسلام یہ ہے کہ تم
رکھتے ہو یہ کفر میرا بہتر ہے اسلام تمہارے سے غرضکہ ان سخنوں کا سننے والا اور ان معنوں کا سمجھنے والا
کہاں ہے سوائے معنی ظاہری کے نہیں سمجھ سکتا ہے نظم بیان کردہ ام با تو من لا الہ ٭ زغرش پس نگو الا اللہ
بنفی چہ حاجت کہ نفی کنی ٭ فنا به بقا چند وہی زنی ٭ الہ ہست جملہ حقیقت بدان ٭ من و تو طلسم است و
درمیان ٭ بگویم ترا بگذر از علم قال ٭ سخن بشنو اے عاشق علم حال ٭ کسی کز شریعت بود کور دل ٭
بعقباش ہمچون بماند خجل ٭ واضح ہو کہ ابتدائی حالت میں جاننا علم شریعت اور مشغول استقامت عمل طریقت
بمقبولیت اور عبودیت آراستگی بشریت اور اطاعت علم قال اور خدمت عبادت صوری اور صلاحیت

متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور عبادت تکلمات و عمارت تجلیات اور استقامت
رسوم عادات اور کمالیت اعمال فضولات اور اطاعت ظاہری علما و فقہا و عبادت یا منت و ہدایت تجلیات
و اطاعت اسم صفات و آراستگی تسبیحات و استقامت کلمات دعوات و شہرت ناموسات و تخیلات
ناقوبات در دل نفسانی و اسما حروف اسم ذات و دریافت عبادت تفرقہ خطرات و ہلاکت شدت درکات
آخرت و اطاعت ظاہر غفلات تقلیدیت و استقامت اعمال دیری و معرفت آثار حروف ناری
و دریافت تعریف علم الیقین عالم ناسوت اس جہان و عالم ملکوت اوس جہان کا فرود ہے نظم گر بیم راہ
حق چون می نیوشی خود پرستی دائمت حق را پرستی چکدامی می کہ آن را عشق نام است نہ دو عالم وحش بے
ہر دو غلام است معرفت چوتھی یہ ہے دریافت کرنے استفہام معانی رموزات و تربیت جذبہ اصلاح
باطن و تلقین عالم جبروت و لاہوت روحانی رحمانی و شناخت مرشد کامل کی کہ تربیت مرشد کامل
سے طالب صادق کو حاصل ہوتی ہے واضح ہو کہ جاننے اطاعت جذبہ اصلاح باطن و استقامت
راہ حقیقت بعنایت اللہ و دریافت راہ عشق و تلقین و اطاعت باطن کیمیا سعادت و تعریف استفہام
معانی رموزات و تربیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مدد صحبت مرشد کامل و تلقین
ارشاد اولیا رسالک مجذوب و عمارت اخلاص عبادت قلوب و استقامت تربیت راہ سلوک قدم
بصلاحیت صدق ثبوت و ہمیشگی عبادت خفیات عشق معشوق و تلقین ارشاد و تلاوت حفظ قلوب و تعریف
پاسبانی یقین و اسرار مستور بعنایت و ہدایت دوست بدل حاضر حضور و دریافت سخنان معانی
رموزات و تربیت راہ حقیقت و آراستگی آخرت و عبادات عند القلوب متابعت حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و تعریف دریافت معانی شمسی و قمری و استفہام معرفت ارضی و سماوی و استقامت
یافتن ایمان بشوق عقبائی و استفہام تفسیر معانی آیات و حدیث و دریافت تربیت جذبہ اصلاح
باطن از ابیات نظم و تلقین ارشاد و استفہام بشارت اشارت و اطاعت باطن و متابعت رسول انبیا
و استقامت اسرار حقیقت اسما حروف اسم ذات عالم جبروت و لاہوت روحانی رحمانی پنہانی و حصول
وصال مع اللہ سے فالمراد من الاتصال ھو الیناس فی اللہ یعنی پس مراد اتصال سے مطلق

ہو جاتا ہے اللہ کے سبب و فتح قرب حضرت غنیمت دو جہانی و دریافت کرنے استقامت تربیت
اسرار حقائق و استفہام جذبہ حروف معانی و دقائق و تعریف کہ تحقیقی ہدایت نبوت و تربیت اطاعت
بکثرت اعمال حقیقت بخلوت شمولت بشوق عبودیت و ملازمت عبادت خفیات مقام الوہیت و حصول
کشف کرامت و پاسبانی قرب حضرت معرفت حروف علم لدنی و دریافت علم حال عندالوصال با استقامت
صحبت مرشد کامل و تربیت اسم عین الیقین پاسبانی جبروت روحانی و دریافت تمثیل معانی گلزار با خوشبو عنبر
و استفہام تفصیل بشارت اشارت باطاعت باطن و ذکر سمع و بصر قرب نغمہ مرغان باغات و تلقین ارشاد
قوت اکل و شرب پرورش خوان الوان نعمت و دریافت طاعت دل و جان معرفت اسرار حروف
ذات و تربیت معانی گلزار و معرفت جذبہ اصلاح باطن اسرار اسم حق الیقین عالم لاہوت حمانی نشان نے
و اطاعت ملازمت جذبہ اصلاح باطن معمول انبیاء و تلقین ارشاد منقول کمالیت اولیا و حصول کشف
و کرامت بمتابعت خلفاء مقتدا و دانستگی استفہام معانی جذبہ حروف تفکر و تحیر و تربیت مرشد مجذوب
و استقامت معانی عنایت معرفت جذبہ عشق ربانی وصول ہوتی ہے **نظم** ہر شب بدر عشق تو
بودن سعادت است ۞ ہر صبحدم بوصل رسیدن ہدایت است ۞ من از کجا صلاحیت عشق تو کنم ۞
راہ ملامت ست و عاشق سلامت است ۞ **انواع** مردم اہل معرفت و انسان کامل و اولیا و سالک
و خلفاء صادق بسبب بیعت مرشد مجذوب و عنایت معرفت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت پاسبانی
عالم جبروت و استقامت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب و اطاعت باطن متابعت صاحب
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ساتھ اظہار کشف و کرامت کمال قرب حضرت کے خدا سے ملے ہیں
افسوس اب جانو کہ جب زمانہ نوچندی کا پہونچے تو آخر زمانہ میں عالم زاہد و صوفی نے مرشد و سالک
غیر مجذوب واسطے شہرت خود نمائی و ظاہر آرائی کے جبہ و دستار پہنکر عبادت کریں اور اپنا پیٹ بھرین
اور بعضے عالم زاہد حرص و ہوائے دنیا میں گرفتار ہو کر نفس پرست رہین پس نفس پرستی بت پرستی ہے
غرضکہ آخر زمانہ میں ہزاروں عالم نفس پرست نے جبہ ہوں اور شناخت ولی شہرت ظاہری سے
بجز جبہ و دستار کے نہو اور نہ کوئی معرفت عبادت حق پرستی کی ہیچ ولی اور ولی سے ثابت ہو بلکہ ہونے

معرفت حق تعالیٰ سے بعید ہوں کس واسطے کہ مختصر ہمت ہرگز مقرب خدا نہیں ہو سکتا ہے پس
چاہیے کہ سالک غیر مجذوب کو اس بات میں کچھ شک نہو اور دوربینان و عاشقان حق تعالیٰ شرح احوال
حال اس گروہ کے خوب جانتے ہیں اور اولیاء کامل و سالک مجذوب سبکو پہچانتے ہیں اور ہر ایک
کی معرفت کو دل میں جانتے ہیں اور ہمیشہ بیچ مقام عزلت و خلوت و خمولت کے بشوق عبودیت
یاد حق میں رہتے ہیں اور صحبت علماء قاصر دید و سنتے علم قال اتصال مع اللہ عالم ناسوت عوام
خلائق سے روگردانی کرتے ہیں اور بسبب استقامت رات دن پاسبانی قرب حضرت سے
ساتھ کمالیت مطلوب و مقصود کے پہونچتے ہیں چنانچہ بیچ ملفوظات قطب الاولیاء شیخ سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ کے بقول مشائخان منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے
استفہام تربیت معانی رموزات و دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین آیات و حدیث و نظم
و تربیت راہ حقیقت و حصول استقامت پاسبانی قرب حضرت کی براہ تلقین ارشاد علماء خلائق عوام کو
منع فرمایا ہے کس واسطے کہ مختصر ہمت بیچ عمل اصلاح باطن کے غفلت نسیانی نفسانی سے استقامت
نہیں پاتے ہیں اور بکثرت عبادت خفیات و ملازمت حفظ قلوب دم بدم سے خدا تک پہونچتے
ہیں اور نہ تربیت تلقین راہ حقیقت و تلقین استفہام کی ادراک اونکے ہے لیکن علماء زاہد و اہل علم و عمل
صلاحیت و طالبان صادق کو تربیت تلقین راہ حقیقت و دریافت معانی جذبہ اصلاح باطن و تلقین
ارشاد سے استفہام کرنا فرض ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تکلموا مع الناس عن الاسرار
الجبروت ولاهوت الا بالعارفين حجابا مستورا یعنی مت کلام کرو تم ساتھ خلق کے
بھیدون جبروت اور لاہوت سے مگر ساتھ عارفین کے پردہ پوشیدہ میں واضح ہو کہ واسطے مردان
اہل معرفت و طالبان صادق کے رموزات در پردہ چاہیے کہنا کس واسطے کہ تربیت سخنان معانی رموزات
قول مشائخ و دریافت معانی ابیات نظم استفہام بشارت اشارت کی کر واسطے تلقین ارشاد مریدان صادق کے
میان صحیح جمیع انواع ہیں واضح ہو کہ بیچ ملفوظات خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت حضرت رسالت علیہ السلام سے
مرقوم ہے کہ ایک بیت نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ای علی اگرچہ مردم اہل صحبت صلاحیت علماء زاہد و سالک غیر مجذوب و مبتدی اور

عبادت تجلیات و عمل ظاہر ہر طور کی کرتے ہیں یعنی طالبان صادق کو کہ ایک مدت صحبت یافتہ معرفت حق
و تربیت کردہ اطاعت باطن ہیں ن پہچانو اور تربیت رموزات آیات و حدیث و استفہام معانی ابیات نظم و قول
مشایخ کی اونسے کہو جو کوئی دریافت معانی رموزات کے دل جان سے استفہام کریگا وہ متوجہ طرف خدا کے ہوگا اور حق تعالے
بھی اوس بندہ پر اپنی عنایت سے نظر رحمت کریگا اور دروازہ عشق محبت و دریافت راہ حقیقت کا اپنی طرف کھولکر
عاشق اپنا کریگا اور بقدر استعداد تلاوت حفظ قلوب و استقامت ملازمت جذبہ اصلاح باطن و پاسبانی یاد حق تعالے
کے کمالیت اظہار کشف کرامت کو پہونچا دیگا قال النبی صلعم ذکر اللسان لقلقة وذکر القلب وسوسة
وذکر الروح راحة وریحان وجنات النعیم یعنی ذکر زبان کا لقلقہ ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے
اور ذکر روح کا آرام ہے اور خوشی ہے اور باغ ہیں نعمت والے واضح ہو کہ اے عزیز اگر مرد اہل معرفت قابل
صلاحیت و طالب صادق کو تو نہ پہچانکر تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین استفہام کی کریگا اور وہ درحقیقت
طالب صادق نہوگا اور تلاوت حفظ قلوب میں غفلت کریگا اور اطاعت عمل باطن میں استقامت نہ قبول
کریگا وہ بخیل ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البخیل عدو اللہ ولو کان زاهدا یعنی بخیل دشمن
خدا ہے اگرچہ زاہد ہو پس تربیت تلقین تمہاری اوسکو کچھ فائدہ نہوگا اوسکی یہ مثال ہے کہ تخم جو بہ
عنایت کا زمین شور میں بویا اور اوسپر پانی برسا مگر وہ نہ اوگا غرضکہ مرشد مبتدی تربیت کرنیوالا
تین چیز کی مضرت سے خالی نہوگا اول یہ کہ غضب و غصہ نے محل کو نہ پہچانے کہ اوس سے
تفرقہ خطرات شیطانی دل میں آوے دوسری خطرات نفسانی سے دل حرام و فساد پر جاوے
کہ اوسمیں تفرقہ کل حاصل ہو تیسری حرص و ہوا کے نفسانی دنیا و عقبا کی ایک چیز ایسی دل میں پیدا
کرے کہ حق تعالی اول دل و جان کو چالیس روز تک ایسا متفرق کردے کہ حجاب راہ خدا ہو اور سالک عبادت
خفیات میں کچھ لذت حضوری کی نہ پاوے چنانچہ سالکان مجذوب اسبات میں کچھ شک نہیں جانتے
ہیں اور قول مشایخ پر یقین ہے کہ جو مرید طالب صادق نے استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن بہت تربیت
کردہ مرشد کامل و تلقین ارشاد سالک مجذوب بکثرت اطاعت باطن کی رات دن حاضر و غائب
سالک راہ سننے و دیکھنے دکھانے و پینے سے ساتھ استقامت تلاوت حفظ قلوب بموجب ضبط

امر مرشد کے رہیگا تھوڑے روز مین اللہ کی عنایت سے استقامت قرب حضرت کمالیت فتح اظہار
کشف کرامت اتصال مع اللہ کو پہونچیگا قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم من اخلص اللہ اربعین
لیلا ونہارا فی الصلوٰۃ القلب ظہرت علیہ عن خزاین اللہ تعالی ینابیع الحکمۃ
عن قلبہ علی لسانہ یعنی جسنے اخلاص رکھا اللہ سے چالیس راتین اور دن سفر مین اور حضر
مین بیچ نماز دلونکے ظاہر ہونگے خزانون اللہ کے سے چشمہ حکمت کے دل اوسکے سے اوپر زبان
اوسکی کے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے علی جو کوئی خالصًا و مخلصًا تربیت مرشد مجذوب طرف
اطاعت باطن کے چالیس رات دن بیچ صلوٰۃ حقیقی رحمانی کے متوجہ معشوق کا ہو کر تعلیم و حفظ
قلوب و ربط امر مرشد مین ثابت قدم رہیگا حق تعالی اوسپر علم لدنی خزانہ اسرار حقیقی سے ظاہر کریگا
کرتا اوس سے معرفت حق تعالی کی دو جہان مین حاصل ہو پس طالبان صادق کو تربیت
استقامت راہ حقیقت معرفت عشق محبت کی کرنا چاہیے واضح ہو کہ جب حضرت رسالت علیہ السلام کو
حکم خدا پہونچا کہ اسکے ساتھ خلایق کو تربیت وعظ و نصیحت کی کرو تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
زبان کو فرماتے کلمینی یا حمیرا الوعظ یعنی کلام کر مجھسے اے وعظ کو خلق سے اور جب گفتگو زبانی سے
طرف عمل دل کے متوجہ ہوتے تو دل کو فرماتے ارحینی یا روح الی الحق یعنی راحت دے
مجکو طرف حق کے غرض کہ بہر حال عند الوصال عمل باطن سے دل و جان کے ساتھ خدا سے لو
رہتی کیونکہ عمل نبیونکا دل کی راہ سے ہے نہ تحصیل درس و تعلیم کسب کی راہ سے قولہ تعالی و اٰتیناہ
من لدنا علمًا یعنی بخشا ہمنے اپنے پاس سے علم پس جب کسیکو علم بغیر تعلیم کے براہ
اخلاص و صلاح باطن حاصل ہو وہ علم لدنی یعنی علم خدا ہے لیکن ہر کسیکو اسکی شرح کرنے کی اجازت
نہین مگر برموزات کثیر کہ کوئی نہین اوسکو سن سکتا ہے اور نہ طاقت سننے کی رکھتا ہے چنانچہ
اکثر عالمان زاہد و اہل شریعت مختصر ہمت نے صفت اسرار حقیقت و سخنان سر اللہ نہائی کی عارفان
کامل سے سننے منکر ہونگے اور کہا کہ یہ امکان سے باہر ہے اور بعضے خلایق نے اوسکے استفہام
مین شک کیا کس واسطے کہ تمام معرفت خدا و معرفت دین و دنیا کی اوسپر موقوف ہے اور نزدیک کے

سوائے راہ استقامت قرب حضرت کے باطن مین اور کوئی راہ کامل و بزرگ نہین ہے مگر خدا نے
اس راہ کو ظاہر و آشکار نہین کیا ہے اور نہ قرآن و حدیث مین اسکی تفسیر ظاہر فرمائی کہ بعضی خلائق
قاصر دیدا وسکو سنکر انکار کرتے ہین کیونکہ اوسکے استفہام کا دریافت نادر ہے اور استقامت قرب
حضرت کے دو حرف کے ساتھ مشکل ہے پس شرح اوسکی بجز رموزات کے بیان کرنا حرام ہے چنانچہ
انبیا علیہ السلام کو بھی یہی حکم ہے قولہ تعالی ولا تکلموا الناس الا بالعارفین حجابا مستورا یعنے
مت کلام کرو تم خلق سے مگر ساتھ عارفین کے پردہ پوشیدہ مین پس تربیت معرفت جذبہ اصلاح
باطن و پاسبانی عالم جبروت کی سوائے انسان کامل و طالب صادق کے کوئی نہین حاصل کر سکتا ہے
کس واسطے کہ مجموعہ آدمی کا معرفت نفس و دل و روح سے ہے کہ نفس جائے شیطان و دل مقام
فرشتگان و روح نظرگاہ رحمان ہے یعنی صفت نفس بدن کی یہ جہان او صفت دل کی بہشت
جاودان و صفت روح کی طلب حق و حصول اسرار نہان ہے نظم گر در رہ عالم ناسوت روی مہیا نار است
ور در عالم ملکوت روی بہشت دار است ٭ تو گر در رہ عالم جبروت روی راہ یار است ٭ گر تربیت مرشد ہی حاصل
دلدار است ٭ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علم الظاهر من عالم الملکوت و علم الباطن من عالم
الجبروت و هو خزانة من خزاین اللہ تعالی و علم الباطن و فضل الباطن بعنایة بهدایة
معرفت بالقلب یعنی علم ظاہر عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن عالم جبروت سے ہے اور یہ
علم باطن ایک خزانہ خزانون اللہ تعالی کے سے ہے اور علم باطن اور فضل باطن کا ساتھ عنایت
ہدایت معرفت قلب کے ہے ای عزیز جو کوئی ذکر خدا کا دل مین بہت کریگا نہ زبان سے
تو دوستی خدا کی پائیگا کس واسطے کہ بندہ مومن خدا کو دل مین بہت یاد کرتا ہے اور بہت یاد
کرنا محبوب کا دلالت اوپر دوستی کے کرتا ہے نہ دشمنی پر قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
من احب شیئا فاکثر ذکرہ یعنی جو شخص کہ دوست رکھتا ہے کسی شے کو پس زیادہ
کرتا ہے ذکر اوسکا ای عزیز زبانی کہنا اور پڑھنا علم قال سے ہے عالم ناسوت کا براہ غفلت
در عمل اوسکا بھی مقال سے ہے باقتضاء غفلت پس سالکان صادق جبتک عقل سے غافل ہین

ہو جاتے ہین مقام محو کو نہین پہونچتے ہین اور جبتک کثرت اطاعت باطن سے بیچ محو کے مستغرق نہین ہوتے ہین کمالیت قرب حضرت عزۃ کی نہین پاتے ہین اور خدا سے بعید ہونے نصیب رہتے ہین کس واسطے کہ حس و عقل کے دو مقام ہین کہ خدا تک پہونچاتے ہین مگر وہ دونون مقام قال کے ہین یعنی عالم ناسوت و عالم ملکوت اور عشق مقام حال ہے پس پاسبانی قرب حضرت کی قال سے تعلق نہین رکھتی ہے **کیونکہ** خزانہ اسرار حقیقت بیچ دل کے ہے مگر زبان سے پڑھنا و کہنا بھی رحمت خدا ہے اس واسطے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین کہتے ہین کہ تا بات نہ بڑھ جاوے **چنانچہ** حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خداوند عالم نے واسطے امت ضعیف کے عبادت تجلیات راہ ظہور سے مکلف کیا اور دوسرے انبیا علیہ السلام کو بجز اصلاح باطن با طاعت و پاسبانی تلاوت حفظ قلوب عالم جبروت بدل و جان کہ راہ ظہور شہرت مشہور کی عنایت نفرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قلب المومن عرش اللہ تعالے وقلب المومن بیت الکعبۃ یعنی دل مومن کا عرش ہے اللہ کا اور دل مومن کا کعبہ اللہ ہے اور دوسری جگہہ فرمایا قلب المومن بیت الجمعۃ و قلب المومن مراۃ اللہ تعالی یعنی دل مومن کا جامع مسجد ہے اور دل مومن کا آئینہ اللہ کا ہے کس واسطے کہ دل مومن کا ہم مومن و ہم محب و ہم جائے اسرار اوسکا ہے **واضح ہو** کہ جب دل پاک مومن کا عرش اللہ و بیت الاقصی و بیت الکعبہ و آئینہ خدا ٹھہرا تو اوس دلمین غیر اللہ کا ہونا نہایت گنہگاری ہے **کیونکہ** غیر اللہ مثل مردار دنیا کے ہے اور مردار دنیا لایق عرش خدا و بیت الاقصی و بیت الکعبہ و آئینہ خدا کے نہین ہے اور نہ کسی مذہب مین روا ہے **پس** جس جس نے کہ بسبب تربیت مرشد مجذوب کے طواف قلب کعبہ کا کیا منزل مقصود کو پہونچا و جسنے براہ دل خدا کو نہ پہچانا گمراہی مین پڑا اور خدا سے ایسا دور ہوا کہ ہرگز کمالیت قرب حضرت عزۃ کی اوسے نملی **ای عزیز** جبتک خود پرستی سے فارغ نہ ہوگا تب تک حق پرستی حاصل نہوگی و جبتک تربیت مرشد کامل کی نپاویگا مقام پر نہ پہونچیگا اور جبتک خود کو راہ دل پر قائم نکریگا مقبول حضرت عزۃ نہوگا

چنانچہ تاج الاولیا قاضی عین القضاۃ فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین قولہ تعالے وظهر الفساد فی البرّ والبحر یعنی اور ظاہر ہو جاوے فساد خشکی اور تری مین پس جس کسینے علم قال شریعت کا استاد سے زبانی حاصل کیا اوسکو بر کہتے ہین اور جس کسینے علم خدا و معرفت جذبہ اصلاح باطن کا پیر مرشد سے بدل و جان دریافت کیا اوسکو بحر کہتے ہین مگر بحر انتہا نہین رکھتا ہے قولہ تعالی ولا یحیطون بشیء من علمه یعنی نہین احاطہ کرتی ہے مخلوق ساتھ کسی چیز کے علم باری سے پس جو کچھہ تجکو مشکل پیش آوے سوا مرشد کے اور کسی سے بزبان دل سوال نکر و صبر اختیار کر منزل مقصود کو پہونچیگا قولہ تعالی استفت قلبك فان افتاك المفتون فانهم فافعل یعنی فتوے طلب کر تو دل اپنے سے پس اگر فتوے دیا تجکو ایسے فتنہ کے پڑے ہوئے لیس سمجھہ اور فعل کر یا جو کچھہ تجکو مشکل پیش آوے مفتی صدق دل اپنے سے پوچھہ اگر دل فتوے دے اوسکو حکم خدا جانکر عمل کر اور اگر نہ دے اوس کام کو چھوڑ دے غرضکہ جسکا دل مفتی ہے وہ سعید ہے اور جسکا نفس مفتی ہے وہ شقی ہے اور اگر کوئی علم اخلاص و اصلاح باطن سے اہلیت نہین رکھتا ہے تو کسی ایسے مرشد کامل کے دل سے استعداد حاصل کرے کہ اوسے علم حقیقت کی مرشد مجذوب سے کہ پیر پختہ و راہ رفتہ و طبیب حاذق رہنمائی کرنیوالا ہو اہلیت پائی ہووے کس واسطے کہ مشایخان کرام کا اس امر کے فرض ہونے پر اجماع ہے جیسا کہ لا دین لمن لا شیخ له یعنی جسکا پیر مرشد نہین اوسکا دین نہین پس شیخ راہ کو فرض ہے کہ اول خلافت مرشد سے حاصل کرے بعدہ تلقین و پرورش مریدون کو کرے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم یعنی خلیفہ کریگا اللہ اونکو جسطرح کہ نائب کیا اگلونکو اگر مرشد کامل طبیب حاذق کوئی بات مرید طالب صادق سے کہے تو مرید کو چاہیے کہ اوس وقت اپنے دلکو حاضر رکھے اور اوس بات کو اپنے دل مین قائم کرکے باستقامت تمام عمل کرے اور اوسکو بھول نجاوے اور اگر تعلیم مرشد کو سنا اور بسبب غفلت و نسیانی کے فراموش کیا تو اوسکی ایسی مثال ہے کہ کسینے تخم جوہر درویشی کا زمین سخت اور غیر مزروعہ مین بویا اور آب بارش امید

برسا مگر بسبب خشکی زمین کے وہ بیج نہ اوگا یا کسینے مرشد کی بات کو سنا مگر دل مین قائم نہ رکھ سکے ضائع کیا اوسکی یہ مثل ہے کہ تخم جوہر درویشی کو کوچہ و بازار مین پھینکا اور اوسپر بارش بھی ہوئی مگر وہ دانہ بسبب پامالی کے نہ اوگا یا کسینے سخن مرشد سے سُنا اور دل مین قائم بھی رکھا مگر اوسپر عمل نکیا اوسکی یہ مثال ہے کہ تخم جوہر درویشی کو بیچ زمین مزروعہ کے بویا اور بارش بھی ہوئی اور دانہ بھی اوگا مگر عدم پرورش باغبان مرشد سے ہوا گرما نے اوسکو خشک کردیا اور کچھ مقصد حاصل نہوا یا کسینے مرشد کامل سے بات سُنی اور دل مین قائم کی اور اوسپر کبھی عمل باطن اور کبھی عمل ظاہر کیا الا عمل اصلاح باطن کو ایسا غلبہ ندیا کہ کمالیت قرب حضرت مطلوب و مقصود کو پہونچتا اوسکی یہ مثال ہے کہ تخم جوہر درویشی کو زمین قابل مین بویا اور اوسپر بارش بھی ہوئی اور درخت بھی اوگا مگر اوسکی جڑ مین سنگ سخت آگیا کہ بیج معرفت نے زمین دل مین استقامت نہ پکڑی اور کمالیت قرب حضرت کو نہ پہونچا یا کسینے ایک بات مرشد سے سنی اور پھر دوسرے بزرگ سے اور تیسرے بزرگ سے کئی بار وہی بات سُنی اور تربیت پائی اور عمل بھی کیا مگر کمالیت کو نہ پہونچا وہ مثل ایک درخت جنگلی خودرو کی ہے کہ کسینے اوسکی محافظت نکی اور نہ اوسکی نگہبانی رکھی گئی میوہ اوسکا کم قیمت و بے لذت ہوگا اہل معرفت ایسے شخص کو درویش خودرو کہتے ہین کس واسطے کہ اوس نے کسی سے تربیت نہین پائی کہ وہ اوسکو شر شیطان سے بچاتا آخر الامر جسنے مرشد کامل سے باتین سُنین اور دل مین رکھین اور ملازمت حفظ قلوب و اطاعت محبت جذبۂ اصلاح باطن استقامت کی گویا تخم جذبۂ عنایت کو زمین قابل مین بویا پانی برسا بیج اوگا باغبان مرشد نے اوسکی نگہبانی کی اور رات دن دم بدم تلقین و تربیت کی آبیاری کی اور خس و خاشاک نفسانی کو اوسکے گرد سے اوکھیڑا تب درخت کمالیت کو پہونچا اور میوہ اوسکا بیش قیمت و بالذت حاصل ہوا پس ایسا مرید طالب صادق لائق خلافت و سجادگی مرشد کے ہے غرضکہ مرید نے مرشد کامل سے باتین سُنین اور معلوم کین مگر استقامت عمل باطن کی نپائی کیا فائدہ مثلاً اگر کوئی شخص علم کیمیا یا علم دوخت یا علم نگینہ سازی مین استاد وقت سے سیکھے مگر

اوسپر عمل و کسب نہین کرتا ہے پس اوس علم مجرد سے کیا حاصل **ای درویش** دنیا مثل موج دریا کے ہے عقلمند موج دریا پر مکان نہین بناتے ہین **ای عزیز** درویشی اختیار کر کہ انسانون مین مجرد درویشان عارف کی کوئی عقلمند زیادہ نہین ہے کس واسطے کہ اونہون نے اپنے اختیار سے دنیا چھوڑکر درویشی لی ہے **اے طالب** کمالیت مرشد کی پہچاننا چاہئے کہ تا مرید ہر کسیکا نہو جاوے یعنی پیرو مرشد کی کمالیت کو تربیت علم حقیقت و عمل اصلاح باطن سے بدل معلوم کرے اور علم ظاہری و عمل ظاہر ہیکو اونکی نہ دیکھے کس واسطے کہ درویشان کامل کی کہ لائق شیخی و پیری و مرشدی کی ہون دو گروہ ہین **ایک** سالک مجذوب **دوسرا** مجذوب سالک کہ وہ دونون لائق صحبت تربیت و بیعت و ارادت کے ہین کس واسطے کہ عالم و عابد و زاہد و متقی و صالح بہت ہوا کرتے ہین مگر شیخ و پیر و مرشد ہونا او جامہ خلافت کا دینا اور مردم سے بیعت لینا او مرید کرنا بڑا کام ہے **ای عزیز** سنو کہ مین نے بہت آدمیونکو دیکھا ہے اور معاینہ کیا ہے کہ اپنی شہرت کے واسطے جبہ و دستار بغیر آگہی تربیت جذبہ اصلاح باطن کی پہنکر صورت درویشون کی بناتے ہین اور واسطے طلب فتوحات مال و جاہ کے دوکانداریکا جال پھیلاتے ہین اور خود کو شیخ وقت مشہور کرتے ہین اور درحقیقت استعداد کمالیت درویشی مع استقامت تربیت جذبہ اصلاح باطن کی کسی مرشد مجذوب سے نہین حاصل کرتے ہین **پس** ایسے لوگ معرفت حق تعالی سے وہ بے نصیب ہین اور خود بلاء دنیا و آخرت مین گرفتار ہین اور دوسرونکو بھی مرید کرکے بلاء دنیا و آخرت مین مبتلا کرتے ہین اللہ تعالی جملہ طالبان صادق و سالکان مستعد کو بلاء صحبت و تربیت اونکی سے محفوظ رکھے **افسوس** بہت علما و زاہد کو مین نے دیکھا ہے کہ مرشدان کامل کی صحبت مین پہونچے ہین مگر بسبب عدم حصول علم حقیقت کی بوئے معرفت حق تعالی سے دل مین کچھ آشنائی نہین رکھتے ہین اور یہ علامت اون کی چار چیز سے خالی نہین ہے **اول** یا تو مرشد مجذوب خود استعداد عبادت خفیات و ملازمت حفظ قلوب ہے سے کمالیت نہین رکھتا ہے **دوسری** یا سالک صادق کو متابعت بلا مرشد کامل سے استقامت نہوئی

تیسرے یا مرید طالب طالب صادق راہ حقیقت کا مطیع و سالک نہوا چوتھی یا سالک اسلئے حقیقت کی اعمال فضولات و تجلیات کو ترک نکیا واضح ہو کہ واسطے جاننے و دریافت کرنے معرفت ہر چیز کی ایک علامت ہوا کرتی ہے چنانچہ علامت علم لدنی کی معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت راہ حقیقت ہے پس جسکو تلقین ارشاد مرشد مجذوب سے تربیت ہوئی مجکو یقین ہے کہ وہ شخص کمالیت علم حقیقت و عمل حقیقت کی رکھتا ہے اور جسمین یہ علامت نہو جانتا ہون مین کہ وہ شخص تربیت علم لدنی و عمل اصلاح باطن سے ساتھہ دل و جان کی کچھہ خبر نہین رکھتا ہے پس یہ تینون معرفت کی خدا کی عنایت پر موقوف ہین اور اگر ابتدائی حالت مین معرفت عالم ناسوت کی تحصیل نہ پائی علم ظاہر قال سے ہے بالیقین جانو کہ عمل ظاہر و اعمال تجلیات بھی قال ہوگا اور جو طاعت کہ قال سے حاصل ہوتی ہے وہ خدا سے بعید و دور رکھتی ہے لا اتصال لہ یعنی نہین ہے اوسکے واسطے وصل اور اگر جسکو علم حقیقت کا معرفت عالم جبروت سے باطن مین حاصل ہے اوسکی عمل حقیقت بھی باطن مین حاصل ہوگا معنی استفہام کے یہ ہین کہ اگر علم باطن کو کمالیت ہے تو یقین جانو کہ عمل باطن کو بھی کمالیت ہے اور اگر علم باطن ناقص ہے تو یقین ہے کہ عمل باطن بھی ناقص ہو واضح ہو کہ جو شخص عارف استقامت جذبہ اصلاح باطن کی کل صلاحیت سے کمالیت رکھتا ہے اور خدا تک پہونچا ہے وہ اعمال فضولات تجلیات کو ترک کردیگا اور اگر ترک ظاہر مین نکرے تو جانو کہ کمالیت عبادت خفیات کی استقامت نہین پائی کس واسطے کہ جو تارک نہین ہے مجھے یقین ہے کہ اوس شخص نے علم حال عند الوصال عمل اصلاح باطن کی کسی مرشد سے تربیت نہین پائی ہے اور وصال خدا سے دور ہے اور کچھہ بوے معرفت خدا کی دل مین نہین رکھتا ہے کہ سالکان صادق کو بھی اسبات مین کچھہ شک نہوگا واضح ہو کہ اگر کسی شخص نے مرشد کامل سالک مجذوب سے تربیت تلقین ارشاد کی حاصل نکی اور خواہش خرقہ و کلاہ کی پیر سے رکھتا ہے ہرگز وہ خدا تک نہین پہونچ سکتا ہے اور اگر کسی سے اجازت خلافت ارادت کی حاصل کی مگر تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن کی شیخ مجذوب سے دل مین استقامت نپائی وہ عند اللہ بعید الوصال ہے اوسکو بیعت و ارادت اپنا و تلقین و ارشاد مرید کو

کرنا ناجائز ہے کہ وہ ہنوز مبتدی ہے اور اگر کسی مرید طالب صادق نے معرفت جذبۂ اصلاح
باطن و تلقین تلاوت حفظ قلوب سے کمالیت پائی اور استقامت پاسبانی قرب حضرت سے کمالیت
مطلوب و مقصود کو پہونچا اوسکو خلافت بیعت ارادت کی لینا اور تربیت تلقین و ارشاد کی مریدونکو
کرنا درست ہے واضح ہو کہ جیسے کثرت اختلاف موجون سے دریا منقسم نہین ہوتا ہے اوسیطرح
تجلی کثرت اسماء مین مسمی کو موجود پاتا ہے اسواسطے دریا مثل ندونکو بجا رکھتی ہین اور اگر قدرے آگہی
اوسکو ابر قاطر کہتے ہین اور اگر کثرت تلاوت حفظ قلوب جذبۂ اصلاح باطن کو زیادتی ہے تو اوسکو
بارش کہتے ہین اور اگر مقام جمع کو پہونچا تو پھر وہی دریا ہوگیا کہ جیسا تھا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لایحب اللہ غیر اللہ ولا یذکر اللہ الا اللہ یعنی نہین دوست رکھتا ہے اللہ سوا اللہ کے
اور نہین ذکر کرتا ہے اللہ سوا اللہ کے واضح ہو کہ جب عارف صادق و سالک راہ حقیقت عالم
ملکوت سے قدم آگے بڑھاتا ہے اور معرفت جذبۂ اصلاح باطن و استقامت پاسبانی عالم جبروت سے
ساتھ اطاعت فرمانبرداری یاد حق تعالی کی کثرت تلاوت حفظ قلوب کو پہونچتا ہے تو وہان محو
و ساکن ہوتا ہے اور مقام تلوین مین رہتا ہے اور جو سخن کہتا ہے حجاب راہ ہوتا ہے اگر کوئی
کہے کہ اس مقام مین لذت بہت ہوتی ہے بسبب مشاہدہ صورتون زیبا کی کہ مقام خاصونکا ہے
لیکن جو خاص الخاص خدا رسیدہ ہین وہ اپنے سے خود آپ باتین نہین کرتے ہین کہ زمانہ اونکا ہیچ
حساب سے گذریگا اور نہ کسی مقام پر متوقف ہوتے ہین کہتا مقام عنایت کا استقامت قرب
حضرت سے کمالیت اظہار کشف کرامت کو پہونچے اگر اس مقام مین چاہین کہ کچھ باتین موزات
معرفت جذبۂ اصلاح باطن کی کنارہ دریاے عشق نامحدود محبوب ہے لیکر طالبان صادق و سالکان
راہ حقیقت کو تربیت تلقین ارشاد کی پرورش کرین کہتا اون باتونمین اگر قوت ہو پس اون
باتونکا بیان و استفہام کرنا نہین لائق ہے اور اگر کہیگا تو کون سمجھ سکتا ہے اور معانی اونکے
کون پا سکتا ہے کس واسطے کہ یہ بات جاننے والے اوسکے جانتے ہین القول من عرف اللہ کل
لسانہ یعنی جسنے پہچانا اللہ کو بس گونگی ہوگئی زبان اوسکی اور اوسوقت ہیچ کریگا وہ مقام کی طرف

کہ جو نہایت رکھتا ہے یعنی دیدمین اوسکے ایک ہی رہیگا اور ایک ہی دکھلائی دیگا اور ایک دیکھیگا اور اگر فرق کریگا یا تفرقہ ڈھونڈیگا تو فارق یعنی فرق کرنیوالا ہوگا نہ طالب صادق اور یہ فرق کرنا اوسکو حجاب راہ حق ہوجاویگا اور اس باتکو سوائے صوفی کے ظاہر مین کوئی نہین سمجھیگا واضح ہو کہ جو طالبان انسان کامل و عارفان صادق و عاشقان حضرت حق ہنگام اطاعت باطن کی دل اپنے کو حاضر نہین پاتے ہین وہ پانچ وقت ہین کہ سوراخ باطنی دل کا بند ہوجاتا ہے اور اطاعت باطن مین کچھ حضور نہین رہتا ہے اول وقت قرآن پڑھنے کے دوسرے وقت نماز کرنے کے تیسرے وقت باتین کرنیکے چوتھی وقت باتین کرنیکے پانچوین وقت لکھنے کے یعنی سالک کا اس وقت روزن دل کا بند ہوجاتا ہے اور حجاب راہ حق ہوتا ہے اور کچھ حضوری نہین پاتا ہے نظم زبالا یت فرو ماندم تعالی اللہ زہی بالا بسترش راست میگویم نیکویم فرو بالا کسی گو سری باز چرا باز دلقا اللہ دل این روزن عشق است انچنانہ خالا معرفت پانچوین بیچ شرح شب معراج و دریافت کرنے استفہام معانی رموزات کے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت رسالت مآب کو تلقین راہ حقیقت کی نصیحت فرمائی ہے واضح ہو کہ بیچ شب معراج کے خداوند عالم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے تربیت تلقین کے ہزار باتین نصیحت کی فرمائین چنانچہ بیچ ملفوظات قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہے بروایت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ شب معراج کے تشریف لے گئے اور مقام سدرۃ المنتہی سے آگے بڑھے تو ہر چہار طرف بکمال عظمت و جلالت حجاب نورانی تجلی کے آفتاب سے روشن زیادہ دیکھے جبکہ نظر آگے بڑھی تو دیکھا کہ علی اسد اللہ المرتضی شیر خدا کی صورت زنجیر زرین سے طوق بندگی کا گردن مین ڈالے ہوئے بکمال جاہ و جلال کے ساتھ بخدمت دربانی کھڑے ہین اگرچہ حضرت رسالت پناہ کو دیکھکر سر جھکالیا مگر حضور کے دل پر ہیبت و دہشت اسد اللہ کی آئی بعدہ سیدھی طرف آپنے جو نظر مبارک پھیری تو دیکھا کہ ایک شخص ضعیف سایہ درخت عظیم کے کپل تانے ہوئے سو رہا ہے آپ کے دل مین گذرا کہ ندا و ندا اس بندہ ضعیف کا

تو نے پیغمبر اولین و آخرین کیا اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ کلمۂ طیب مین لکھا اور اپنا
حبیب گردانا مین تو اس مقام عظمت و جلال مین باادب کھڑا ہوا تھرا رہا ہون یہ کون شخص ہے
کہ اسجا سو رہا ہے ندا آئی کہ اے محمدؐ یہ اویس قرنی ہے حضرت نے عرض کی کہ خداوندا انکی ملاقات
کی مجکو بھی بہت آرزو ہے اگر حکم ہو تو ملاقات کرون ندا آئی کہ اے محمدؐ اویس قرنی نے تیس
برس کے بعد ذرا آرام کیا ہے اسکو تکلیف نہ دے جب حضور نے اوسطرف نظر کی تو دیکھا
کہ دو جانور سبز رنگ زرین منقار پانوٴن سرخ طوق سیاہ بندگی در گردن کبوتر کے مانند مین
ایک تو خوش خوش پردہ کے اندر باہر آتا جاتا ہے اور دوسرا سامنے نظر کئے ہوئے کھڑا ہے حضور
کے دل مین گذرا کہ یارب یہ کون ہین حکم پہونچا کہ جو پیغام رسی کر رہا ہے یہ روح شمس العارفین
تبریزی کی ہے کہ ایک مدت سے روح اونکی مجھسے الفت کرکے بیچ استقامت عبودیت باطن
و بندگی نیازمندی یادمیری کے ثابت قدم ہے دوسرا سلطان العارفین بایزید کی روح ہے
کہ رات دن بیچ نگہبانی دل و جان و نیازمندی عبادت سمع و بصر و اطاعت فرمانبرداری یاد میری کی
استقامت رکھکر نزدیک میرے پاسبانی کرتی ہے اے محمدؐ انسان اہل صلاحیت و مردم خاص
اولیا رسالک و خلفاء صادق و واصلان حق وہ لوگ ہین کہ تربیت جذبہ اصلاح باطن و استقامت
کی کمالیت عبودیت و تلقین پاسبانی حفظ قلوب اطاعت ظاہر و باطن کی تیری متابعت کے
ساتھ رکھتے ہین مگر مردمان امت تیری کے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنی بیچ جگہ
راستی کے ہین نزدیک مالک کے جو صاحب قدرت ہے شمار کئے گئے ہین یعنی انبیا مقرب باوجود
کمالیت نبوت کے پردۂ الوہیت سے باہر ہین اور مردمان خاص و عاشقان میرے بسبب استقامت
پاسبانی کمالیت عبودیت و نیازمندی و حفظ قلوب و متابعت نبوت کے امت تیری سے پردہ
صمدیت کے اندر ہین قولہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یعنی تحقیق وہ لوگ
جو بیعت کرتے ہین تجھسے تحقیق وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے حکم آیا کہ ای محمدؐ اگرچہ متابعت تیری
عبادت اعمال تجلیات ظاہری مین انواع ہے مگر وہ کوئی کہ معرفت جذبہ اصلاح باطن و نیازمندی

اطاعت مین لسبب تلقین مرشد کامل و متابعت تیری سے دل و جان سے ثابت قدم رہے قولہ
تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جسنے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اوسنے
تابعداری کی اللہ کی وہ قرب حضرت بیرحین مقام عالی رکھتا ہے ای محمد مقام آدم کا بہشت
ہے اور مقام موسیٰ کا کوہ طور ہے اور مقام عیسیٰ کا چوتھا آسمان ہے علیٰ ہذا القیاس اور انبیا کا
مگر مقام مردان خاص اولیا رسالک و خلفا رصادق و واصلان حق کا کہ لسبب تربیت مرشد سالک
مجذوب و معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت عبادت خفیات و نیازمندی حفظ قلوب و متابعت
باطن کی تجھسے ملے ہین قرب حضرت اور زیر سایہ عرش ہے واضح ہو کہ خداوند عالم نے حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حجاب نورانی مین نوے ہزار باتین تربیت و تلقین کی نصیحت فرمائین
اور کہا کہ ای محمد اس مین سے تیس ۳۰ ہزار باتین امت اپنی کو خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے نصیحت
کرنا کہ یہ باتین عبادت تجلیات و اطاعت ظاہر عالم ناسوت و استقامت علم شریعت سے ہین
اور تیس ۳۰ ہزار باتونکو جو پوچھے اوسے کہو اور جو نہ پوچھے اوس سے مت کہو کہ یہ باتین عبادت
تجلیات و دریافت اسمار صفات و عمارات عالم ملکوت و استقامت عالم طریقت کی ہین ؛
اور تیس ۳۰ ہزار باتونکو کسی سے مطلق نکہو خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے کہ یہ باتین تربیت جذبہ
اصلاح باطن و تلقین عبادت خفیات و تلاوت حفظ قلوب و دریافت ہدایت باطن پیوستن عالم
جبروت استقامت قرب حضرت و کمالیت علم حقیقت سے ہین حکم ہوا کہ ای محمد علم حقیقت
میرے خزانہ اسرار سے ہے اور استفہام رموزات سخن علم حقیقت کا علمار زاہد کو سوائے تربیت
مرشد کے دریافت کرنا مشکل ہے اور کسیکو ہیچ اس علم حال عند الوصال کے دریافت حروف علم
لدنی کی سننے سوائے صحبت تربیت مرشد کامل کی نہین دی ہے الا رموزات کثیر مین پیغمبرونکو
بتائی ہے ای محمد جس عالم زاہد کو طالب صادق جانے تو استفہام تربیت رموزات کی بتانا
کیونکہ اسلیے کہ جو سالک معتقد ہیچ دریافت تعریف معانی آیات و حدیث و ابیات نظم کی تربیت
جسم و جان حاصل کریگا وہ ضرور ہماری طرف متوجہ ہوگا اور ہم بھی ساتھ عشق و محبت کے اوسپر نظر رحمت

کی کرینگے اور بسبب دریافت استفہام معانی حروف علم لدنی وتلاوت حفظ قلوب کی راہ
حقیقت کی اپنی طرف بتائینگے اور اوسکو بسبب اطاعت باطن مع متابعت تمھاری کے منظور
جہت اپنی طرف کھینچینگے اور بسبب تربیت مرشد مجذوب کے براہ عشق ومحبت اپنا عاشق کرینگے
ندا آئی قولہ تعالی یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ یعنی ڈالتا ہے باریتعالے
روح کو حکم اپنی سے اوپر اوس شخص کے جو چاہتا ہے بندون اپنے سے اور پھر دوسری آیت کی
ندا آئی قولہ تعالی وکذالک ینزل اللہ بقدرتہ علی من یشاء من اولیاءہ یعنی اوتارتا ہے
اللہ تعالی ساتھ قدرت اپنی کے جو چاہتا ہے دوستون اپنے سے اور پھر دوسری آیت کا حکم پہونچا
قولہ تعالی یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنی سوال کرتے ہین تجھسے روح کے
کہو روح حکم رب میرے سے ہے ندا آئی کہ اے محمد اٹھارہ ہزار عالم کو ہمنے تیری محبت کے
سبب سے پیدا کیا ہے اور تعریف اسرار عنایت ودریافت جذبہ عشق محبت وہدایت باطن
راہ حقیقت کی ہمارے خزانہ اسرار سے ہے قولہ تعالی الانسان سری وصفتی یعنی انسان
بھید میرا ہے اور صفت میری ای محمد بھید میرا انسان ہے اور انسان کامل معرفت میری
پاوے اور مجکو دل مین پہچانے اور مجھ تک پہونچے پس تربیت جذبہ اصلاح باطن مع دریافت تلقین
راہ حقیقت کی سواے انسان کامل کے ثابت نہین جو کوئی بندون میرے مین سے طالب
صادق ہو کر کہ میری طرف متوجہ ہووے اور معرفت میری دل مین ڈھونڈے یقین جانے کہ اوسکو
واسطے تربیت تلقین کے مرشد کامل تک پہونچاونگا ای محمد عمر آدمیونکی دم کے شمار پر ہے چوبارہ
گھڑی دن و بارہ گھڑی رات کی جملہ چوبیس گھڑی رات دن کی ہوتی ہین پس ہر ایک گھڑی
مین ہزار دم آدمی وغیرہ کے آتے جاتے ہین قیامت کے روز بندگان علیا ہذا پر دمردمان امت
تمھاری سے حساب ہر ایک دم کا دو سوال کے ساتھ کرونگا کہ یہ دم تنے کس کام مین لیے اور
کس کام مین نکالے اور کیا کام کیا ای محمد بیچ وجود کل مخلوقات وموجودات کی گویائی
وبینائی وشنوائی وحیات اس دم شمار کی ہے اور مین ہی سبکے دلون مین ہون اور مین ہی باہر

جاتا ہون اور باہر آتا ہون اور ہستی وحیات وقدرت وتوانائی میرے سوا کسیکو نہین ہے اور نہو کی اور مین ہی برسر راہ عشق ہون اور ہستی وجود کی ظاہر وباطن مجھی سے ہے ای محمدؐ مجکو بندون سے تعجب آتا ہے کہ ہر طور کے علما زاہد وغیرہ بندہ ہین مگر مجکو درمیان کام کے نہین لاتے ہین اور نہ مجکو درمیان کام کے دیکھتے ہین اور نہ اطاعت باطن سے مجکو پہچانتے ہین اور اپنی ہستی مین آپ گرفتار ہین قیامت کے روز حساب کے وقت مردمان علما زاہد وغیرہ سے ایکدم کے دوسوال کرونگا کہ از روئے حساب کے ایکدن کے اڑتالیس ہزار سوال ہوتے ہین پس بندے میرے امتی تیرے کی اپنی عمر کے حساب مین دیکھون کیسے جواب دینگے ای محمدؐ اونکو سمجھا دو کہ تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن متابعت تیری سے معرفت میرے دل مین ڈھونڈین اور شکر ایمان کو پاسبانی جذبہ امان کواس دم کے ساتھ بجا وین اور مجھ تک پہونچین ای محمدؐ مردمان علما زاہد و اہل صلاحیت وطالبان صادق کو تربیت نصیحت دریافت جذبہ اصلاح باطن کی تلقین کر کہ تا بندہ خاص اہل معرفت بسبب عمل صلاحیت و دریافت تربیت راہ حقیقت کی معرفت میری پاوین اور طالب میرے ہووین اور مجکو دل مین پہچانین اور مجھ تک پہونچین روایت ہے کہ جب سید المرسلین علیہ السلام معراج سے دنیا مین تشریف لائے تو بعد نماز صبح کے یارون اور اصحابون سے یہ حدیث فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی من امتی من سلک طریقی فی قلبہ الی طریق الانبیاء والخلفاء الکرام یعنی بھائی میرا امت میری سے جو کہ چلا رستہ میرا دل اپنے مین طرف راستی انبیاؤن کے اور خلیفون بزرگ کے اور مناسب اس معنی کے حدیث دوسری فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل دم حاضرة من ذکر الخفی فھو مومن وکل دم غافلة من ذکر الخفی فھو میتة یعنی جو دم حاضر ہے ذکر خفی سے پس وہ مومن ہے اور جو دم غافل ہے ذکر خفی سے پس وہ جاہل ہے واضح ہو کہ اگرچہ تربیت معانی آیات وحدیث وتلقین قول مشایخ وتعریف سخن معانی ابیات نظم وعدہ یافت استقامت معجزات کے انواع ہین مگر ایک روز جب روایت ابی بکر صدیقؓ

رضی اللہ عنہ کی یار، وان اصحاب طالب راہ حقیقت وجویندۂ قرب حضرت خلوت گاہ مین جمع تھے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے تفسیر رموزات معانی آیات و حدیث وتربیت جذبۂ اصلاح باطن وتلقین پرورش عالم جبروت کی براہ ارشاد وپند ونصیحت کی حدیث فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الناس کلھم اربعۃ اقسام قسم یشبھون البھایم وحشی وھو ابناء الدنیا یعنی کل آدمی چار قسم ہین ایک قسم وہ ہین جو مشابہ ہین چرندون وحشی کے وہ بھائی دنیا کے ہین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ ای یارو بعضے مسلمان مثل جانور چرندون وحشی کے ہین کہ اگرچہ تمام ورنگ وبو رکھتے ہین مگر کچھ معرفت شریعت سے خبردار نہین ہین اور نہ نماز پڑھتے ہین اور جاہل دہقانون کے مانند بال بچونکا پیٹ بھرتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقسم یشبھون البھایم الاھلی وھم الزھاد یعنی اور ایک قسم مشابہ ہین جانور پلاؤ کے اور وہ زاہد ہین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے یارو گروہ علما زاہد کا مثل جانورون حیوان پلاؤ کے ہین کہ معرفت علم درسی وعبادت تجلیات و اطاعت اعمال فضولات با تفرقہ خطرات و آراستگی خود پرستی وعبادت پرستی نفسانی سے طالب نجات مغفرت وراغب ہوائے جنت ہوتے ہین اور دریافت عبادت خفیات وجذبہ اصلاح باطن و استقامت حق پرستی صلوۃ رحمانی وتربیت مرشد کامل تلقین ارشاد سے کچھ ساتھ دل کے خبر نہین رکھتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقسم یشبھون الملایکۃ وھم الانبیاء یعنی اور ایک قسم مشابہ ہین ملائکہ سے وہ انبیا علیہ السلام ہین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ بعضے پیغمبران مرسل مثل ملائک مقرب چوتھے آسمان کے ہین کہ گنج اطاعت باطن با دید حقیقت والے وتلاوت حفظ قلوب وقرب حضرت کے کمالیت نبوت دل و جان کے ساتھ رکھتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقسم یشبھون الطیور وھم الاولیاء والصدیقون یعنی اور ایک قسم مشابہ ہین پرندون سے اور وہ اولیا وصدیق ہین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے یارو بعضے مردم اہل معرفت مثل صلاحیت والشان کامل وعاشقان حضرت کہ صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت عبادت خفیات وجذبہ اصلاح باطن و متابعت نبوت وتلقین تلاوت حفظ قلوب

رات دن و مبالغہ عبودیت و دایم الحال اطاعت باطن و پوشیدگی پاسبانی قرب حضرت سے عالم
پیر و طیر مقام الوہیت و استقامت ولایت کی کمالیت رکھتے ہیں وہ واصلان حق مانند مرغان
عرشی و پرندگان بہشتی کے ہیں حضرت رسالت مآب نے فرمایا کہ اے یارو عاشقوں کی قسم کو وہ
پہچانے اور مقام عاشقی کو وہ پہونچے کہ جو استقامت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین سالک
مجذوب و پاسبانی زلفین و حقائق معراج کو قالب و دل سے ترک نکرے اور رات دن مجمع و تنہائی و
کوچ و مقام و دیکھنے و سننے و دکھانے سننے نیاز مندی یاد حق تعالی کو متابعت بطام مرشد
کی سکرتے جاوے خدا کی عنایت سے تھوڑے دنوں میں کمالیت اتصال مع اللہ استقامت
قرب حضرت مطلوب و مقصود کو پہونچیگا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الناس کلھم موتی
الا العالمون والعاملون کلھم ھلکی العالمون والعاملون کلھم غرقی الا
المخلصون والمخلصون علی خطر عظیم العاشقون یعنی خلق تمام مردہ ہے
مگر عالم و عامل ہلاک ہیں اور عالم و عامل تمام ڈوبنے ہوئے مگر مخلص و اخلاص کرنیوالے
اور پر خطرہ بزرگ کے ہیں مگر عاشق حضرت رسالت مآب نے فرمایا کہ مخلصوں کا خطرہ یہ ہے
کہ بسبب غرور علم و عمل و عجب و استقامت عبادات تجلیات عالم ملکوت و عمارت عقبا و نیاز مندی
ہوا و دنیا و آخرت و اطاعت اعمال فضولات مقام زہد کے اپنے کو کچھ جانتے ہیں اور گروہ واصلان
حق سے گردانتے ہیں اور حالانکہ سوا اسے حصول معرفت جذبہ اصلاح باطن کے عالم زاہد سالک
غیر مجذوب خدا سے دور ہیں حضرت رسالت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے یارو جذبہ عاشقان و
معرفت اصلاح باطن و نیاز مندی حفظ قلوب و دریافت استفہام و پاسبانی قرب حضرت کو ہر ایک
نہیں پہچانتا ہے اور نہ ہر کوئی جانتا ہے اور نہ ہر ایک عاشقی تک پہونچتا ہے بلکہ ہزاروں سالکوں
سے ایک اور بسیار بسیار زاہدوں سے کوئی مگر وہ سالک پہونچتا ہے جسنے راہ حقیقت میں ایک
حرف صحبت تربیت مرشد مجذوب سے حاصل کیا اور استفہام تلقین جذبہ اصلاح باطن سے
عشق تک پہونچا اور اعمال تکلفات عالم ناسوت کو چھوڑ دیا اور تربیت مرشد مجذوب کے معراج قلب تک پہنچا

اور تخم اعمال سعادت پاسبانی رفیق کو دل سے پھوڑا اور کثرت استعداد حفظ قلوب سے آتش
عشق کو ایسا بھڑکایا کہ سالک لباس بشریت و عالم آدمیت سے باہر آیا قولہ تعالی یوم
تبدل الارض یوّد اہل انھم فی الدنیا و قلوبھم فی الآخرۃ یعنی جس دن کہ بدل جاوے
زمین دوستی کرینگی بدن اونکے بیچ دنیا کے اور دل اونکے آخرت مین پس جس وقت ظاہر یہ ہوا تو عدم
فنا مین پہونچکر اپنے کو محو دیکھا قولہ تعالی کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
ہر کوئی اوپر زمین کے ہی فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی کہ صاحب بزرگی
اور بخشش کا ہے اور جو یہ حاصل ہوا تو سالک عشق مین ثابت قدم رہا نظم اگکند ولم رخت جبرائیل
کہ آنجا شنود از بہر دلم راہی ٭ از ہزاران مرد یک گیرد سماع ٭ زانکہ ہر کس محرم اسرار نیست ٭ حضرت
سید المرسلین علیہ السلام ہنوز یہی تفسیر تربیت و تشریح اظہار پرورش فرما رہے تھے کہ جبرئیل امین وحی
لیکر درگاہ عزت سے آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا فرماتا ہے کہ اس آیت شریف کو اوپر علما زاہد اہل
صلاحیت و مردمان اپنی است کے ظاہر کرو کہ تا سالکان زاہد غیر مجذوب میری معرفت پاوین
اور طالب میرے ہووین اور میری طرف توجہ کرین اور مجھ تک پہونچین قولہ تعالی و لقد ذرانا لجھنم
کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بہا ولھم اذان
لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغافلون تحقیق پیدا کیا ہے واسطے
جہنم کے بہت سے جن اور آدمیون سے کہ واسطے اونکے دل ہین اور نہین سمجھتے ہین ساتھ اوس دل کے
اور واسطے اونکے آنکھین ہین اور نہین دیکھتے ہین اون سے اور واسطے اونکے کان ہین کہ نہین
سنتے ہین ساتھ اونکے وہ لوگ مانند چارپایونکے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین یہی لوگ غافل
ہین ای محمد علما زاہد است تمھاری کے مثل عام آدمیون کے ہین کہ اگرچہ اونکے
دل ہین مگر معرفت میری نہین پاتے اور اونکی آنکھین ہین مگر معرفت میری نہین دیکھتے
اور اونکے کان ہین مگر معرفت میری نہین سنتے اس سبب سے کہ قفل بشریت کی اونکے
دلون پر اور بند غفلت کے اونکے فکرون اور تماشیون پر ہین قولہ تعالی علی قلوبھم اقفالھا

یعنی قفل بشریت کے اوپر دل ان لوگونکے مضبوط ہین کس واسطے کہ انکو اوپر گروہ حیوانونکے
پیدا کیا ہے اسلام مجازی ہین واسطے دوزخ کے ای محمد سالکان غیر مجذوب و علمائے زاہد
امتی اپنی کو کہدو کہ تم کب تک بیچ نفس خواہش پرستی غیر دوست سوائے یاد حق کے مشغول ہو
کہ مین مشتاق تمھارا ہون اور یہ ظلم ہے کہ تم کرتے ہو قولہ تعالی الا طال شوق الابرار
الی لقای وانا بلقائھم اشد شوقا یعنی آگاہ ہو کہ دراز ہوا شوق بزرگون طرف دیدار میرے کے
اور مین دیدار اونکے کا زیادہ مشتاق ہون ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے بندو میرے از بس تمھارا
مین مشتاق ہون جبکہ خلایق مشتاق ہوگی تو خالق کیون نہین اونکا مشتاق ہوگا ای محمد مین
دوست اوسکا ہون جو کہ مجکو دل و جان سے دوست رکھتا ہے اور دل مین یاد کرتا ہے اور کوئی
دم مجکو نہین بھولتا ہے او معرفت میری تلقین ارشاد مرشد سے دل مین ڈھونڈتا ہے وہ
مومن ہے اور مین مونس و ہمنشین اوسکا ہون کہ جو معرفت جذبہ اصلاح باطن سے میری طرف
متوجہ ہوتا ہے اور بسبب عشق و محبت میری کے خلوت نشینی کرتا ہے اور ہر دم ملتاہی در ہر وقت
و ہر قدم بیچ یاد میری کے رہتا ہے اور رات دن بجز میرے غیر کو نہین ڈھونڈتا ہے اور نہ غیر کو دیکھتا ہے
اور نہ غیر کو سنتا ہے اور نہ غیر سے بولتا ہے اور نہ مجکو دل مین بھولتا ہے پس وہ معرفت میری پاویگا
اور مجھ تک پہونچیگا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادۃ من کل عبادۃ ذکر اللہ تعالی فی
قلبہ خلاء وملاء فی اللیل والنہار فی السفر والحضر قیاما وقعودا وعلی جنوبہم سرا وعلانیۃ
علی کل حال من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی بہتر عبادتون کا کل عبادت سے ذکر اللہ تعالے
کا دل مین محفل و تنہائی اور رات دن اور کوچ و مقام مین کھڑے و بیٹھے و لیٹے و ظاہر و باطن
کل حال مین جو چیز دوست رکھتا ہے آدمی اشیا مین سے بہت کرتا ہے ذکر اونکا ترجمہ
استفہام یہ ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکھتا ہے وہ اوس چیز کی یاد بہت کرتا ہے
بہت ذکر کرنا خدا کا دل مین دوستی عشق محبوب سے ہے نظم چنانی در دلم حاضر کہ جان حق خوب
در رگ و در بیخ و در تنم نی ہرگز کہ دیگر بار یاد آرم چنان مستغرقم با تو کہ از خود دور بیخبر از غم نہ بیخبری

گر بہ پردازم سزای من جدا باشد معرفت چھٹی بیچ دریافت کرنے کلام ربانی غیر مخلوق اور
اوس امر کے کہ مردمان کم ہمت حضرت رسالت مآب کو بشر جانتے تھے اور بشر کہتے تھے واضح ہو
کہ بیچ حق مختصر ہمت و قاصر دید و ظاہر جو یون کی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ خطاب
آیا قولہ تعالیٰ وتراھم ینظرون الیك وھم لا یبصرون یعنی اور دیکھے تو کہ دیکھتے ہین
طرف تیرے اور کچھ نہین دیکھتے ہین اے عزیز شاید یہ آیت تو نے بیچ قرآن کے نہین
پڑھی ہے و یا نہین سنی ہے قولہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین
یعنی تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب بیان کرنے والی قرآن
کو کہ کلام ربانی ہے نور القرآن کہتے ہین واتبعوا النور الذی انزل معہ یعنی اور تابعداری
کرو تم اوس نور کی جو نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسکے پس وہ کلام خدا ہے کہ اوسکو نور کہتے ہین
نور کو اگر ڈھونڈتا ہے تو بیچ تلاوت حفظ قلوب کے معرفت جذبۂ صلاح باطن سے ڈھونڈ
اور محمد رسول اللہ حبیب خدا کو بھی نور کہتے ہین قولہ تعالیٰ واتبعوا النور الذی انزل
معہ یعنی اور تابعداری کرو تم اوس نور کی جو نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسکے بعضے
صاحب کتاب قرآن کو کہ کلام خدا ہے نا مخلوق کہتے ہین اور اے عزیز تو قرآن سے حروف
سیاہ کاغذ سفید پر لکھے ہوئے قلم و سیاہی سے سطر دار دیکھتا ہے نا مخلوق کیونکر ہوا پس وہ
قرآن نا مخلوق کونسا ہے واضح ہو کہ از روے استفہام کے معرفت جذبۂ صلاح باطن نے حروف
علم لدنی کا پہچاننا نا مخلوق ہے لیکن اوسکو بغیر تلقین ارشاد مرشد کامل کے کوئی سمجھ نہین سکتا ہے
اور بعضے مردم قاصر دید محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بسبب شکل و صورت بشری کے ایک شخص
جانتے تھے اور بشر کہتے تھے اور بشریت ڈھونڈتے تھے قولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم یعنی
کہہ تو کہ تحقیق مین بشر ہون مانند تمھارے پس اونھون نے اسی مقام پر کہا ہے قولہ تعالیٰ
فقالوا ابشرا منا واحدا نتبعہ انا اذا لفی ضلال و سعر یعنی پس کہا کفار نے
کیا ایک آدمی کے ہم مین سے تابعداری کرین ہم تحقیق ہم اوس وقت بیچ گمراہی اور

جنون کی ہو وینگے ہیہات ہیہات اہل بصارت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حقیقت کے دیکھا ہے اور متابعت اونکی طرف معرفت حق تعالی کی دل و جان سے کرکے حقیقت پائی ہے اور طالبان صادق کو متابعت اونکی نے راہ حقیقت کی بتلائی ہے قولہ تعالی قالوا ما ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق یعنی اور کہا اونھون نے کیا حال ہے واسطے اس رسول کے جو کھاتا ہے طعام اور چلتا ہے بیچ بازارون کے اور بعضے پیغمبرون نے کہا اللھم اجعلنا من امۃ محمد یعنی اے باری تعالی کر ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضے نے کہا اللھم ارحمنا من صحبت محمد یعنی اے باری تعالی رحم کر ہم پر بسبب صحبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعضے نے کہا اللھم ارزقنا من شفاعۃ محمد یعنی اے باری تعالی روزی کر ہمکو شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اے عزیز جو کوئی اس حالت مین اور اسم ولایت مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہیگا یا بشریت ڈھونڈیگا یا بشر سمجھیگا کافر ہو جاویگا چنانچہ قران مین خدا فرماتا ہے قولہ تعالی انی لست کاحد کم فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا یعنی تحقیق ہون مین مانند ایک تمہارے کے پس کہا اونھون نے کیا آدمی رستہ بتلاوینگے ہمکو پس کافر ہوئے تو اونھون نے بیان یقین کا فرمایا ہے انی لست کاحد کم اور حقیقت قران کی صفت مقدس ہے کہ دل کی معرفت سے ملی ہوئی ہے اور ظاہر مین قصص انبیا و ملایک و اہل ولایت و امر و نہی معرفت علم شریعت و اطاعت طریقت کے ہے پس یہ خرقہ اسی طور پر آیا ہے اسکو بیچ کتابت کے مت طلب کرے کہ درمیان دو وقتونکے کلام اللہ ظاہر و باطن دونون معنی رکھتا ہے مگر قران کے طالبون نے کتابت اس واسطے کی ہے قولہ تعالی ان للقران ظھرا و بطنا و للبطنہ بطنا الی تسعۃ البطن یعنی تحقیق واسطے قران مجید کے پشت و پیٹ ہے اور واسطے بطن اوسکے کے ایک بطن ہے نو بطن تک واضح ہو کہ معنی قران یہ ہین یعنی جاننا کہ قران ظاہری کی ہے اوسکا ایک باطن ہے تفسیر باطن کا مثال اوسکے ہے پس تفسیر معانی ظاہر کی ہر کوئی سمجھ سکتا ہے الا تفسیر معانی باطن کی کہ

دریافت کرسکتا ہے اور کون جان سکتا ہے اور کون تفسیر کر سکتا ہے اور اوسکے استفہام معانی
تک کون پہونچ سکتا ہے چنانچہ قول مشائخ عظام و مخلصان کرام کا یہ ہے القرآن ثلثۃ
الانواع یعنی حقایق کلام اللہ کے تین قسم پر ہین اول قرآن مجید و قرآن حمید و کلام ربانی
مخلوق یہ کہ ابتدا سے انتہا تک سیاہی و سفیدی مین اوسکو جمع کیا اور واسطے تفسیر معانی
تجلیات و اعمال تلاوت ربانی کے عالمون و زاہدون و عوام خلایق پر فرض ہے کہ تا کمالیت علام
غیر اتصال مع اللہ و استقامت شہرت شریعت کی ہووے دوسرے قرآن کلام ربانی تفسیر
اسما حروف علم لدنی سے غیر مخلوق ہے کہ ساتھ عنایت تربیت جذبہ اصلاح باطن و دریافت اسم ذات
عین الیقین دوام الحاح اطاعت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب کے استقامت با
پاسبانی قرب حضرت کی دل و جان مین حاصل ہو مگر بجز تربیت ارشاد مرشد مجذوب کے تفسیر معانی
اسرار حقیقت کی ہرگز فہم مین نہین آتی ہے تیسرے قرآن تعریف کلام ربانی دریافت سخن معانی
رموزات سے کلام قدسی ہے کہ حق تعالی نے بزبان استغراق محو مستی کے زبان دل اولیاء
مقرب و عاشقان مست حضرت سے واسطے تلقین ارشاد طالبان صادق کے معرفت خود و بندگی
راہ عشق محبت کے کلام فارسی مین نکلوایا ہے مگر معانی تفسیر کلام قدسی کے سوائے تلقین ارشاد
مرشد کامل کے ہرگز استفہام مین نہین آتے ہین مگر طالبان صادق مدت تک صحبت تربیت
مرشد کامل و دریافت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب علم حال عند الوصال سے
کمالیت پاوین چند روز مین خدا کی عنایت سے اظہار کشف کرامت و استقامت قرب حضرت
کی اتصال مع اللہ مطلوب مقصود کو پہونچے افسوس رموز کمالیت حضرت رسالت مآب
کے نہین سنے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ اے ابی بکر اگرچہ تمام روز بیچ صحبت ہماری کے اعمال تجلیات سے تم مشغول رہتے ہو مگر رات کو
کیا کام کیا کرتے ہو ابی بکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پس کیا کام کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ایک
رات ہمارے حجرہ مین آؤ اور دیکھو ہم کیا شغل رکھتے ہین وہ تم بھی اختیار کرو [illegible]

علیہ السلام تو حجرے رکھتے تھے جب ابی بکر صدیق رات کو واسطے دیکھنے عبادت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے ہر ایک حجرے مین علیحدہ علیحدہ گئے حضرت کے سواے مشغول خدا کے پایا انھی کو بجا نماز پڑھتی ہوئے اور کسیکو ذکر کرتے ہوئے اور کسیکو ذکر خفی مین اور کسیکو ذکر ظاہری مین اور کسیکو تلاوت باطن مین عبادت خدا کرتے ہوئے پایا پس ہے اے عزیز بیان تھا ہے تو کو اس لایت کی کمالیت مین ذکر فکر مشغول ہین غرض یہ ہے کہ سواے اس بشریت کے ایک حقیقت دوسری ہے اور سوائے اس عالم کے ایک جہان حقیقی دوسرا ہی اور سوائے اس جہان کے ایک جہان دوسرا ہے قولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ یعنی آیا وہ شخص کہ کھولا اللہ تعالی نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے رب اپنے سے پس یہ نور خدا کا کہان ڈھونڈین قولہ تعالی ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب یعنی تحقیق بیچ اس قرآن کے نصیحت ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہووے واسطے اوس شخص کے قلب آگاہ پس قلب رہنما اس آیۃ کا ہوا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادۃ عن کل عبادۃ ذکر اللہ تعالی فی قلبہ یعنی بہتر کل عبادت عبادتین مین سے ذکر اللہ تعالی کا ہے بیچ دل کے پس قرآن مین اللہ تعالی نے اپنے دوستونکا ذکر کیا ہے کہ تا وہ جانے کہ اللہ تعالی نے ہمارے اوپر کیا کرامت کی ہے حکم آیا کہ اے محمد ہمنے تمکو بھیجا ہے واسطے سلمان وصہیب وبلال وخالد وابی بکر وعمر وعثمان وعلی وسالم وابو ہریرہ وانس بن مالک وعبد اللہ مسعود وابی کعب وغیرہ بندگان مخلص ومحبان اہل معرفت ہین کے واسطے ابو جہل وابو طالب وعبد اللہ بن عبد المطلب وعتبہ وشیبہ وعبد اللہ سلول وجزان ان کے ہین کیا کام ہے قولہ تعالی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل یعنی چھوڑ دے اونکو جو کھائین اور منفعت لین اور لہو لعب مین ڈالے اونکو درازی امید کی جیسا کہ فرمایا قولہ تعالی فذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون یعنی چھوڑ دے اونکو جو خوض کرین اور لعب کرین وہان تک کہ ملاقات کرین اون اپنے سے وہ دن کہ وعدہ کیا گیا ہے ای محمد اون سے کہدے قولہ تعالی قل یا ایہا الکافرون یعنی کہو کہ اے کفار دشمن آدمی کی

اور حقیقت آدم کی ہمکو دی ہے تم بیچ عالم حیوانی کے فارغ ہو علم حقیقت سے اور ہم بیچ علم حقیقت
کے کرتے ہین اطاعت رحمانی عالم الوہیت کی ای محمد معرفت راہ خدا و جذبہ اصلاح باطن
و اطاعت عشق محبت اونکے واسطے ہمنے نہین رکھی ہے اور نہ خلعت و لباس معرفت اپنی کا
اونکے واسطے بھیجا ہے قولہ تعالیٰ فان اعرضوا فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریون مما
اعمل وانا بری مما تعملون یعنی پس روگردانی کی پس کہو کہ واسطے میرے عمل میرا اور واسطے
تمھارے عمل تمھارا تم بری اوس چیز سے جو عمل کرتا ہون مین اور مین بری ہون اوس چیز سے
جو تم عمل کرتے ہو اگر مین چاہتا سبکو ایکسان کرتا قولہ تعالیٰ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ
فلا تکونن من الجاھلین یعنی اور اگر چاہے اللہ ضرور گرانی اونکو اوپر ہدایت کے پس البتہ
ست ہو جاؤ تم جاہلون سے اور دوسری جا فرمایا قولہ تعالیٰ ولو شاء ربک لاٰمن من
فی الارض کلھم جمیعاً افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین یعنی اور اگر چاہتا رب
تیرا البتہ ایمان لاتے وہ لوگ جو زمین پر ہین سبکے سب آیا تو جبر کرتا ہے مخلوق پر تاکہ ہو جاوین
مسلمان ای محمد رسالت تیری انھین کمال کو نہین پہونچا سکتی اور یہ پند و نصیحت تجھسے نہین
پا سکتے اگر نصیحت کریگا اونکو مگر تیری نصیحت یہ قبول نکرینگے کس واسطے کیمیا ارادت معرفت میری نے
انکو نبوت تیری سے محروم کر دیا ہے ای محمد انکی پیدائش مین ہمنے اختلاف کر دیا ہے قولہ تعالیٰ
لیس لک من الامر شیٔ ولا یزالون مختلفین یعنی نہین ہے واسطے تیرے حکم سے کوئی
شے اور ہمیشہ ہونگے اختلاف کرنے والے ایضاً قولہ تعالیٰ کذالک خلقھم وتمت کلمۃ ربک
یعنی اور اسی طرح سے پیچھے اونکے اور تمام ہوا کلمہ رب تیرے کا اے محمد تو اونکو نصیحت کر قولہ تعالیٰ
وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اور ڈرا تو قوم قریب اپنی کو گو انکو نصیحت تو کرے مگر ہدایت
یہ نپائینگے اور نہ اہل ایمان سے ہون اور نہ سخن حقیقت کا تجھسے سنین ہمنے قفل بشریت کا انکے
دلون پر مضبوط لگایا ہے قولہ تعالیٰ وسواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا
یومنون ۃ یعنی اور برابر ہے اوپر اونکے آیا ڈرایا تو نے اونکو یا نڈرایا تو نے اونکو نہین ایمان لاوینگے

کس واسطے کہ پردہ غفلت نفسانی و حجاب جہل کا اور پردیدہ دل اونکی کے لٹکا ہے پس کیا دیکھیں گے
پیش بیچ پائینگے ہین قوله تعالی وجعلنا علی قلوبهم اكنة ان يفقهوه یعنی اور کئے ہمنے اوپر
دلون اونکے کے پردے کہ نہ سمجھیں وہ ایضاً قوله تعالی واذا قرأت القرآن جعلنا بينك
وبين الذين لا يؤمنون بالآخرة حجابا مستورا اور جس وقت تو پڑھتا ہے قرآن کرتے ہین
ہم درمیان تیرے اور درمیان اون لوگونکے جو نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے
پردہ پوشیدہ افسوس جانا تو نے کہ یہ حجاب خفی کیا ہے واضح ہو کہ یہ حجاب خاص کر سالکان
غیر مجذوب کو سوائے معرفت جذبۂ اصلاح باطن کی قرب حضرت سے بعید الوصال رکھتا ہے قوله تعالی
اولئك ينادون من مكان بعيد یعنی یہ لوگ پکارے جاتے ہین جگہہ دور سے خود گواہی
دیتے ہین جانو اور آگاہ ہو رباعی قومی متحیر اند در راہ یقین ٭ قومی دیگر ماندند در وہم ویقین ٭ ترسم
کہ ازان روز برآید بانگے ٭ اے بیخبران راہ نہ آنست نہ این ٭ **معرفت ساتوین** بیچ دریافت
کرنے استفہام تربیت حضرت رسالت مآب بیچ محراب کعبۂ حقیقی و اطاعت جذبۂ اصلاح باطن و استقامت
راہ حقیقت و اسرار محمدی کی کہ شریف تر درجہ آدمی کا ہے واضح ہو کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام مقام خلوت مین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
و علی مرتضی و حسن و حسین علیہ السلام و ابو ہریرہ و بلال و ہلال و غیرہ طالبان راہ حقیقت جو بندگان
قرب حضرت کو تعلیم معانی رموزات رحمانی و تربیت تلقین مرشد و معرفت جذبۂ اصلاح باطن کی پرورش
استفہام ارشاد کی کر رہے تھے کہ امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ آگئے تو حضرت رسالت مآب
نے لا تقل کہا یعنی چپ رہو پس یارونکو تامل ہوا کہ ابی بکر و عمر تو آپ کے خسر و یار عالی ہین
حضرت علیہ السلام معرفت اسرار حقیقت و استفہام معانی رموزات آیات و حدیث کے ابی بکر
و علی کو تربیت تلقین مع پرورش استفہام کی کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ سے دریغ رکھتے ہین
کہ حضرت رسالت مآب نے یکایک متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے یارو مین عمر سے دریغ نہین رکھتا ہون
اما لا هو جون طفل صغیر رضیع یعنی لیکن نہین کھلاتے ہین حلوا اپنے کرکے چھوٹے

دودھ پینے والے کو لیکن بچہ شیر خوار کو حلوا شیرین و گوشت بریان نہین کھلاتے ہین کہ مضر ہوتا ہے
تم تامل نکرو مگر جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو کوئی کھانا پینا اوسکو ضرر نہین کرتا ہے چنانچہ
سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے واسطے عمر خطاب رض کے چند حدیثین تفہیم مختصر ترتیب تلقین
معرفت جذبہ اصلاح باطن تلقین اطاعت عالم جبروت و نیازمندی تلاوت حفظ قلوب سے
استفہام فرمائین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ لا یقول اللہ ومن یقول
اللہ لا عرف اللہ ومن عرف اللہ کل لسانہ یعنی جسنے پہچانا اللہ کو وہ نہین کہتا
اللہ اور جو اللہ کہتا ہے اوسنے نہین پہچانا اللہ کو اور جسنے پہچانا اوسکو گونگی ہو گئی زبان
اوسکی عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے اسم وصف نیت کا پوچھا کہ یا رسول اللہ ...
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قلوب عبادہ ... نہین ہے ...
عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ معرفت ... کس طرح ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قلب المومن مرآۃ اللہ تعالی بین اصبعین من اصابع الرحمن ان اللہ
تعالی ینظر فی کل یوم ولیلۃ ثلثہ مائۃ وستین نظر الی مرآۃ قلب المومن المسلم
یعنی دل مسلمان کا آئینہ اللہ تعالی کا ہے درمیان دونون اونگلیون کے اونگلیون رحمن سے
تحقیق اللہ تعالی دیکھتا ہے بیچ کل رات دن کے تین سو ساٹھ دفعہ طرف آئینہ دل مومن مسلم
کے پھر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ مومن کون ہے اور مسلم کون ہے
اور ان دونون کے درمیان فرق کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان العبد اربعۃ اقسام
قسم مومن وقسم منافق وقسم مسلم وقسم کافر ای عمر قلب المومن حاضر
من ذکر اللہ الخفی فھو مومن وقلب المسلم غافل من ذکر الخفی فھو مسلم لیس
بین العبد المومن والمسلم فرق ظاہر الا من طریق القلب یعنی آدمی کی چار قسمین ہین
ایک قسم تو مومن ہے اور ایک قسم منافق ہے اور ایک قسم مسلمان ہے اور ایک قسم کافر ہے اے
عمر دل مومن کا مشغول ہوتا ہے ذکر خفی اللہ سے پس وہ مومن ہے اور دل مسلم کا غافل ہے

ذکر سے ہی عالم مسلم ہے یعنی ہے درمیان بندہ مومن و مسلم کے فرق ظاہر ملکر طریقہ دل
پس زاہد مسلم ہے اور عارف مومن ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن آئینۃ
المومن و اللہ المومن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے مومن کا اور اللہ مومن ہے پس حق تعالی
مومن ہے اور بندہ بھی مومن ہے اسے محمد کوئی اطاعت جذبہ اصلاح باطن و تحقیق عالم
و تربیت عبادت خفیات متابعت نبوت و نیازمندی تلاوت حفظ قلوب و مبالغت عبودیت
و استقامت قرب حضرت سے خدا تک پہونچا اوسکو مومن کہتے ہین اور مسلم بسبب ستر ہزار
پردہ ظلمانی و نورانی استقامت عالم ناسوت و ملکوت [illegible] حضرت [illegible]
پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آدمی [illegible] اسے قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن عرش اللہ تعالی [illegible] بیت اللہ [illegible]
دل مومن کا عرش اللہ کا ہے اور دل مومن کا بیت اللہ ہے [illegible]
کے دل دو طرح پر ہے ایک قلب مجازی دوسرا قلب حقیقی پس [illegible]
شہرت طبع موافق مذہب سنت جماعت و عمارت [illegible]
فضولات و عادت رسمی یا تفرقہ خطرات النسانی [illegible]
سے ہے اور معرفت قلب حقیقی کی کہ معراج العاشقین ہے [illegible] حج اکبر استقامت
کعبہ حقیقی و اطاعت صلوۃ روحانی بمعرفت [illegible]
ہے قلب المومن عرش اللہ تعالی یعنی دل مومن کا عرش خدا [illegible] ہے جو حقیقت
وجود آدمی کے معرفت موجود ہے کس واسطے کہ کمال صنعت قدرت و حکمت عظمت کے [illegible]
بید قدرت خود قلب مومن ہین کہ بیت الکعبہ ہے پانچ محراب ہین اسطے اظہار معرفت کے [illegible]
صورت دار و نور ربانی ہین کہ ہر ایک کے دل مین وہ تصور ظاہر و مہیا و موجود ہین پس
[illegible] یعنی پنج کی محراب مین [illegible] معرفت جذبہ اصلاح باطن و تحقیق عالم جبروت
[illegible] قرب حضرت و لذت عشق محبوب کی حاصل ہوتی ہے افسوس کہ استفہام [illegible]

واستقامت کعبہ حقیقی کی بغیر تربیت مرشد کامل کے نادر ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت
ربی بعین ربی فی قلبی الی محراب العرش یعنی دیکھا مینے رب اپنے کو ساتھ آنکھ رب
اپنے کے بیچ دل اپنے کے طرف محراب عرش کے اے عزیز دریافت کعبہ مجازی وشہرت سیاحت قربت
وعبودیت بشریت سے مطلوب ہو اسے جنت ومقصود غنیمت دیدار خلایق ہے تو ہر کوئی یہ کام کر سکتا ہے
لیکن حصول کعبہ حقیقی ومعرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت پاسبانی قرب حضرت ونیازمندی حفظ
قلوب متابعت نبوت سے مقصود غنیمت دیدار خالق ہے یہ کام ہر کس و ناکس نہین کرسکتا ہے
کس واسطے کہ بیچ سفر راہ کعبہ مجازی کے مٹھی بھر زر خرچ ہوتا ہے اور بیچ حصول استقامت کعبہ حقیقی کے
دل و جان صرف کرنا پڑتا ہے پس دریافت کرنا طواف کعبہ مجازیکا ساتھ حرکت آنکھ پانوُن
وتفرقہ خطرات انسانی غیر دوست وغفلت اعمال نفسانی کی ہر قدم پر از روے عقل کے خطا ہے
اور واسطے حاصل کرنے طواف کعبہ حقیقی کی دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن و نیازمندی تلاوت
حفظ قلوب و استقامت پاسبانی قرب حضرت سے ہر دم و ہر قدم متابعت انبیا و کمالیت اولیا کی
دوست کرنا روا ہے اے عزیز خلعت قرب حضرت ولباس معرفت کسکو سزاوار ہے نظم در بتکدہ
جہان خیال معشوق ماست ہ رفتن بطواف کعبہ از عقل خطاست ہ بی بوی وصال یار گشت کعبہ گشت
با بوی وصال دوست کنشت کعبہ ماست ہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان معرفۃ بالقلب
وعمل بالارکان یعنی ایمان معرفت ساتھ دل کے اور عمل ساتھ جوارح کے ہے ترجمہ
استفہام یہ ہے کہ مومن متقی کو دریافت کرنا جذبہ عنایت عطاء باری تعالی وشناخت عمل اصلاح
باطن و ہمیشگی اسم ذات و ملازمت حفظ قلوب و پاسبانی یاد حق تعالی و استقامت دل کا معرفت
ایمان ہے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ معرفت ایمان کی دل مین
کسطور پر ہے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر پہچاننا اطاعت باطن و دریافت جذبہ عنایت عطاء
حق تعالی و فرمانبرداری ملازمت حفظ قلوب و متابعت نبوت و استقامت عمل اصلاح باطن
و پاسبانی یاد حق تعالی و کمالیت عبادت خفیات مبالغہ عبودیت کا معرفت ایمان بدل ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء یصلون فی قلوبھم
دائمین یعنی نماز انبیا اور اولیا اور خلفا پڑھتے ہین دل مین ہمیشہ **ای عمر** جو کوئی کہ استقامت
جذبہ عنایت امان پانے حق تعالیٰ سے معرفت ایمان کی اپنے دل مین ڈھونڈے
اور چاہتے کہ باایمان رہون اور اس جہان سے باایمان جاؤن تو پاسبانی زلقین حقایق
واستقامت ایمان معراج قلب کی عمل مین لاوے اور معرفت جذبہ امان حق تعالیٰ و استقامت
ایمان سے صلوٰۃ رحمانی شکرانہ ایمان کے دل مین ادا کرے اور جو کوئی استقامت ایمان کی معرفت
جذبہ اصلاح باطن و امان حق تعالیٰ سے دل مین نرکھے تو عنایت امان پانے حق تعالیٰ و ایمان
سے دور رہے **اے عمر** مومن متقی کو استقامت ایمان و دایم الصلوٰۃ رحمانی و یاد حق تعالیٰ و ملازمت
حفظ قلوب کی دل مین حاصل ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن مراۃ اللہ تعالیٰ
یعنی دل مومن کا خدا کا آئینہ ہے **پس** اوس دل مین ماسوا اللہ ہونا نچاہیے کہ کفر معصیت آخرت
و غفلت نسیانی غیر دوست ہے کس واسطے کہ کفر معصیت آخرت لایق آئینہ حق کے نہین ہوتا ہے
اور نہ کسی مذہب مین درست ہے **اے عمر** جو کوئی تربیت مرشد کامل و معرفت جذبہ اصلاح باطن
و پاسبانی تلاوت حفظ قلوب سے استقامت دل مین رکھتا ہے وہ عنایت امان پانے حق تعالیٰ سے
باایمان ہوتا ہے اور اس جہان سے باایمان جاتا ہے اور جو کوئی معرفت جذبہ اصلاح امان حق تعالیٰ
واستقامت ایمان کی دل مین نہین رکھتا ہے وہ اللہ سے بے بہرہ ہے **نظم** دل بدست آور کہ
حج اکبر است ✽ از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است ✽ کعبہ بنیاد خلیل آذر است ✽ دل نظرگاہ جلیل اکبر است ✽
ہر کہ دل دریافت نزد خالق است ✽ ہر کہ بیزد لاف عشقش کمتر است ✽ ہر مہتری کہ لاف زند و انکہ
کہتر است ✽ عاشق کسی بود کہ بر دلاف کمتر است ✽ **نقل ہے** کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام
خلوت گاہ مین تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین ارشاد و استقامت عبادت خفیات و معرفت عالم
جبروت و تفسیر معانی آیات و حدیث و تربیت اختصار و تلقین پرورش استفہام کرتے تھے کہ یہ حدیث
فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تبدل الروح یبدل الروح فعال و الافلا

دتشغل بترھات الصوفیہ یعنی اگر بدلے روح ساتھہ بدلی روح کے توکرا ور نہین تو مت مشغول ہو ساتھہ بیہودہ گوئی صوفیونکی ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے علی اگر معرفت انقلاب ماہیت روح کی تو استقامت دل مین رکھتا ہے تو حق تعالی کی طرف دم کو صرف کر اور اگر نہین کرسکتا ہے تو قدم تکلمات و عمارت مجازی و عبادت بالتفرقہ خطرات و اطاعت اعمال فضولات و شغل صوفیان تجکو کیا فائدہ کریگی پس جسکو راہ عشق معشوق مین دل مع روح کے ساتھہ کام پڑا اوسنے ہوائے نفسانی سے جان کو برباد کیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کون سے ہین یعنی علما امت میری کے مانند نبیون بنی اسرائیل کے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے علی جو علما و فقہا و زہدا وغیرہ مردان اہل معرفت کہ بسبب عمل صلاحیت اولیا رسالک و خلفا رصادق و انسان کامل و صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب و تلقین جذبہ صلاح باطن مع استقامت طاعت عالم جبروت و نیازمندی یاد حق تعالی و مبالغہ عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت نبوت و کمالیت حفظ قلوب و استقامت قرب حضرت کی اتصال مع اللہ مین خدا سے ملی ہین اونکو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہتے ہین پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ العلماء ورثۃ الانبیاء کون سے ہین یعنی عالم وارث نبیون کے ہین سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے علی جو علم انبیا کا تعلیم و تحصیل کسب سے نہین ہے بلکہ از روے ہدایت حقیقت و نیازمندی جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عالم جبروت و پاسبانی حفظ قلوب براہ اخلاص عشق محبت کے علم لدنی سے ہے اور میراث اوسکو کہتے ہین کہ عین وہ چیز حاصل ہو پس علما و زہاد و عابد و مرد کامل اہل معرفت و اولیا رسالک و خلفا رصادق کہ صحبت تربیت مرشد مجذوب مع دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین عالم جبروت و نیازمندی اطاعت و پاسبانی یاد حق تعالی مع کمالیت عبودیت و دایم الحال استقامت قرب حضرت سے خدا رسیدہ ہوئے ہین اونکو ورثۃ الانبیاء کہتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن اخلص اللہ اربعین لیلا ونہارا صلوۃ القلب ظہرت عن خزائن اللہ تعالی ینابیع الحکمۃ فی قلبہ علی لسانہ یعنی جسنے اخلاص کیا

ساتھ اللہ کے چالیس راتین اور دن صلوۃ قلب مین ظاہر ہو جاوینگے خزانون اللہ تعالیٰ کی سے
چشمے حکمت کے جو بیچ دل اوسکے کے ہین زبان اوسکی پر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے علیؓ ترجمہ
استفہام یہ ہے کہ جو عالم زاہد اہل معرفت بسبب عمل صلاحیت کے راہ اخلاص عشق و محبت و اطاعت
باطن سے حق تعالیٰ مین خالصاً مخلصاً چالیس رات دن ساتھ نماز حقیقی و صحبت تربیت مرشد کامل
و استقامت دل و جان کے ثابت قدم رہیگا حق تعالیٰ و سینہ ظاہر کریگا ایسی استفہام معرفت علم
لدنی کو خزانہ اسرار لینے سے کہ بہت حکمتین معانی عنایت اللہ و اظہار کشف کرامت کے دل مین
حاصل ہو پس تم تربیت کرو طالبان صادق کو طرف حق تعالیٰ کے براہ حقیقت کس واسطے کہ
اے علی اللہ تعالیٰ نے مجکو ساتھ اعمال تکلمات تجلیات و اطاعت اعمال فضولات راہ ظہور کے
واسطے ہدایت امت ضعیف کے مکلف کیا ہے ورنہ دوسرے انبیا کو سوا عبادت خفیات شرعیہ
اصلاح باطن و اطاعت اعمال تجلیات راہ حقیقت کے ظہور نہین دیا ہے اور نہ اولیا مقرب
و واصلان حق امت میری کو پس تم تربیت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت فرمانبرداری یاد حق تعالیٰ
و نیازمندی ملازمت حفظ قلوب متابعت میرے کی عمل باطن سے کرو کہ تا منزل مقصود کو پہونچین
اے علیؓ بعضے علما زاہد و سالکان غیر مجذوب بسبب معرفت بت پرستی اعمال نفسانی شیطانی کے
کی اہلیت نہین رکھتے ہین اور نہ بت باطنی کو پہچانتے ہین اور نہ جانتے ہین کہ یہ بت پرستی ہے بلکہ اپنے
گمان پر غلط سے سب اپنے کو موحد و خدا پرست جانتے ہین اے علی خدا کے سوا جو غیر مصلحت
دنیا کی بحالت عبادت دل مین تیرے آوے اور روح اوسطرف کو متوجہ ہووے وہ بت راہ ہے
اور جو ارادہ مقصد و حاجت کا تو دل مین رکھتا ہے اور دل اوسکی جانب بحالت نماز و طاعت
مشغول ہوتا ہے اہل معرفت اوسکو بت زناری کہتے ہین لیکن اہل معرفت معانی باطن کو دیر و کنشت
و بتخانہ جانتے ہین غرضکہ جو کچھ یاد غیر اللہ و ہوا نفسانی و تفرقہ خطرات دین و دنیا سے بحالت طاعت
دل مین گذرے بت مذموم ہے اور سالکان غیر مجذوب کو بت پرستی اعمال نفسانی و انسانی شیطانی
غیر دوست کی انواع حجاب ظلمانی ہین بیت مصلا زیر پا کردہ دلم بازار رخ دارد ہمین در توبہ و تسبیح

ہر فعلم چہ بازار دہلے اے علیؓ اصحاب بت پرستی سے کے تو شریک نہو کہ اصحاب کثرت نے اشغال نفسوانیات
کی عبادت اختیار کی ہے اور تو اوسکی عادت نکر کہ عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا ہے
کس واسطے کہ عادت چھوڑنا اور تربیت مرشد کی پانا بڑے مردوں کا کام ہے اے علیؓ جو کچھ کہ
بغیر ذکر دوست کے تفرقہ خطرات دین و دنیا سے بحالت مشغولی سالک کی دل مین حاصل ہو حجاب
راہ حق ہے کیونکہ وہ خطرات نفسانی ہے اور نفسانی شیطانی ہوتا ہے اور شیطانی بت راہ ہے
پس بت پرستی کفر معصیت آخرت ہے کہ اللہ سے بعید الوصال رکھتی ہے غرضکہ کفر معصیت کئی
قسم پر ہے یعنی کفر ضلالت و کفر بطالت و کفر دیری و کفر زناری و کفر مذموم و کفر معصوم و کفر مجازی
و کفر حقیقی پس استفہام معرفت کفر حقیقی کا جاننا چاہیے کس واسطے کہ استفہام کفر حقیقی کی بغیر
معرفت جذبہ اصلاح باطن کے ممکن نہیں ہے اے علیؓ مین نہیں جانتا کہ تم کفر کو کیا سمجھتے ہو یعنی
ہمیشہ پاسبانی یاد حق تعالیٰ و استقامت عبادت خفیات و تلاوت حفظ قلوب کی ساتھ دل کی کرنا
معرفت اسلام ہے اور غیر یاد حق و غیر ذکر دوست کا غفلت نسیانی سے کرنا کفر معصیت آخرت ہے
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدخول فی کفر الحقیقی والخروج من سلام المجازی واجب
یعنی داخل ہونا کفر حقیقی مین اور نکلنا اسلام مجازی سے واجب ہے اے علیؓ استفہام
معرفت کفر حقیقی و استفہام معرفت صوم حقیقی چاہیے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام
الدھر فلا صام ولا افطر صوموا ساعۃ وافطروا ساعۃ یعنی جسنے روزہ رکھا
تمام عمر پس اوسنے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ رکھو ایک گھڑی اور افطار کرو ایک گھڑی
پس دریافت تعریف معانی رموزات و ہمیشگی عالم جبروت سے استفہام کفر حقیقی کا بجز صحبت مرشد
کامل و تلقین سالک مجذوب کی نہیں ہوتا ہے نظم کفر حقیقی یکی از قاعدہ ایمان است ۔ ایمان آں سالخورد
تا کافر نتوان گشت نہ بندید زلف دوست کہ عنبر غلام اوست ۔ مومن چہ کافر است کہ جنت مقام اوست
عشق ما کافری خویشی بود ۔ کافری خود عین درویشی بود غرضکہ تفسیر بعضی احادیث معرفت عالم
جبروت و تعریف معانی رموزات و استفہام دریافت معانی ابیات نظم قول مشائخ و تربیت تلقین

معرفت جذبہ اصلاح باطن وتلقین ارشاد وبشارت اشارت ودریافت نظرات کی استفہام کرنا طالبان
صادق کو فرض کلی ہے مگر ظاہر کرنا فہم معانی رموزات کا بطور اختیار کے حکم ہے بمقتضائے
تکلموا الناس علی قدر عقولہم یعنی باتین کرو انسانون سے موافق عقل اونکی کے مصرع
قصہ نتوان کرد تا کی مختصر اینجا کنم پس مرید طالب صادق کو چاہئے کہ ایک مدت صحبت مرشد کامل
و تربیت سالک مجذوب سے ساتھ تلقین ارشاد جذبہ اصلاح باطن کے پاسبانی عالم جبروت و نیازمندی
یاد حق تعالی و مبالغہ عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت حضرت نبوت علیہ السلام و ملازمت
حفظ قلوب کی کرے کہ تا استقامت قرب حضرت سے کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچے بحرمت النبی
وآلہ الامجاد نظم ہیچ عاشقان نیم زلف آن نگار ؛ در ہر خمی ہنشستہ ہی یار یار یار ؛ فرقت میان کہ ہست
دو گیسوی آشکار ؛ راہی برای دوست دو زلفین یاد دار ؛ مدہوش ہر دو زلف چو بینی میان دوست
خالیست درمیان دو دیدہ تو ہوش دار ؛ قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
نے بیچ تمثیلات کی تربیت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھا ہے بروایت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ کے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام صحن مسجد مین یارون واصحابون اہل
ہمت وسخاوت سے بیٹھے ہوئے نصیحت و وعظ فرما رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی ربانی لیکر
آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا فرماتا ہے کہ تفسیر باطن و استفہام معانی ظاہر تربیت مختصر اس آیۃ
کلام ہمارے کی اہل ہمت وسخاوت امتی اپنی کو واسطے سمجھنے معانی رموزات بشارت اشارت کے کہو
کہ تا سخاوت وہمت خیرات دل سے معرفت ہماری پاوین اور مجکو بیچ دل کے پہچانین اور مجھہ تک
پہونچین قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم
یعنی ہرگز نہین پہونچوگے بھلائی کو یہان تک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور جو کچھ
خرچ کرو تم کسی چیز سے پس تحقیق اللہ تعالی ساتھ اوسکے جاننے والا ہے چنانچہ حضرت رسالت
مآب نے فرمایا کہ اے یارو حکم خدا پہونچا ہے کہ سخاوت مین ہمت دل کی کرو واسطے راضی کرنے خدا
کے یعنی جو چیز کہ تمہارے دل کے نزدیک بہت پیاری و عزیز ہو اوسکو سخاوت وہمت دل سے صرف کرو

کرتا حق تعالی اوس سخاوت وہمت خیرات دلی کو تمھاری قبول کرے چنانچہ ایک صحابی نے اوسی وقت اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس روپیہ کئی لاکھ تجارت کا جمع ہے اور مین اوسکو بہت دوست رکھتا ہون کہ صفت غنیون کی ہے پس مین وہ روپیہ واسطے رضا رضا خدا براہ خدا سخاوت خیرات کرتا ہون دوسرے صحابی نے اوٹھکر کہا کہ یا رسول مین دو عورتین اور چالیس لونڈیان خوب صورت نیک سیرت باادب حورون سے جمال مین بہتر از بس دوست رکھتا ہون کہ بزرگی غنیونکی بہت دوستی عیال سے ہے پس واسطے رضامندی خدا کے سب لونڈیون کو سخاوت وہمت خیرات بخشش کرتا ہون کہ تا خداوند عالم میری سخاوت قبول کرے تیسرے صحابی نے اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ مین گھوڑونکو بہت دوست رکھتا ہون چنانچہ ایکسو کئی گھوڑے میرے اصطبل مین موجود ہین از انجملہ تینتیس گھوڑے تازی بیش قیمت میرے محبوب ہین کہ اونکو ایک دم جدا اپنے سے نہین کرتا ہون اب واسطے رضامندی خدا کے اونکو براہ سخاوت وہمت خیرات کرتا ہون کہ تا خدائے تعالی خیرات میری قبول کرے چوتھے صحابی نے اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ مین کپڑا بیش قیمت مثل کمخواب واطلس وغیرہ تجارت کا اپنے پاس رکھتا ہون اور بہت مجکو عزیز ہے واسطے رضامندی حق تعالی کے فقرا و مساکین کو سخاوت وہمت خیرات دیتا ہون کہ تا حق تعالی خیرات میری قبول کرے غرضکہ اوس مجلس مین بیالیس شخص اہل سخا سے موجود تھے ہر ایک نے اسیطور پر محبوب چیزون اپنی کو براہ سخاوت خیرات کرنا بیان کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو تم وجود مین جان کو بہت عزیز رکھتے ہو یا نہین سب نے اقرار کیا کہ ہان دوست رکھتے ہین پس آنحضرت نے فرمایا کہ جو جان سب چیز سے زیادہ دوست و عزیز تم رکھتے ہو تو واسطے رضامندی خدا کے براہ سخاوت وہمت دل و جان کو خیرات کرنا فرض ہے یارون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ براہ سخاوت وہمت دل و جان کو خیرات کیسے کرتے ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے یارو مومن متقی و طالب صادق کو سخاوت رحمانی تلقین جذبہ اصلاح باطن وہمت خیرات پاسبانی یاد حق تعالی و سخاوت رحمانی تلاوت حفظ قلوب کی بدل و جان حاصل کرنا ہے قال النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ ولو کان زاھدا
یعنی سخی دوست اللہ تعالیٰ کا ہے اگرچہ ہووے فاسق اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ ہووے زاہد
افسوس استفہام معانی حدیث کیواسطے دریافت کرنے سخاوت باطن ہمت خیرات پاسبانی
یاد حق تعالیٰ و تربیت معانی اظہار کیا کوئی کہہ سکے کہ فاسق گنہگار بدکردار کونسی سخاوت و ہمت
خیرات دل سے مقرب حضرت و دوست خدا ہوا اور عالم زاہد باوجود عمل صلاحیت و ریاضت
مجاہدات متابعت اولیا کی کونسی بخیلی سے دشمن خدا بنا **پس** دریافت معانی حدیث و معرفت
عالم جبروت کے سوائے تلقین مرشد کامل و تعریف جذبہ اصلاح باطن کی نہین ہو سکتی ہے قال
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تکلمون الناس من اسرار الجبروت و لاھوت الا بالعارفین
حجابا مستورا یعنی مت بات کرو ساتھ خلق کے بھیدون جبروت و لاہوت سے مگر ساتھ عارفین کے
پردہ پوشیدہ مین **پس** قول مشایخون کے واسطے دریافت کرنے معانی ابیات نظم رموزات
کے بہت ہین نظم ہر سو کہ نشان من بجوئی ٭ من در دل تو آم چرا می پوئی ٭ در خلوت دل تا نکنی الفت
توحید حق را نشناسی و رہی عشق نجوئی ٭ **معرفت آٹھوین** بیچ دریافت کرنے شرح کفر ضلالت بہشتہ
و کفر بطالت و کفر دیری و کفر زناری و کفر مذموم و کفر معصوم و کفر مجازی و کفر حقیقی و معرفت توبہ
اختیاری و توبہ نصوحی و توبہ مجازی و توبہ حقیقی کے **واضح ہو** کہ معرفت کفر ضلالت کی یہ ہے
کہ دل انسان کا عالم ناسوت مین بامید فضل نجات و مغفرت آخرت کی توجہ رکھے درحالت عبادات
تجلیات انسانی کے یعنی خطرات باطنی حرص و ہوا جنت و نیازمندی حور و قصور و حصول استقامت
درجات عالی مقام و امید حاجت نعمتہا فراوان و عبادت مناجات طالبان با خوف دوزخ
و تلخی جانکنی و سوال و جواب منکر نکیر و حساب و کتاب روز قیامت آسانی میزان و پل صراط کی نجات
طاعت دل مین پیدا ہون اور اوس خوف و رجا سے عبادت زیادہ کرے کہ تا ہلاکت شدت
عذاب دوزخ سے نجات ہو یہ اعمال نفسانی اپنے وجود کی آسایش کے لئے ہین خدا کے
واسطے نہین ہین **پس** جو طاعت کہ نفسانی غیر خدا ہے وہ رحمانی نہین ہے اور جو کہ نفسانی

وہ بت راہ ہے اور بت پرستی کفر ضلالت ہی مخلصان کرام اہل معرفت ایسے تفرقہ خطرات باطنی کو کفر ضلالت کہتے ہین استقامت عالم ناسوت مین بیت یکی زاہد و صد بت ہی پرستد ؛ من بسکین یکی رای پرستم ؛ اور معرفت کفر بطالت عالم ناسوت کی یہ ہے کہ مردم اس جہان مین مطلوب دنیا کی طرف کہ جسکے طالب و راغب ہین دل سے متوجہ ہون ساتھ شغل خواہشات رسمی و تفرقہ اعمال ناقص کے یعنی صدر مجلس کی چاہنا اور اطاعت و عبادت پر کبر و پندار رکھنا او امید دین و دنیا کی دل مین لانا اور مرید کرنا اور اطاعت مردمان اور رعایت منعمان چاہنا او فتوحات پر دل لیجانا وغیرہ ایسی امیدون پر طاعت کرنا اس جہان مین خود پرستی ہے نہ حق پرستی پس جس دل مین کہ اخلاص حق پرستی کا نہو بت راہ ہے اور بت پرستی شیطانی ہے مخلصان عبادت و اہل معرفت ایسی تفرقہ خطرات باطنی کو کفر بطالت کہتے ہین ؎ کجا ماند مسلمانی چو زہار کفر خیزد ؛ مسلمان کے شود مومن چو کفر از عرش برخیزد ؛ معرفت کفر دیدہ عالم ناسوت کی یہ ہے کہ توجہ باطن و خواہش دل آدمیون کی چاہنے والی ہوائے نفسانی دنیوی کی کہ واسطے لذت کونین کی دل مین ہو کثرت اعمال فضولات و عبادت عالم ناسوت اس جہان آراستگی ظلمات عبادت تکلفات استقامت عالم ملکوت اوس جہان سے ساتھ دعا و مناجات کے ہووے یعنی حرص ہوائے مطلوب دو جہان کی واسطے عیش و خوشی کے دل مین رکھے ایسے تفرقہ خطرات ورد دل کو بت باطن کہتے ہین پس سالک پرست حق پرست ہرگز نہین ہو سکتا ہے اور نہ کسی مذہب مین سچے اور نہ کچھہ مقصد حاصل ہو مخلصان کرام اہل معرفت بعمل صلاحیت ایسے خطرات نفسانی کو کفر دیری کہتے ہین ؎ دل خانۂ عشق معرفت اسرار ربانی ؛ خانہ دیو بت را چو دل مخوانی ؛ اور معرفت کفر زناری عالم ناسوت کی یہ ہے کہ دل آدمیونکا کسی آشنا کی چیز یا اسباب تحفہ دنیوی کی طرف متوجہ ہوا و بحالت طاعت و قیام و قعود کی رغبت سے دل اوسکے جانب ناظر ہو کر کشش کرے وہ بت زنار اور خدا سے بعید الوصال سالکان مجذوب مخلصان کرام اہل معرفت اس خطرہ باطنی کو کفر زناری کہتے ہین نظم بت بود در راہ حق چون غیر دوست ؛ در رہ حق بت شکن باید شدن ؛ چون نباید دوست گر در وطن ؛ چہ عاشقان را نے وطن باید شدن

اور معرفت کفر مذموم تمام ناسوت کی یہ ہے کہ آدمیون کے دل مین غفلت تکلیف عذاب و تفرقہ
ہوس و اسباب انسانی ہو یا غیبت وسخن سازی ہاتھون سے خطرہ ہلاکت نفسانی یا امانت کا دل مین
یا عجب یا کذب وغضب وغیبت وحسد وحقد وغفلت بحالت طاعت دل مین یاد ہوا ہو یا تو
مشغولی ہے کہ یہ خطرات دل مین پیدا ہون اور روح اوس طرف کو کھینچے بت مذموم ہے کس واسطے کہ جس
دل مین یہ خطرات بحالت طاعت پیدا ہون اوس دل مین خدا کہان ہو پس یہ نفس پرستی ہے
اور نفس پرستی کفر معصیت آخرت عند اللہ بعید مخلصان کرام اہل معرفت ایسے خطرات ذمیمہ کو کفر مذموم
کہتے ہین ؎ گر بود زاہد زہے اہل بصر و ہنرم خشک ست دوزخ را اگر **معرفت کفر معصوم** عصمت پناہ
شریعت یعنی خطرات طبعی معقولیت عبودیت تفرقہ قلبی کی یہ ہے کہ اگر مردم نماز تنہا یا جماعت کی شروع
کرے اور او رسید تکبیر اولی کے دل مین یہ خطرات گذرین کہ قرات لمبی ہو یا کوتاہ زور سے پڑھے یا آہستہ
پڑھے یا فرق تسبیح وسجود و رکوع وتشہد ہو یا گنتی کرنا رکعت کا یا قاعدہ اولی و آخر کا خیال کرنا یا قیام
وقعود وسلام کو یاد کرنا تفرقہ باطن ہے بغیر خدا اوس دل مین کہان جبکہ بحالت نماز سنت خیال
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو و بحالت نماز فرض خیال خدا کا ہو کفر معصیت ہے پس ایسے خطرات جسکے
باطن مین ہون وہ عند اللہ بعید الوصال ہے مخلصان کرام اہل معرفت اسکو کفر معصوم کہتے ہین
نظم بت پرستم من گمراہ تو زاہد دانی ؛ دین کہ تسبیح بدستم نگری زنار ست ؛ ای موذن چہ مرا جانب مسجد
خوانی ؛ رو بمسجد کہ مرا امشب بدشاہد کار است ؛ **معرفت کفر مجازی** یہ ہے کہ کثرت اعمال فضولات
ورسمی عادتون سے شہرت درمیان خلایق کے ڈھونڈنا اور عبادت تجلیات نفاقی وریائی و
خود بینی وظاہر آرائی اور اطاعت اعمال تکلمات مدح خوانی سے صفت ذمیمہ پانا کہ معصیت دل کی ہے
ویا منفعت انعام وخیرات سے اوٹھانا ویا شدت ہلاکت کی مخلوق کی طرف سے تصور کرنا و خدا
کو درمیان مین بھلانا اور اوسکی طرف سے بچانا یہ سب کفر وشرک وبت مذموم ہے پس مخلوق
کو حاجت روا جاننا اور دل اوپر فتوحات مخلوق کے باندھنا کہ غیر اللہ ہے مخلصان کرام اہل معرفت
از روے حقیقت کے ایسے خطرات نفسانی کفر مجازی کہتے ہین **نظم** محراب مسجد ہست ہمہ خلق را قفا

[illegible]

[illegible] حقیقی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] اصلاح باطن [illegible] استقامت [illegible]

[illegible]

[illegible] مقام اخلاص عشق و محبت میں [illegible] طریقت حقیقی [illegible]

معرفت [illegible]

حاصل ہو [illegible] معانی [illegible]

معانی ابیات [illegible]

[illegible] قوال کی [illegible] اتصال

بین انفصال حاصل ہو [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible] استقامت [illegible] سالک [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible] سالک [illegible] اتصال بلا انفصال

[illegible] انسان [illegible]

[illegible] خوشی [illegible] قدر [illegible] اختیاری

[illegible] حلال حرام [illegible]

[illegible] شریعت میں درست نہیں [illegible] واسطے اس حرام کو اختیار کرتا ہے

[illegible] مجازی [illegible] خواری و قمار بازی و کار شرک [illegible] منافع دنیا [illegible]

واسطے حصول مال کے یا آزار رسانی مخلوق کی کرنا واسطے اپنے فائدہ کے پس اس کو [illegible]

[illegible] توبہ [illegible] توبہ اختیاری کہتے ہیں اور اللہ تعالی ایسی توبہ کو ہرگز قبول نہیں کرتا نعوذ باللہ

[illegible] معرفت توبہ [illegible] کسی سے گناہ [illegible] سرزد ہوا اور [illegible] اپنے گناہ کو یاد کرکے

عمداً چاہا اور توبہ کی اور پھر وہ گناہ کیا اور تیسرا اوس خطا کی طرف عمداً متوجہ ہوا اور اگر وہ گناہ کاش
قصداً واقع الا پھر اوس سے وجود مین آیا خطا و معصیت [illegible] تو بہ کی کہ پھر اوسکی طرف نہ
[illegible] توبہ کو توڑ ڈالا [illegible] معرفت توبہ [illegible]
[illegible] زنا اور دروغ [illegible]
زیادہ [illegible] کے مرد [illegible]
[illegible] زنا اور پھر دوسرا گناہ کو عمل مین لانا [illegible]
[illegible] زنا اور [illegible]
اور [illegible] حق تعالیٰ ہرگز قبول فرماتا [illegible]
توبہ حقیقی [illegible]
[illegible]
[illegible] تربیت مرشد کامل سے مشکل ہے اور شرح اوسکی [illegible] اصلاح باطن کی بغیر
ممکن نہیں [illegible] پہر دوم توبہ [illegible] سعادت پنجمین توبہ [illegible] فرض [illegible] توبہ کرنا
سپردم توبہ کن تا وقت مردن پس معرفت نوین بیچ دریافت کرنے معرفت طواف کعبہ حقیقی و
مجازی و معرفت مذہب حقیقی و مجازی و معرفت کعبہ حقیقی و مجازی و معرفت قبلہ حقیقی و مجازی
و معرفت محراب حقیقی و مجازی و معرفت مسافر حقیقی و مجازی و ہندوستان عرب حضرت وغیرہ کی واضح ہو
کہ طواف کعبہ حقیقی کا بغیر تربیت مرشد کامل کے لکھنے سے استفہام نہین ہو سکتا ہے معرفت مذہب
حقیقی کی یہ ہے کہ جو کوئی اوپر مذہب حقیقی کے ہو وہ مذہب متابعت پیر مرشد اوسکی کا ہے یعنی بیچ
مخلوط ہوتا ہے کس واسطے کہ مردم اہل معرفت و صلاحیت و اطاعت باطن راہ حقیقت کو پیر مرشد راستہ
بتلانے والا خدا کا ہوتا ہے پس مذہب اخلاص سے ہے اختلاط نہین کیونکہ اختلاط مین توقف ہوتا ہے اور
اخلاص مین ترقی پس اخلاص تقیوں کا رکھنا ساتھ اصلاح باطن و طلب معرفت حق کے شرط ہے
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اخلص للہ اربعین لیلا و نہارا فی صلوۃ القلب ظہرت من

ضمیر ابن اللہ تعالی ینابیع الحکمۃ فی قلبی وعلی لسانہ یعنی جسنے اخلاص کیا اللہ کے ساتھ چالیس روز
راتین اور دن بیچ نماز قلب کے ظاہر ہو جاوینگے خزانون اللہ کے سے چشمے حکمت کے بیچ دل اوسکی
کے اور اوپر زبان اوسکی کے پس اے عزیز وہ شخص مذہب مجازی سے دور ہوا نظم ہوا نسبت بھی
است مذہب عشق با چار صحبت کز و یک آیۃ نیست * عشق را بوحنیفہ درس نگفت * شافعی را در روایت
نیست * مالک از کار عشق بیخبر است * حنبلی را در روایت نیست * لا یجوز و یجوز تا اجل است * علم
عشاق را نہایت نیست * ختم شد مشکل معرفت مقصود مذہب سے وہ راہ ہے کہ ایسا مذہب اختیار کرے
کہ طالب کو ساتھ مطلوب حقیقی مقصود کے پہونچاوے پس کوئی راہ بہتر و افضل تر ابتدار حالت مین ترک
عادت کرنے سے نہین ہے کیونکہ عادت پرستی مذہب حقیقی سے دور ہے جبکہ طالب صادق
مقام انتہا پر پہونچیگا تو وہ شخص کوئی مذہب سوا اسے مذہب محبوب کے اختیار نکریگا اور لقا بسبب استعداد
ملاقات حفظ قلوب کے اور مذہبون سے منہ پھیریگا کہ تا لایق محبت و مذہب حقیقی کا ہوا اور اگر کسیکو مذہب نے
خدا تک پہونچایا وہ ہی اسلام ہے و اگر کچھہ اوس سے آگہی نہوئی نزدیک طالبان حق کے وہ کفر ہے
پس نزدیک چلنے والون راہ حقیقت کے اسلام وہ ہے کہ مرد طالب کو خدا تک پہونچاوے اور
کفر وہ ہے کہ طالب کو کار حق مین ایسا گم کرادے کہ مطلوب تک نہ پہونچے پس سالک مجذوب رسیدہ
حضرت محبوب کو کمالیت مذہب حقیقی کے ساتھہ خدا کے ہوتی ہے تو مردم اہل معرفت سوا مذہب
خدا کے کوئی مذہب دوسرا نہین رکھتے ہین قطعہ آتش بزنم بسوزم این مذہب و کیش * عشقت بنہم بجای
مذہب خواہش * تا کی دارم عشق نہان در دل خویش * مقصود حق است نہ دین است و نہ کیش * اے عزیز
سالک کو ایک مقام ہے بیچ مرتبہ انا علی مذہب ربی یعنی مین اوپر مذہب رب اپنے کے
ہون کہ تربیت مرشد کامل سے بیچ اطاعت باطن و پاسبانی قرب حضرت کی عالم جبروت تک
پہونچا ہوا اور اگر بیچ مذہب کے ارادہ ملازمت حفظ قلوب نے غلبہ نکیا مبتدی ہے عند اللہ بعید
کیونکہ مرید مردہ دل آگے مرشد کامل کے مثل بیمار پیش طبیب کے نگیا اور خود کو جانتا ہے وہ مخلوق
کو دیکھتا ہے اور مقام محو در محو کو نہ پہونچا اور فنا در فنا نہوا اور علم شریعت پر قدم طریقت کا رکھتا ہوگا

محبوب سے لاوصال ہے چنانچہ قطب الاولیا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مرید نے پوچھا کہ آپ کس کے مذہب پر ہیں کہا انا علی مذھب ربی یعنی میں اوپر مذہب خدا کے ہوں پھر پوچھا کہ مذہب کیا ہے فرمایا کہ مذہب دو قسم پر ہے مذہب شریعت مذہب حقیقت مذہب شریعت متابعت علمار سلف و اعمال تجلیات شہرت ہے و مذہب حقیقی اطاعت پاسبانی عالم جبروت یعنی جو مقتدا و پیشوا و رہنما اوسکا ہو وہی مذہب ہے لیکن راہ قلب کے چلنے والے کا خدا رہنما ہوتا ہے پس وہ خدا کے مذہب میں ہوتے ہیں قطب الاولیا خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیس برس ہوئے میں ساتھ خدا کے رہتا ہوں اور خدا سے کہتا ہوں اور خدا سے سنتا ہوں اور مخلوق یہ جانتی ہے کہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہم سے کہتا ہے اور ہم سے سنتا ہے ایک مرید نے پوچھا کہ آپ کس مذہب پر ہیں خواجہ نے کہا کہ میں مذہب خدا کا رکھتا ہوں کس واسطے کہ پیغمبران اہل معرفت مذہب حقیقی خدا کا رکھتے تھے چنانچہ حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کہ پیغمبر اولین و آخرین تھے مذہب حقیقی خدا کا رکھتے تھے اس طور پر اولیاء کامل اہل صلاحیت بھی بسبب اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت مآب کے مذہب حقیقی خدا کا رکھتے ہیں سلطان عارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جس عارف نے ابتدا و انتہا و حالت عدم و وجود و امر و نہی و عرش و فرش و آسمان و زمین و غیرہ کل مخلوقات و موجودات کو چھوڑا مذہب خدا کا پایا اور جس نے قید حصول و ناحصول کی خود پرستی یا دشمنائی وہ جیت کیا اور جو امید دید و نادید دوست سے پاک ہوا سب بلا و آفت سے چھوٹا یعنی کوئی بلا سخت زیادہ بجز خواہش عادت پرستی کی تیرے وجود میں نہیں ہے اور کوئی زہر قاتل یا دہ اس راہ میں بجز تمنا و آرزو کے مرید کرنے کی نہیں ہے پس جو سالک تمنا مرید کرنیکی کرتا ہے مقام عالی کو نہیں پہونچتا ہے اے عزیز اب خواہش پرستی کو چھوڑ اور مذہب حقیقی کو حاصل کر کہ حقیقت مذہب کی یہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلقوا باخلاق اللہ تعالیٰ یعنی خصلت پکڑو تم خصلت اللہ کی غرضکہ مذہب بہتر قسم پر ہے ازانجملہ مذہب خاص و فاضل تر مذہب حقیقی معرفت عالم جبروت و استقامت قرب حضرت ذات معرفت کعبہ حقیقی کی

کی وہ ہے کہ مومن متقی و سالک مجذوب ساتھہ اطاعت باطن متابعت نبوت کی پاسبانی قرب
حضرت کو دل سے پہونچے اوسکو کعبہ حقیقی کہتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قلب المومن
بیت الکعبۃ وقلب المومن بیت الاقصی وقلب المومن عرش تعالےٰ یعنی دل مومن کا کعبہ وبیت الاقصے
و عرش اللہ کا ہے افسوس کعبہ حقیقی نہ سیدھی طرف ہے نہ اولٹی طرف نہ اوپر نہ نیچے نہ آگے
نہ پیچھے نہ دور نہ نزدیک بلکہ راہ اوسکی حصول استقامت قربت حضرت ساتھہ دل کے ہے پس ایک
قدم اوسکا حج اکبر ہے قولہ تعالی دع نفسک فتعال یعنی چھوڑ دے نفس اپنے کو پس آ
پس حضرت رسالت مآب سے نہین سنا ہے تو نے کہ یارون نے آپ سے پوچھا کہ یا
رسول اللہ خدا کہان ہے فقال فی قلوب عبادہ یعنی کہا بیچ دل بندون کے ہے
پھر پوچھا کہ دل کہان ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قلب المومن مرآۃ اللہ تعالےٰ
بین الاصبعین من اصابع الرحمن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ کا درمیان دو انگلیون کے
انگلیون رحمن سے پس وہ کعبہ حقیقی ہے اگرچہ دریافت صورت ظاہری کعبہ و حج مجازی کی
ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن پانا کعبہ حقیقی و حج المساکین کا بیچ دل و جان کے ہر کس و ناکس کا کام
نہین ہے کیونکہ حصول حج اصغر کعبہ مجازی مین ایک مٹھی زر خرچ ہوتا ہے اور وصول حج اکبر راہ
کعبہ حقیقی مین دل و جان صرف کرنا پڑتا ہے پس یہ امر کون قبول کر سکتا ہے اور یہ خلعت معرفت
کون پہن سکتا ہے غرضکہ طواف کعبہ حقیقی کا سوا اہل معرفت و صاحب تصوف کے کوئی نہین سمجھ سکتا
ہے کس واسطے کہ ان مساجد اللہ بیت الکعبۃ وبیت الجمعۃ یعنی تحقیق مسجد اللہ کی کعبہ ہے
اور جامع مسجد ہے واقع ہوا ہے پس جمال کعبہ مجازی کا گل و سنگ سے ہے کہ حاجی
اوس سے مقصود کہتے ہین اور کعبہ حقیقی عرش اللہ تعالی نور سے ہے کہ قیامت کے روز
واسطے زیارت زایرون و شفاعت عاصیون کے ظاہر ہوگا نظم دل کسے دریاب حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است ٭ کعبہ بنیاد خلیل آذر است ٭ دل نظرگاہ جلیل اکبر است افسوس
ہے اے عزیز زیارت کعبہ حقیقی کی تو نے اس عمر مین نکی کس واسطے کہ جو کوئی کعبہ دل کی معرفت جانتا ہے

خود کو دیکھتا ہے اور جو کوئی کعبہ دل کی طرف جاتا ہے خدا کو پاتا ہے **نظم** در باب دل خراب کہ
آن حج اکبر است ۞ بر گور مردمان بزیارت چہ میروی ۞ دل را خراب کردن بود مدان ۞ دل عرش
خالق است بزیارت چہ میروی ۞ آنہا کہ سوی کعبہ نکردند رخ خویش ۞ گمراہ کسانند کہ در کعبہ دویدند
معرفت قبلہ حقیقی کی وہ ہے کہ ہر ایک چیز کا قبلہ ہوا کرتا ہے اور منہ اوس چیز کا از راہ صورت
یا معنی کے اوس قبلہ کی جانب ہوتا ہے مگر عشق کا منہ کسی قبلہ کی طرف نہین ہے جبکہ عاشق کو ٹھانی
عشق مین بالکل گلجاتا ہے اور منہ اپنا قبلہ سے پھیر کر طرف عالم جبروت و محبوب کے کرتا ہے اور اوسکو
اپنا قبلہ جانتا ہے تو جمال معشوق کا مکاشفہ ہوتا ہے **پس** اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ وہ اوسکا
قبلہ ہے اور اگر کسیکا عالم صورت و معنی مین قبلہ ہو بغیر جمال معشوق کے تو وہ عشق مین صادق نہین
اور اگر عاشق نے طرف قبلہ جمال معشوق کے منہ کیا اور خاص اوسکو قبلہ حقیقی جانا تو پاسبانی تلاوت
حفظ قلوب و اطاعت باطن کی کرنے لگا اور اگر اپنے اختیار سے متوجہ قبلہ مجازیکا ہوا تو مشرک ہے
اور اگر بعینہ بتخانہ مین اوسکو جلوہ دکھاے تو بت کی طرف متوجہ ہو جاے اور زنار کمر مین باندھ لے اور
ادھر اودھر کے غم سے چھوٹ جاے **غرضکہ** عاشق سواے معشوق کے جس چیز کی طرف متوجہ ہوگا وہ
اوسکی حجاب راہ ہے **نظم** قبلہ و محراب حجاب بند زبس ۞ روے دلم سوے رخ یار شود ۞ قبلہ بدل گشت گرہ مرد
خیر بدان راہ بدین قبلہ رود ۞ جو کہ نماز مین شرطین بہت ہین الا شرط اصلی اوسکی قبلہ ہے **پس قبلہ** قالب کا
بموجب اس آیت کے ہے قولہ تعالی قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضہا
یعنی دیکھتے ہین ہم پھرانا منہ تیرا بیچ آسمان کے پس تحقیق پھیرینگے ہم تجکو طرف قبلہ کے جو
پسند رکھیگا تو اوسکو اور قبلہ جان عاشقونکا دل ہے **بیت** موضع شادی است چون قبلہ
دل خود کردم ۞ قبلہ ما روے دوست قبلہ ہر کس حرم **معرفت محراب حقیقی** کی وہ ہے قال النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رجعنا من الاصغر الی الحرب الاکبر یعنی رجوع کیا ہمنے
لڑائی چھوٹی سے طرف لڑائی بڑی کے جو کوئی ہنگام حضوری مناجات کی جس جا پر خدا
کی طرف متوجہ ہو کر ساتھ نفس و شیطان کے محاربہ و مقاتلہ مین مشغول ہوا پس وہ جای محا

اوسکی محراب وقت سے ہے **نظم** زاہد رود بمسجد بتسبیح تا چہ خوانی ؛ ما ئیم و زلف و شاہد محراب ما چہ دانی ؛
اہل معرفت و اصحاب حقیقت جس مطلب و مقصد کی طرف دل انسان کا متوجہ ہوتا ہے اوسکو محراب
کہتے ہین **پس** وہ محراب قبلہ دل سے تیرے طرف حق تعالی کے **غرضکہ** جب قید تعلقات جسمانی و نفسانی
سے تونے بالکل خلاصی پائی اور کثرت اعمال تلاوت حفظ قلوب سے طرف عالم جبروت و روحانی
کے راہ چلے اور قلب نے اوس طرف کو توجہ کی اور اول جسکو قبلہ مقصود جانتا تھا اوس سے روگردانی
کرے تب محراب حقیقی پائے **و اضح** ہو کہ تو اول جو عبادت تجلیات محراب مجازی مین کرتا تھا
خدا کے واسطے نہ تھی بلکہ اپنے مطالب و مقصد و حصول درجات کے واسطے تھی یعنی با امید بہشت
و حصول قصور یا خلاصی عذاب دوزخ و یا ثواب عمل نیک و یا نجات سختی گناہ دنیا و آخرت کی تھی
پس تو اس خیالات سے روگردانی کر اور اخلاص عبادت مین صفات جسمانی و آسمانی سے نکل اور
بیچ صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب کی معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین پاسبانی عالم جبروت
جمع الہی کو کرنے انتہا سے دل مین حاصل کر تب محراب حقیقی کو پائیگا اور بیچ عشق و استغراق و کمالیت
محبت کے تو ثابت قدم رہیگا **نظم** قبلہ و محراب دو زلف قرب رخسارہ ماست ؛ سلطان جہان بدام
در دل بیچارہ ماست ؛ شور و شر و شرک و کفر و یقین ؛ در گوشہ دیدہا خون خوارہ ماست ؛ **معرفت**
مسافرت چار قسم پر ہے یعنی مسافرت مصلحتی و مسافرت قناعتی و مسافرت طریقی و مسافرت
حقیقی **پس** اول مسافرت مصلحتی وہ ہے کہ بادشاہان صادق و سوداگران سابق واسطے مصلحت کے
اپنے خواہ اسلام لانے کافرون و فرمانبرداری کرنے مال گذارون و خواہ تجارت و سوداگری کر کے
و دنیاداری کے مہم و سفر ہر سال اختیار کرتے ہین اور خلق اللہ کو بیچ اطاعت ظاہر متابعت نبوت
کے مدد و امن دیتے ہین اور کفارون کو مسلمان کر کے اپنا ماتحت کرتے ہین **چنانچہ** حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واسطے استقامت معرفت علم شریعت کے اور حضرت سلیمان
علیہ السلام وغیرہ انبیا ایسے طور پر مہم و سفر اختیار کر کے برضاے خدا غزا کیا کرتے تھے اس لئے
اسکو مسافرت مصلحتی کہتے ہین یہ امر بہتر ہے **دوسری** مسافرت قناعتی وہ ہے کہ مردم سپاہی

شہ زن و فرزند یاد و ریش ابرو تراشان و حیدریان و قلندران و غربیان گدڑی پوش بسبب فقر و فنا ہونے کے سفر اختیار کرتے ہین کہ اگر دن مین کھانیکو ملا تو رات فاقہ مین گذرتی ہے اور بعضے شے مادر و پدر واسطے تجارت دنیا و معلوم کرنے سختی ہر ملک و ہر شہر و دیار کے رزق کے لئے مسافرت کرتے ہین اور ملکو نکو دیکھتے ہین غرض کہ کار آخرت کے واسطے بہت کم جاتے ہین فقط پیٹ بھرنے کے واسطے سفر کرتے ہین پس یہ مسافرت شکم پرستی ہے اور غیر یاد خدا کے کچھ فائدہ نہین رکھتی ہے

تیسری مسافرت طریق وہ ہے کہ حاجی و زایر واسطے زیارت خانہ کعبہ و مدینہ منورہ کے توشہ راہ لیکر مسافرت کعبہ مجازی کی براہ خشکی و تری اختیار کرتے ہین اور شہر بشہر پہونچتے ہین اور زیارت قلوب و زیارت قبور کی کرتے ہین اگرچہ یہ مسافرت طریق بہتر ہے کہ معرفت اسلام ہے لیکن طالبان صادق اس مسافرت مین کچھ بوے معرفت حق تعالی کی نہین پاتے ہین کس واسطے کہ مسافرت راہ حقیقت بغیر صحبت و تربیت مرشد کامل کے خدا تک راہ نہین چوتھی مسافرت حقیقی وہ ہے کہ دریافت کرنا مسافرت کعبہ حقیقی و استقامت راہ حقیقت سے معرفت حق تعالی و تلقین ارشاد مسافرت باطنی متابعت حضرت رسالت و استقامت دل و جان و پہونچنا منزل ہا سہانی قرب حضرت کو ہمیشہ رات دن ساتھ تربیت مرشد کامل کے دل و جان مین بشرط سہیج معرفت حقیقی کے مگر سوا صحبت و تربیت مرشد کامل کے اسکا دریافت ہرگز نہین ہوتا ہے نظم مسافر باش دایم راہ میرو با قدم باہوش نہ در یاد حق رو سفر از دل بدل خود یادت کردہ نہ در دنیا زمین ہو دفن

معرفت دسوین بیچ دریافت کرنے معرفت خلفاء صادق و معرفت جمعہ حقیقی و معرفت جماعت کما تعلقات و معرفت صلوۃ حقیقی و معرفت پیر کامل و معرفت مرید صادق و معرفت صوم حقیقی و صوم مجازی و صوم صوری و صوم معنوی معرفت مراقبہ و معرفت اعتکاف کی واضح ہو کہ دریافت کرنا عبادت مقبول و تعریف معرفت جمعہ حقیقی و معرفت عبادت جمعہ مجازی و دریافت اطاعت باطن عبادات [illegible] و معرفت صلوۃ حقیقی روحانی و معرفت عبادت مجازی نفسانی و دریافت [illegible] انسان کامل کہ معرفت [illegible] حقیقت اطاعت باطن [illegible] صلاحیت قرب حضرت [illegible]

و دریافت معرفت مریدان طالب صادق کے لائق صحبت و تربیت و بیعت و ارادت کمالیت وقت
کے ہوں و دریافت معرفت صوم حقیقی و صوم مجازی و صوم صوری و صوم معنوی و دریافت
معرفت مراقبہ حقیقی حصول پاسبانی قرب حضرت متابعت انبیا و اولیا کہ سالکان صادق کو بجز
مراقبہ اصلی کے چارہ نہین و دریافت معرفت اعتکاف مجازی نفسانی و دریافت معرفت
خلفاء انسان کامل کو راہ حقیقت و اطاعت باطن مین بھی صلاحیت متابعت سلاطین صادق کی حاصل
کی ہو صحبت و تربیت مرشد کامل سے ضرور ہے چنانچہ مقتدا الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم
رحمۃ اللہ علیہ بیچ ملفوظات اپنی کے علامات کمالیت سلاطین صادق و واصلان حق کی لکھتے ہین
کہ جو کوئی مدت تک صحبت تربیت مرشد کامل و ارشاد معرفت جذبہ اصلاح باطن سے ساتھ اطاعت
عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت و استقامت یاد حق تعالیٰ بدل و جان و کمالیت کشف
کرامات پاسبانی رات دن قرب حضرت کی خدا تک پہونچا ہوا اوسکو خلفا کہتے ہین پس بادشاہان
صادق و خلفاء حق کو واجب ہے کہ واسطے خیریت کار آخرت و دریافت استقامت دین و ایمان
و فتح مہمات دنیا بنظر روشنی اسلام کے ان چند شرائط و علامت کمالیت کو فرض جانین شرط اول
وہ ہے کہ ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد راہ حقیقت با اطاعت باطن و عبادت
خفیات متابعت حضرت رسالت سے بہرحال ملازمت حفظ قلوب کی دیکھنے و سننے و کھانے پینے
و پاسبانی قرب حضرت سے رات دن کر کے ساتھ اتصال مع اللہ کے خدا تک پہونچے شرط دوسری
وہ ہے کہ دریافت اطاعت باطن کو ظاہری عمل صلاحیت و عقلی عبودیت معاملات و سعادات
سے اور استقامت راہ شریعت کو واسطے تقسیم و تصرف ولایت و مملکت کی حاصل کر کے مجمع و تنہائی
و سفر و حضر مین ساتھ خلایق کے رہے اور استقامت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد راہ حقیقت
سے اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت کو دائم الحال کھڑے بیٹھے پاسبانی قرب حضرت کی
کر کے رات دن ساتھ خالق کے رہے شرط تیسری وہ ہے کہ واسطے دفع تفرقہ خطرات مہمات
حصول کمالیت استعداد کو و دریافت کرنا استقامت دس چیز مرابطہ اصلی متابعت انبیا و خلفا مقتدا کا

بادشاہان صادق کو شرط ہے کہ تا معہم لشکر کشی کو ملک گیری مین دفع خطرات تعلقات ترقی ممالک تک
سفر حضر مین و کھڑے بیٹھے صحبت تربیت متابعت ربط امر مرشد سے کرتا رہے او غفلت نسیانی
بغیر یاد حق تعالی دل و جان مین نہ آنے دے شرط چوتھی وہ ہے کہ دریافت کرے تمام استکی انبیا
و اولیا کو تعریف مشائخون سے اور حاصل کرے متابعت خلفا رسقتدار او استقامت حمایت و اعانت
زیارۃ القلوب و زیارۃ القبور کو اور شفقت کرے شکستہ دلون و غریبون و بیوہ زنون و ضعیفون و عاجزون
و فقیرون و مسکینون پر کہ واسطے عبادت آخرت کی تازہ کرنا دلونکو فرض ہے شرط پانچوین
وہ ہے کہ اوپر حاکمان پرگنات و صوبجات و قصبات و قاضیان و خطیبان و گماشتگان کے حکم
جاری کرین کہ تا اطاعت شریعت و عمل صلاحیت و نماز روزہ و امانت و دیانت و دینداری کو نگاہ
رکھین اور اوسکی رواج مین کاربند رہین کس واسطے کہ آخر زمانہ مین عالم و ظیفہ دار ساتھ ریا و نفاق و قلت
صلاحیت و دیانت کے رشوت خوار و رعایت دار و ریا کار بدکردار بہت ہونگے اور اسوقت مین چراغ
روشنی اسلام کی بجھیگی اور تاریکی جہان مین طاری ہوگی اور حق تعالی اوسوقت برکت و حرمت و ہیبت
کو جہان سے اوٹھالیگا اور بلا آسمان سے نازل کریگا عیاذاً باللہ یعنی پناہ دے اللہ صحبت اونکی سے
پس متابعت رسول اللہ کی وہ ہے کہ خلیفہ ولایت کو واجب ہے آگہی اون لوگونکی کہ جو عمل
صلاحیت و دینداری کے لایق کام کے ہون ورنہ یقین جانئے کہ کل قیامت کے روز
ہنگام حساب کے شرمندگی ہوگی شرط چھٹی وہ ہے کہ امر معروف کی تاکید کرے اپنی تمام ولایت
دار السلطنت مین اوپر عوام مسلمانون کے کہ تا نماز روزہ پانچون وقت ساتھ عمل صلاحیت و استقامت
راہ شریعت متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ادا کرین کہ ادس روشنی ایمان و معرفت
اسلام ہو پس خلیفہ ولایت کو لازم ہے کہ آخرت کے کام مین غفلت نکرے تا کہ حق تعالی اوسکو
اپنی پناہ مین با ایمان رکھے بکرمہ و فضلہ معرفت جمعیت حقیقی وہ ہے کہ قال النبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم قلب المؤمن بیت الجمعۃ یعنی الجمعۃ المساکین فی قلوبھم یعنی دل مومن کا
جامع مسجد ہے اور جمعہ مسکینون کا بیچ دل اونکی کے ہے واضح ہو کہ طرف معرفت حقیقتا

سنت دل میں حقیقی [illegible] جیسا کہ سعی ہے مخاطب [illegible]
اور کثرت تلاوت حفظ قلوب و اطاعت باطن سے طالب صادق مقام [illegible] پہنچے اور تجلی
اوس جمیل کا جمعیت میں پاوے اور جمال حقیقی منہ دکھلاوے تب سالک لایق اسرار جمعیت
محبوب کے ہوگا چنانچہ منقول ہے کہ امام المعظم خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک حضرت عالم جبروت کو
سے اوپر اس حدیث نبوی کے بنظر ارشاد مریدین اپنے ملفوظات میں تربیت پرورش کرتے ہیں
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان ملازما فی المسجد کان فیہ قلبہ کھذا لا
یکون سالما من کان فی قلبہ دایما لا یکون کھذا الا سالما ما اینی شخص کہ
ہوگا ملازم مسجد کے دران حال کہ بیچ قلب اوسکے کے کفر تو نہیں ہوگا سلامتی میں اور شخص
بیچ قلب اوسکے ایمان نہیں ہوگا کافر مگر سلامتی میں ثابت ترجمہ استفہام یہ ہے کہ ابتدائی
حالت میں واسطے دریافت کرنے استفہام استقامت کمالیت عالم ناسوت و ملکوت و اکتساب غیبت
عبادت اعمال ظاہری متابعت حضرت رسالت کی ایک مدت تک میں جامع مسجد میں رہا تھا
جبکہ صحبت مرشد کامل سالک مجذوب کی ایک مدت پائی اور اطاعت فرمانبرداری باطن پاتا تھا
متابعت نبوت و ملازمت حفظ قلوب و مراقبت عبودیت و پاسبانی عالم جبروت قرب حضرت سے
کمالیت حاصل کی تو اب عبودیت حقیقی رحمانی کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں اور نہ قدم خلوتگاہ معنوی
قربت سے باہر نکال سکتا ہوں کس واسطے کہ خطرات نفرقہ چلنے ور دیکھنے سے دل و جان و زبان
عالم الوہیت سے متفرق ہوتی ہے پس مشتاقان حضرت و مخلصان کرام کو اس سے زیادہ شرح
کرنا ممکن نہیں نظم خلوت گزیدہ اند قدم بر نمی نہند از خود بریدہ اند و غائب و ندخوشوقت کسانکہ
سجاوت و عبادت و بایار لیباز ند با غیار تر سند بیچ ملفوظات قطب الاولیا شیخ سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا اتصال بالحق علی قدر
الانفصال من الخلق یعنی نزدیک اللہ سے بقدر جدائی کے ہے خلق سے ترجمہ استفہام یہ ہے
[illegible] تنہا خلوت بیٹھنا اور دل خدا سے باندھنا انفصال خلق سے پاتا ہے اور اتصال

خدا سے پہاہتا ہے لیکن قدم نکالنا اور عمل توڑنا اور دل خدا سے اوٹھانا اتصال خدا سے انفصال چاہتا ہے ساتھ زبان و پاؤن و آنکھ کے پس علماء سالک و خلفاء صادق ساتھ جمیع خلایق و عوام مسلمانون اہل شریعت کے بیچ اطاعت ظاہری متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جمعہ ادا کرنے کو جاتے ہین اور قضا نہین کرتے ہین کس واسطے کہ خلفاء اہل صلاحیت کو اتباع رسول اللہ کا کرنا چاہئے کہ تا حق تعالی راہ حقیقت کی دل مین کھولے لیکن بعضے مخاصع کرام و عاشقان حضرت انسان کامل و سالکان مجذوب کو ابتدائی حالت مین ایک مدت تک جمعہ مین جانا شرط ہے کیونکہ اطاعت جذبہ اصلاح باطن متابعت نبوت و نیاز مندی استقامت یاد حق تعالی و مبالغہ عبودیت و کمالیت حفظ قلوب مین ثابت قدم آدین اور واسطے تفرقہ خطرات باطن کے اطاعت ظاہری سے قدم باہر نکالنے مین مختار ہو وین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ قطع ارجلہ و کل لسانہ یعنی جسنے پہچانا اللہ کو کٹ گئے پاؤن اوسکے اور گونگی ہو گئی زبان اوسکی نظم یاران شنیدہ ام کہ بیابان گرفتہ اند بیطاقت از ملامت خلق از برای یار ہر کس میان جمعہ و سعدی بگوشہ بیگانہ خلق باش تو شوآشنائی یار حکایت منقول ہے کہ ایک روز تاج الاولیا خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بر سر گذرگاہ خلایق زیر سایہ درخت کھڑے تھے کہ چند مردم اہل صلاحیت جاتے تھے خواجہ بایزید کو دیکھکر سلام کیا خواجہ نے علیکم السلام کہکر پوچھا کہ اے عزیز تم کہان جاتے ہو عرض کی کہ واسطے نماز جمعہ کے خواجہ نے یہ حدیث پڑھی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاتی علی الناس یجتمعون فی المساجد ویصلون ولیس فیما بینھم مومن یعنی جلدی آئیگا اوپر آدمیون کے ایک ایسا وقت جو جمع ہو وینگے مسجدون مین اور نماز پڑھینگے اور نہین ہونگے بیچ اونکے مومن اور کہا اے عزیزو جمعہ کیسا بزرگ روز ہے چاہئے کہ بزرگ دن کو عبادت خدا کی دو چند کیجا وے نہ کہ اور دو رکعت فرض کم ہو جاوے اب تم میرے پاس آؤ اور چار سیار سیر الطواف کرلو اللہ تعالی جمعہ تمہارا قبول کریگا پس انھون نے بصدق دل ویسا ہی کیا خواجہ نے کہا اے عزیزو اپنے گھر کو پھر جاؤ مگر وہ صدق دل سے کھڑے رہے کہ ندا غیب سے

آئی اے بایزید جسنے صدق دل سے تیرا طواف کیا ہم باوجود تمہارے قبول کیا جبتک انھون نے یہ ندا
غیبی سنی وہین سے اپنے گھرونکو پھر گئے نظم عارفان ورز دو عید کنند ہر دمی ویکبج دو ند عاشق
است دل مجمعہ شد یار قتن ج نہ عاشقان دمبدم سپردہ در ہ معشوق و حبیبہ حقیقی در دل است و
مجازی آن ج حکایت بیچ ملفوظات قطب الاولیا خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
منقول ہے کہ خواجہ نے چوالیس برس تک قریب شہر کے ایک ویرانہ مین عزلت اختیار کی اور کبھی
آبادی کو نہ آئے ایک روز کا ایک خلیفہ مصر واسطے ملاقات خواجہ کے آیا اور ہنگام گفتگو کے خواجہ
سے پوچھا کہ آپ کتنی برس سے یہان تشریف رکھتے ہین اور اس ویرانہ مین ایک تو تنہائی اور
دوسرے شب تاریک تمکو کیونکر خوش آتی ہے خواجہ نے کہا کہ اے بادشاہ مین جیسے کہ اپنے
دوست کے پاس بیٹھا ہون جو کچھ کہتا ہون اوس سے کہتا ہون اور جو کچھ سنتا ہون اوس سے
سنتا ہون اس وقت مین تنہا ہوا ہون کہ جو تجھسے ملا ہون کس واسطے کہ اب دوست مجھسے رو
گردان ہوا اور درمیان میرے و دوست کے پردہ آگیا بادشاہ نے عرض کی کہ اے بزرگوار
اگر آئندہ روز مین جمعہ کی نماز کو شہر مین آپ تشریف لاوین تو خلق اللہ کو آپ کے قدم مبارک سے
بہت خیر و برکت حاصل ہوگی خواجہ نے کہا کہ اے بادشاہ جامع مسجد مین مخلوق جمع ہوتی ہے
اور خالق مخلوق مین نہین ملتا ہے جو کہ خالق تنہا و واحد ہے پس جو کوئی وحدانیت اوسکی
خلوت و تنہائی مین ڈھونڈھے گا تعالی اللہ نزدن یعنی شاید پاویگا بعدہ خواجہ نے یہ شعر پڑھی نظم
سرمست شراب شاہد تو سجدہ م بجوانی ؛ باست آموز نتوان نماز کردن ؛ باہم بکوے شاہد ہستی وجود را
مستی و حق پرستی مخفی نماز کردن حکایت منقول ہے کہ تاج الاولیا خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ
ایک مدت تک باہر شہر کے کسی بزرگوار کے گنبد مزار گورستان مین رہتے تھے اور برس برس کچھ مہینے
مین آبادی کو جایا کرتے تھے دفعتاً خلیفہ شہر واسطے ملاقات خواجہ کے آیا اور ہنگام گفتگو کے کہا کہ
اے خواجہ تمکو اس مزار گورستان مین کتنی برس ہوئی کہ آبادی مین مخلوق سے جا کر نہین ملے اور
واسطے اطاعت عبادت ظاہری متابعت حضرت رسالت کے کیون نہین نماز جمعہ کو آئے

خواجہ نے کہا کہ اے بادشاہ آج مجکو پچیس برس ہوئے کہ مینے اس نفس سرکش دشمن بدراہ کو اس کوہستان
مین قید کیا ہے اور اوسکی نگہبانی کرتا ہون اگر کسی طرح پر قدم باہر نکالون تو تفرقہ چلنے و دیکھنے سے
دل و جان خطرات مین پہنسے اور آنکھ کان و زبان بیچ حرکت کے آوین اور آیا استغنا اطاعت
رحمانی سے طرف نماز شیطانی کے جاوین چنانچہ خواجہ نے یہ حدیث اوس وقت پڑہی قال النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من ذاق حلاوۃ العزلۃ والخلوۃ استغنی عن کل حال دونہ یعنی جس نے
چکھا مزہ گوشہ نشینی و خلوت کا تحقیق سے بے پرواہ ہوا سب مزون سے اے بادشاہ دعا کو ہستان
دن اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و نیاز مندی بارگاہ حق تعالی ہے
و پاسبانی قرب حضرت و دایم الحال عندالوصال سے ساتھ خدا کے رہنا [illegible] حضرت
خدا کے شرمندہ ہو نفس ظلم بت پرستم من گمراہ تو زاہد دانی [illegible] کہ تسبیح بدستم نگری [illegible] آیہ
موذن چہ مرا جانب مسجد خوانی [illegible] رو مسجد کہ مرا امامی و شاہد کار است منقول ہے کہ قطب الاولیا
قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات مین لکھتے ہین کہ شریعت مین [illegible]
دریافت کرنے اطاعت ظاہر و نماز جمعہ کی شرایط بہت ہین لیکن از انجملہ شرط اصلی وہ ہے کہ امام
جامع مسجد و خطیب بیت الجمعہ طیلسان پوش ساتھ متابعت حضرت رسالت ع اہل حرفت علم شریعت
و اہل صلاحیت علم طریقت کے دل بالکل حق تعالی سے باندہے ہوا و حفظ تلاوت سے اوراد
و ظایف مین مستعد ہو یعنی رات دن دایم الصلوۃ و عبادت تجلیات سے مقام زہد و صلاحیت
مین ثابت قدم ہو اور بسبب عمل ناموس و اطاعت ناقص کے خطرات انسانی سے نجات پاکر منبر
محراب مسجد کے لایا ہو کس واسطے کہ بزرگواران و صالحان و صدیقان و مخلصان کرام و اولیا سالک
و بادشاہان صادق و عابد و علما و حافظ و زاہد و امرا و فضلا و اکابر و وزرا حرمین و خلایق عوام پیچھے اوسکے
اقتدا کرینگے اور متابعت اوسکی مثل متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے جبکہ امام ایسا ہو تو حق تعالی
نماز امام مخلص کی قبول کرے اور مقتدیون کی بھی نماز قبول فرمائے پس امام جامع مسجد کو صلاحیت
اخلاص کی شرط ہے کہ امامت و اقامت و خطابت و جماعت جامع مسجد کی کرنا بڑا کام و عالی مقام ہے

اور اگر ایسا امام نہین ہے بلکہ خلاف ان شرطون کے ہے اور تارک صلوٰۃ رہا تو پیچھے اوسکے نہوگی اقامت
و جمعیت اور نگا اوسکو ہرگز لذت و اخلاص دل مین حاصل ہوگا پس آخر مراس بات مین تامل
کرنا چاہیے کس واسطے کہ جب وہ ناپاک دل ہے تو ضرور خطرات انسانی و نفسانی دل مین پیدا
ہونگے اور خطرات نفسانی و شیطانی ہوتے ہین اور شیطانی بت راہ ہے پس بت پرستی کفر معصیت
آخرت وعنداللہ بعید ہونے نصیب ہے غرضکہ ایسی امامت کرنا اور اوس نماز کو نماز حقیقی جاننا
کب درست ہے کیونکہ خداتعالی ایسی نماز کو قبول نہین کرتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لاصلوٰۃ المسلم الا بحضور القلب یعنی نہین ہے نماز مسلم کی مگر ساتھ حضور دل کے پس امام کے
پیچھے اقتدا کرنا چاہیے خلیفہ شہر و والی ولایت کو اس امر پر نظر چاہیے کرنا جو آدمی کہ اہل صلاحیت
و دیندار و لایق امامت و خطابت و جماعت کے ہو اوسکو مقرر کرنا واجب ہے کہ تا قیامت گروہ مردمان
اہل شریعت و ارباب طریقت و صاحب حقیقت انکے ہون مصرع میر گر کافر بود تابع سلطان کے شود
یہ بات اور خطیب کے صادق ہو معرفت کمال قضات وہ ہے کہ تاج الاولیا قاضی مذکور
رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات مین تحریر فرماتے ہین کہ حاکمان دار القضا بادشاہ و والی ولایت کو بہت
شرطین ہین از انجملہ شرط اصلی وہ ہے کہ جو قاضی فتوے جاری کرتا ہو وہ اہل معرفت علم شریعت و صاحب
علم کتاب و علم تفسیر قرآن و اہل معرفت علم طریقت و عبادت صلاحیت و دایم الصلوٰۃ و دیانت دار
و اوراد و وظایف مین مستعد کار ہووے کہ جس باب مین حکم دے خلاف کتاب نہو پس ایسا دیندار
و متقی قاضی چاہیے اور اگر قاضی شہر از روے شریعت و طریقت کے نے علم نے عمل نے اخلاص و خلاف
ان شرطون کے ہے یعنی دنیادار و نے معرفت گردگا و بدکردار و رعایت دار دل آزار و رشوت خوار
ہے پس حکم اوسکا از روے شریعت کے نامسموع ہے کس واسطے کہ اگر حکم موجب کتاب کے حکم کرتا ہے
سہو ہے اور اگر عمداً حکم دیتا ہے شقی و گنہگار ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القاضی فی
الجنۃ والقاضی فی النار یعنی قاضی جنت مین اور قاضی دوزخ مین پس آخر زمانہ
مین حکام شریعت و علما غیر مجذوب بغیر معرفت جذبہ اصلاح باطن کی از روے دیانت کے حکم دینے والے

بہت کم ونادر ہوں گے کہ اسلئے کہ عالم موجب کتاب کے نکرینگے بلکہ از راہ نفاق وشہرت کے
وغنا کلیس نہایت ... کو اس امر کی تجسس واجب ہے کہ کوئی اطاعت شریعت سے غافل ہو
یعنی ... شخص کہ عالم وتقی رو یا ... کار ودچند ا ... کے ... کو ... ہکو دست بیا مور کیے
... حکم جاری ... قاضی ان کا شریعت ... ہی ور ... سالمان باطل
پسند وتقی رشوت ستان ... منقول ہے مقتدا رخدا نما تاج الاولیا ... سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ
علیہ سے کہ خلفا واصل بحق خدا مجازی ... پس یادشاہان صادق ... ہے کہ اوپر عام
مسلمان قصبات وقریات دارالاقلیم اپنی کے واسطے کرے ... معروف ودینے بانگ نماز و
اقامت وجماعت وصلاحیت خلایق کے تاکید کرے اور زیادہ کوشش فرماوے کہ خوشنودی خدا
ورسول کی خلفا رصادق سے یہی ہے کس واسطے کہ حق ... احکام اپنی کا اوپر ہاتھ
حاکمان صادق وامیران خلق کے رکھا ہے اور متابعت ... صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی ... ہے کہ خلق اللہ کو اوپر صلاحیت کے ... اول امر کی
سب پر واجب ہے اور مخلوق کا صلاحیت میں کوشش ... خدا کو بجالانا واسطے درستی
کام دنیا کے روشنی ایمان واسلام ہے بلکہ اوپر خلایق ... باخوار کی بہت تاکید
کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شامت اعمال سودخواروں کے
نمازوں سے تاریکی ایمان وگرفتاری آخرت وعدم اجابت ... مناجات ہوتی ہے اور اجماع
مشایخ اہل صلاحیت رحمۃ اللہ علیہم کا اس امر پر ہے کہ حق تعالیٰ دعا ومناجات صالحون و
صدیقون کی بیچ حق خلفا رصادق کے اجابت فرماتا ہے اور انکو قوی ہمت کرتا ہے بحرمت
النبی وآلہ واصحابہ معرفت صلوۃ حقیقی رحمانی وہ ہے کہ اطاعت فرمانبرداری یادحق تعالےٰ
ومتابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ومداومت تلاوت حفظ قلوب ومبالغہ
عبودیت وپاسبانی قرب حضرت کی کرنا ساتھہ تربیت جذبہ اصلاح باطن وتلقین مرشد کامل کی
استقامت توجہ باطن کی معرفت سیر فی اللہ میں ہو اور ملازمت کرنا حضور قلب میں ساتھہ

مداومت عبادت خفیات کی کہ غیر خدا انہونکا چلنے پھرنے و باتین کرنے مین بھی ہاتھ ساتھ خو
کے ہوا ے عزیز یہ نماز رحمانی کچھ اوس نماز کے مانند نہین ہے جو کہ ہم تم قیام قعود رکوع سجود
ادا کرتے ہین قوله تعالی الذین هم فی صلوتهم دائمون یعنی وہ لوگ جو وہ بیچ نماز
اپنی کے ہین ہمیشہ **نظم** من مست خرابات نمازی کہ گذارم ۞ در وے نہ قیامی نہ رکوعی نہ سجودی
درخلوت دل تا بود الفت توحید ۞ حق را نتوان یافت ازین قیام وقعودی **منقول ہے** کہ
ایک روز خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ اوٹھے کہ تا نماز پڑھون اور یہ کہا فبکی زمانا طویلا ثم صلی
فلما فرغ من صلوته قال یا ویلاه وان صلیت جحدت وان لم اصلها کفرت یعنی پس روتے
زمانہ دراز تک پھر نماز پڑھی جب فارغ ہوے نماز اپنی سے کہا اے افسوس اگر نماز پڑھون مین منکر ہوتا
ہون اور اگر نہین پڑھتا ہون مین کافر ہوتا ہون پس اگر نماز پڑھتا ہو تو منکر ہوتا ہون و اگر نہین پڑھتا ہون
تو کافر ہوتا ہون اے عزیز جانا تو نے کہ شبلی بھی اسی جماعت کے لوگون مین سے تھا کہ
الانبیاء والاولیاء والخلفاء یصلون فی قلوبهم یعنی انبیا و اولیا و خلفا نماز پڑھتے ہین
بیچ دلون اپنے کے **افسوس** آتا ہے مجکو اوپر علما رنا رسیدہ و سالکان غیر مجذوب کے کہ وہ حیوان
ہین کیونکہ اس نماز رحمانی کو حلول جانتے ہین پس یہ وہ حلول ہے کہ میری جان اسپر قربان ہو جیو
ف حاشیہ حلول بمعنی گھسنا مگر اصطلاح حکمت مین اوسکو کہتے ہین کہ خصوصیت ایک چیز کی
دوسری چیز کے ساتھ اس وجہ پر ہو کہ اشارہ آپ کے ساتھ عین اشارہ دوسرے کے ساتھ ہو جیسے
سیاہی آنکھو ہین پس حلول دو قسم پر ہے سریانی و طریانی حلول **سریانی** وہ ہے کہ اجزا حال کے محل
کے اجزا مین گھس جاوین او حلول **طریانی** وہ ہے کہ اجزا حال کے محل کے اجزا مین نہ گھسین بلکہ ایک شی
شے دوسری اپنی شے مین ہو پس جو حلول کرتی ہے اوسکو حال کہتے ہین اور جسمین حلول کرتی ہے
اوسکو محل کہتے ہین قوله تعالی لیس عند الله صباح ولا مساء یعنی نہین ہے نزدیک اللہ کے
صبح اور شام جبکہ خود کو محو دیکھے قوله تعالی ابدانهم فی الدنیا وقلوبهم فی الاخرة
یعنی بدن اونکے بیچ دنیا کے ہین اور دل اونکے آخرت مین ظاہر ہو گا اس مقام مین گویا اسکے

نہ دن ہے پس کیونکہ کمال استغراق محو مین پانچون وقت نماز کو ادا کر سکتا ہے قطعہ مرا نماز بجا نست
دائما یاد دوست بنکردہ توجہ دانی نماز مستان را اگر سایہ خواہی کہ ذات حق یعنی خودی قرار بدہ
دل پریشان را چو کہ اصحاب ظواہر یعنی ظاہر بین لوگ نماز پڑھتے ہین اور دنیا اورنکی خیالات انسانی
سے جابجا پریشان ہوتا ہے با سبب شیطانی نفس کی ہے اور یہ خیال انسانی ہے شیطانی ہے
او شیطانی بت پرستی ہوا کرتی ہے عاشقان خدا اس نماز سے ... کہ ہمارے نماز نہین جانتے ہین کسواسطے
کہ غیر اللہ دل مین حاصل ہوتا ہے بلکہ دل کو کفر ضلالت و بطالت مین لاتا ہے نہیں کہ اس امر
مین کچھ شک نلانا چاہیے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی صلوۃ طویلا فی المساجد
بزینۃ البدن من الثواب والعمامۃ فی المناظر الخلق وما کان فی قلبہ الا جاہ
من نیاس الدارین لا صلوۃ ولا یصلے یعنی جسنے پڑھی نماز بیچ مسجدونکے واسطے
زینت بدن کے جبہ وعمامہ سے بیچ نظرون خلق کے اور نہوگا دل اسکے مین مگر جاہ چاہنے
دارین سے نہ نماز ہووے نہ پڑھتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء تحت قبائی لا یعرفہم
غیری یعنی اولیا نیچے قبا میری کے ہین نہین جانتا ہے کوئی اونکو سوا میرے **ترجمہ حقیقی**
وہ ہے کہ اکثر سالکان غیر مجذوب واسطے مشہور ہونے خلق اللہ مین جبہ و دستار پہنکر نماز مشغول دنیا
و آخرت کی روش پر چلتے ہین اور خدا سے دور رہتے ہین اور نہ کچھ بوے معرفت حق پہنچی حقانی
کی دل مین رکھتے ہین اور بسبب اعمال نفسانی کے خدا سے غیر ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا یقبل اللہ صلوۃ الا من طریق القلب یعنی نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز کو مگر دل کی راہ سے
جو ہو نماز قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ ثلثۃ انواع فی العالم صلوۃ من اللہ فی
العالم الناسوت وصلوۃ الی اللہ فی العالم الملکوت وصلوۃ اللہ فی العالم
الجبروت فان صلوۃ اللہ صلوۃ حقیقۃ فی قلوب العارفین یعنی نمازین تین قسم پر ہے بیچ عالم
کے ایک نماز اللہ کی طرف سے عالم ناسوت مین اور ایک نماز ہے اللہ کی عالم ملکوت مین اور
ایک نماز ہے اللہ کی عالم جبروت مین پس تحقیق نماز اللہ کی نماز حقیقی ہے بیچ دل عارفون کے

افسوس یہ نماز رحانی کچھ وہ نماز نہین ہے کہ ظاہری لوگ حق پرستی اعمال نفسانی سے سمجھ کرتے
ہین نظم نماز عاشقان سریست پنہان ہوکی او دانکہ دایم در نماز ست چہ داند حقی این نماز ان
بعینہ جان عاشق در نماز ست قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرض فرض من شرع
الانبیاء علیہم من الاقوال والافعال وھو من بین الفرضین فرض من اللہ
وفرض الی اللہ فہو اعراض الفرضین فرض عند اللہ صلوۃ حقیقۃ من بنائہا
یعنی فرض فرض ہے فرض نبیون سے نہین ہے اقوال و افعال سے اور وہ درمیان دو فرضون کے
ہے فرض من اللہ اور فرض الی اللہ پس وہ روگردانی ہے دو فرضون سے نزدیک اللہ کے
صلوۃ حقیقی ہے جاننے حق سے افسوس یہ نماز حقیقی رحانی دل کے سوا نہین ہوتی ہے اور بغیر عارف
وصاحب تصوف کے کوئی نہین سمجھ سکتا ہے کس واسطے کہ بغیر تربیت مرشد کامل کے ہرگز سمجھ مین
نہین آتی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن مشاھد من ذکر الخفی فھو مومن
وھو ناظر الی قلوب المومن یعنی دل مومن کا دیکھنے والا ہے ذکر خفی سے پس وہ مومن ہے وہ دیکھنے
والا ہے طرف دل مومن کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن مراۃ المومن واللہ المومن
یعنی دل مومن کا آئینہ ہے مومن کا اور اللہ مومن ہے پس دریافت معانی حدیث و معرفت عالم
جبروت کی بغیر تربیت جذبہ اصلاح باطن کی استفہام مین نہین آتی کس واسطے کہ حاصل کرنا عبادت
خفیات کا دل جان مین ہر کسی کا کام نہین ہے و نہ ہر عالم جانتا ہے و نہ ہر سالک دریافت کر سکتا ہے
پڑھنے والا کیا کہے و سننے والا کیا سمجھے پس جاننے والے جانتے ہین ہزار سالکون مین سے
ایک اور بہت زاہدو مین سے کوئی اور جو کوئی جانتا بھی ہے تو اون سالکون مین سے جانتا ہے
کہ ایک مدت تک سنے صحبت مرشد کامل و تربیت سالک مجذوب کی پائی ہے اور اطاعت اعمال
فضولات عالم ناسوت کو چھوڑ دیا جب طالب صادق اللہ کی عنایت سے پاسبانی قرب و کمالیت
مطلوب و مقصود کو پہونچا معرفت پیر مرشد کامل و سالک مجذوب کی وہ ہے کہ کوئی شخص کسی
بزرگ کی صحبت سے تربیت جذبہ اصلاح باطن و نیازمندی عالم جبروت و اطاعت فرمانبرداری

باطن و مراتب پاسبانی قرب حضرت کی حاصل کرکے اتصال مع اللہ مین خدا تک ہونچا اور واسطے تربیت و تلقین
و ارشاد اپنے مریدان طالب صادق کے مثل طبیب حاذق کے ہوا تو لازم ہے کہ اوس وقت
تربیت و تلقین کی پرورش کرے اور بیعت و ارادت لیوے اور خدا تک ہونچاوے اور اگر وہ
مرید کو خدا تک نہ ہونچا سکے تو وہ ہنوز طالب مبتدی ہے اوسکو بیعت و ارادت لینا و تربیت
و تلقین کرنا درست نہین اور نہ اوسکی تربیت و تلقین سے کچھ مقصد حاصل ہوگا اگر تو چاہتا ہے
کہ جمال اسرار کا تجھکو جلوہ دے اور منہ دکھلائے تو ایک مدت صحبت مرشد کامل و تربیت
سالک مجذوب کی تو حاصل کر تب تو ساتھ تلقین جذبہ اصلاح باطن و معرفت صلوۃ حقیقی حمائلی
و نیازمندی و تلاوت حفظ قلوب و مبالغہ عبودیت و فرمانبرداری یاد حق تعالی و اطاعت باطن
متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دایم الحال عند الوصال و پاسبانی قرب حضرت
و بہ استقامت کشف کرامت مقام الوہیت و کمالیت اتصال مع اللہ کو ہونچادیگا نظم اگر نے
کار پیش گیرد ہلاکت راز بہر خویش گیرد اگر با پیر کار پیش گیرد نہی در بند شیطانی اسیری معرفت
مرید طالب صادق کی وہ ہے کہ طالب صادق تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین سالک مجذوب کے
مرشد کامل کی طرف رجوع کرے اور دمبدم پاسبانی یاد حقتعالی کی دل سے نچھوڑے اور رات دن حاضر
و غائب مرشد کی اطاعت باطن و صلوۃ حمائلی کو ترک نکرے اور نیازمندی ملازمت حفظ قلوب متابعت
رابطہ مرشد پر چلا جاوے اور جو کچھ عبادت تجلیات و اطاعت اعمال فضولات کو ترک کرنیکا حکم ہو
تو ترک کرے اور دایم الحال رابطہ مرشد کو نچھوڑے جبکہ ایک مدت اس استقامت پر گذریگی تو مرید
طالب صادق تھوڑے دنوں مین پاسبانی قرب حضرت سے مطلوب مقصود کو ہونچ جاویگا بیت
در جلوہ گر نبیند عاشق جمال جانان ۔ باید کہ در میانہ غیرت نظر نباشد عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ روایت
کرتے ہین حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو واسطے ارشاد مریدین و اظہار تربیت و پرورش کی فرمائی ہے
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء حبس الحواس وعد
الانفاس عند القلوب من نیاز المحبوب یعنی عبادت انبیا و اولیا و خلفا کی بند کرنا حواس کے ہے

اور لنتی نفسون کی سب ہے نزدیک دلون کے چاہئے محبوب سے پس واسطے دریافت کرنے معانی رموزات معرفت عالم جبروت و معانی اظہار کی چند باتین کہنا چاہیے واضح ہو کہ اطاعت باطن کی نماز حقیقی روحانی پنہانی قرب حضرت ہے نہ سیدھی طرف سے ہے اور نہ اولٹی طرف سے ہے نہ دور ہے نہ نزدیک ہے بلکہ راہ حقیقت حصول تلاوت حفظ قلوب سے دل مین ہے مگر بغیر تربیت تلقین مرشد کامل کے ہرگز استفہام سیر نہین ہوتی بیت چو سہل است عارفان را سجدہ پیشا نماز عاشقان در دل اگر دانی خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث نبوی منقول ہے کہ جو واسطے ارشاد مومنین کے تربیت اختصار و تلقین اظہار کی پرورش فرمائی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ الانبیاء والاولیاء والشہداء یصلون فی قلوبہم دائمون یعنی نماز انبیاء و اولیاء و شہدا بیچ دل اپنے کے ہمیشہ یہ نماز حقیقی روحانی پنہانی وصول قرب حضرت ربانی وہ نماز ہے کہ جو ہر حرکت قیام قعود و رکوع سجود و اطاعت عالم ناسوت انسانی مین بجا لاتے ہین اے عزیز ایک مدت عبادت عالم ناسوت مین عمر اپنی صرف کی مگر کچھ ہوئے معرفت حق پرستی استقامت اصلاح نیازمندی کی دل نپائی الا یہ نماز حقیقی روحانی دایم الحال عندالوصال سے قیام و قعود و رکوع و سجود کے دل جان مین رہے نظم مردان راہ حق کہ نکردند پی نماز از سر بیار عاشق در دل بود نماز کلید در دوزخ است آن نماز کہ بر روے مردم گذاری دراز معرفت صوم حقیقی کی وہ ہے کہ صوم یعنی روزہ حقیقی مراد اوس قبض دل سے ہے کہ فکر دنیا و ہمت دین کی حفاظت اسرار مین کر سے واقع ہوا اور افطار بھی اوس روزہ کا اوسی جنس سے ہے کہ جس سے قبض ہوتا ہے اور ٹوٹنا اوس روزہ کا فکر ماسوا اللہ سے ہوتا ہے یا اندیشہ قیامت سے اور جو تفکر دنیا کہ واسطے قوت و لباس مالابدکے ہو تعلق دین سے رکھتا ہے اور توشہ آخرت ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصوم غلبۃ عن سروایت ما دون اللہ الرویت اللہ افطار الرحمت صوما افطار یعنی روزہ ترک ہوتا ہے دیکھنے ماسوا اللہ سے پیشا ہدہ حق تعالی کا جب تحقیق

بیٹھے نہ لگیا واسطے رحمن کے روزہ وافطار یہ روزہ حقیقی سوائے لقا اللہ کے نہین ہوتا ہے
پس حال اس روزہ کا کیا کوئی کہہ سکے اور کیا کوئی سمجھ سکے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صوموا بالرؤیت وافطروا بالرؤیت یعنی ابتدا اس روزہ کی لقا اللہ سے ہوتی ہے اور آخر
افطار بھی اسکی لقا اللہ سے ہوتی ہے پس یہ روزہ بجز لقا اللہ کے نہین ہوتا ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اما صوم جُنّۃ یعنی روزہ ڈھال ہے اسکو کہتے ہین یعنی ڈھال تلوار پکڑ کبھی
روزہ اور کبھی افطار کر افسوس یہ روزہ عجب چیز ہے کیا کوئی کہہ سکے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من صام الدھر فلا صام ولا افطر صوموا ساعتہ وافطروا ساعتہ اما صوموا
حقیقۃ وافطروا طریقۃ یعنی جسنے روزہ رکھا تمام عمر پس نہین روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ
رکھو ایک گھڑی اور افطار کرو ایک گھڑی یعنی روزہ رکھو تم از راہ حقیقت کے اور افطار کرو تم از راہ
طریقت کے پس کیا کوئی سمجھ سکے کہ اول وہ روزہ کس سبب سے ہوتا ہے اور آخر افطار اسکا
کس مین ہے کس واسطے کہ روزہ حقیقی وہ ہے کہ دم بدم بھر میں روزہ ہو اور دم بدم بھر میں افطار ہو
صوموا خفیا وافطروا جلیا یعنی روزہ رکھو تم پوشیدہ اور افطار کرو تم ظاہر قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم للصایم فرحتان عند الافطار فرحۃ عند لقاء رب الجبار یعنی واسطے
روزہ رکھنے والے کے دو فرحتین ہین ایک وقت افطار کے اور ایک وقت ملاقات اللہ تعالیٰ
کے افسوس عوام الناس کا اول روزہ ہوتا ہے اور بعدہ افطار اور روزہ حقیقی کا اول افطار
اور آخر روزہ ہوتا ہے واضح ہو کہ سالک مجذوب خدا رسیدہ کا نہ ہمیشہ روزہ ہوتا ہے اور نہ
ہمیشہ افطار بیچ عالم حقیقت کے کس واسطے کہ روزہ کو افطار شرط ہے اور افطار کو روزہ شرط ہے
پس سالک مجذوب کو بیچ صوم حقیقی کے ایک گھڑی روزہ اور ایک گھڑی افطار شرط ہے
معرفت صوم مجازی کی وہ ہے کہ عوام الناس روزہ رکھتے ہین کھانے پینے ومجامعت
کے بند کرنے سے پس یہ روزہ فنا پذیر ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی غفلت سے ہوتا ہے
کس واسطے کہ بیچ روزہ مجازی کے تفرقہ غفلت وخطرات نفسانی بسبب حرکت پاؤن آنکھ

وزبان اور قول و فعل مذموم انسانی غیر اہمت کی دل مین پیدا ہوتے ہین پس یہ روزہ رحمانی
نہین ہے بھوکے و پیاسے رہنے سے کیا فائدہ کیونکہ آخرت مین یہ بقا نہین رکھتا اور عامۂ قائلین
الّتی روزہ مجازی کو روزہ رحمانی جانتے ہین اس بات مین سالکون کو کچھ شک نلانا چاہیے
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشبع یوما واجوع یومین یعنی پیٹ بھر کر کھاتا ہون
مین ایک دن اور بھوکا رہتا ہون دو دن اسکو صوم صوری کہتے ہین سواے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے کو حاصل نہین ہوا ہے لیکن ابتداے حالت مین
خاص علما زاہد و سالک غیر مجذوب کو فتوے رسالت مآب نے دیا ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم المومن لا یاکل ولا یفاقہ یعنی مومن نہ کھاتا ہے اور نہ فاقہ کرتا ہے
چنانچہ آنحضرت نے یہ روزہ خاص علما امت کو رکھنے کا حکم دیا ہے وافطار اسکا
شتابک سے پس استفہام معانی صوم صوری کا کرنا چاہیے یہ استفہام بغیر تربیت مرشد کامل کے
ہونا محال ہے معرفت صوم معنوی کی وہ ہے کہ سالکان انسان قال اہل معرفت علم
حقیقت یعنی عارفون کو دوپہر کے وقت اس روزہ کو افطار کرنا شرط ہے ولیکن ساتھ پانی
دشوار کے شرط نہین ہے معرفت مراقبہ کی وہ ہے کہ سالکان صادق کو بیچ اخلاصت باطن
کے معرفت مراقبہ کے کشف سے معلوم ہوگی جبتک کہ تربیت تلقین مرشد سے خداتعالی راہ
حقیقت کی نا ہووے واضح ہو کہ استفہام مین مراقبہ کی قسمین بہت ہین لیکن اولیا کبار و
سالکان صادق کو رات دن مراقبہ مین رہنا شرط ہے کہ وجود نفسانی بغیر مراقبہ کے طرف طاعت
رحمانی کے نہین پھرتا ہے کس واسطے کہ مراقبہ اصلی وہ ہے کہ جیسے آنحضرت مراقبہ کرتے تھے یعنے
مربع بیٹھنا و دونون زانون زمین پر رکھنا و سر جھکانا و نظر ناف پر رکھنا اور زبان بیچ کھینچنا و چشم
ولب بند کرنا اور دل مین طاعت باطن و یاد حق تعالی کا ہونا یہ مراقبہ وجود کو بہت نفع دیتا ہے
یعنے کسل و کوفت و سستی کو وجود مین آنے نہین دیتا ہے اور دل بالکل معرفت حق کو دیکھتا
ہے بیت لب بہ بند و چشم بند و گوش بند گر نہ بینی سر حق بر ما بخند مراقبہ دوسرے سالکونکا وہ ہے

کہ خلوت گاہ مین جانماز پر بیٹھکر سکا یعنی کہ دست کو باندھے کہ تا کوئی بات کان مین نہ آوے
اور اوکڑو بیٹھکر سر کو دونو زانون پر رکھے اور چشم و زبان بند کرے اور تفرقہ خطرات سے دل کو
خالی کرکے عبادت خفیات و پاسبانی یاد حق تعالی کی جاری کرے یعنی آئینہ دل کو ذکر خفی سے
صیقل کرے تا کہ کوئی تفرقہ خطرات دنیا و عقبی کے دل مین نہ آوین اور کمالیت عالم جبروت کی
وہ ہے کہ سالک صادق جب مقام محبوبیت کو پہونچے تو اتصال مع اللہ جلوہ گر ہو اور دایم الحال
مراقبہ مین قوی ہمت رہے اور دل بالکل خدا کی معرفت کے ساتھ لگا رہے پس یہ دونون مراقبہ
رسول اللہ سے ہین اور جمیع انبیا و اولیا کو معرفت خدا کی طرف مراقبہ مین رہنا شرط ہے اور جو سالک
کہ معرفت مراقبہ کی تربیت مرشد سے دل مین نہین رکھتا ہے خدا سے دور ہے اور ہرگز خدا تک
نہ پہونچیگا بیت از کنار خویش یابم ہر دمی من بوی یار ۔ چون نگیرم خویشتن را دائما اندر کنار
اعتکاف کرنا اور چلے مین بیٹھنا تین قسم پر ہے یعنی اعتکاف ناسوتی و اعتکاف ملکوتی
و اعتکاف جبروتی اول اعتکاف مجازی کہ ابتدائے حالت مین واسطے معرفت عالم ناسوت کے
کرتے ہین چنانچہ بہت علما زاہد و سالکان غیر مجذوب یعنی مبتدی سوائے تربیت تلقین مرشد کامل
کے مسجدون مین بسبب ریا و نفاق و شہرت خودداری خلایق کے عشرہ ماہ رمضان مین یا چلہ
مین معتکف ہوکر روزہ دار رہتے ہین اور وظیفہ پڑھتے ہین اور تلاوت قرآن کی کرتے ہین اور
دعا و نفل شبکو پڑھتے ہین اور بعد افطار کے ہر شب پاخانہ کو جاتے ہین یا تجنا سے شہرت دنیا
و مرید کرلے کے تفرقہ اعمال ظہور مین رات دن عمل قال کرتے ہین پس جو عبادت کہ قال سے
حاصل ہو بالکل انفصال ہے کہ جسکو اتصال نہین کس واسطے کہ ابتدائے حالت مین اعتکاف
کرنیکو اول بنیت صلاحیت کی شرط ہے کہ تا حق تعالی نظر رحمت کی کرے اور تربیت مرشد کامل
راہ حقیقت کی کھولے اور حجاب ظلمانی و نورانی درمیان سے اوٹھائے اور صحبت تربیت
مرشد سے کمالیت کو پہونچا دے دوسرا اعتکاف ملکوتی وہ ہے کہ بعضے علما اہل صلاحیت و استقامت
عبادت و تجلیات و اطاعت نماز روزہ دار انکی کثرت عبادت ہم صفات منظور جابجا عار

دعوت طالب ہوائے دنیا یا مطلوب نجات عقبیٰ یا مقصود برآمد حاجات ہر دو سرا سے ہیچ دل کے خطرات رکھتے ہین اور رات دن ریاضت ومجاہدہ خواہشون کو یقین مین کرتے ہین اور لذت اونکو نہین چھوڑتے ہین اور مرشد کامل سے تربیت کمالیت کی نہین حاصل کئے ہین اور اطاعت باطن حق پرستی کی دل مین نہین پہچانتے ہین اور داسطے اثر ہونے دعوت ہین ترک حیوانات کرتے ہین اور علم قال ظاہر پرستی کو اختیار کرتے ہین اور کچھ معرفت تربیت علم حال و جذبۂ صلاح باطن سے خبر نہین رکھتے ہین غرض کہ مسطور کے سالکان مبتدی بہت ہین اور واسطے کاف ازلیٰ اور شہرت ناموس سات خلایق مین جائز نہین ہے کس واسطے حق تعالیٰ عبادت خودبینی ظاہر پرستی کو پذیرا نہین فرماتا ہے بیت مکن زہد ریائی را طلب کن پارسائی را رہا کن خود نمائی را بر و اصلاح باطن کن چوتھا اعتکاف جبروتی حقیقی استقامت تربیت جذبہ اصلاح باطن و دریافت معرفت عالم جبروت روحانی رحمانی وحصول استقامت قرب حضرت غنیمت دو جہانی ہے چنانچہ اعتکاف انبیا واولیا وخلفا وصلحا وعاشقان وواصلان حق کا یہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین سالک مجذوب وکمالیت عبادت خفیات و استقامت تلاوت حفظ قلوب رات دن بہ نیت صلوٰۃ ودریافت اطاعت علم حقیقت براہ اخلاص عشق ومحبت ودایم الحال یاد حق تعالیٰ بدل وجان ہ وپاسبانی قرب حضرت سے واسطے اتصال مع اللہ کے عشرہ رمضان مین یا چلہ مین یا ہمیشہ خلوتگاہ مین اعتکاف کرتے ہین اور کسی سے نہین بولتے ہین کہ تا الفرقہ خطرات دنیا وعقبیٰ کا دل مین نہ آوے اور نہ کسی کی بات کان مین پڑے اس اعتکاف مین ہر دم کھڑے بیٹھے ولیٹے ودیکھنے وسننے وکھانے پینے مین دل وجان سے بموجب تربیت مرشد کامل کو پاسبانی یاد حق تعالیٰ کی کرنا شرط ہے پس یا اعتکاف حقیقی رحمانی خاص سالکان مقرب وواصلان حق کا ہے اور اس اعتکاف مین سالکان تربیت یافتہ مرشد کامل راہ رفتہ کو روزہ حقیقی وروزہ مجازی وہم افطار دونون روزونکا ہوا کرتا ہے مگر انتظام اسکا بجز تلقین وارشاد کے مشکل ہے واضح ہو کہ خاص کر سالکون کو واسطے افطار کے کسی چیز کے کھانے پینے سے انکار نہین ہوتا ہے اور بعضے اولیا اللہ تیسری

شب کے واسطے معراج یعنی عروج کے قدم باہر نکالتے ہین اور بعضے ساتوین شب کو اور بعضے
کامل حال دسوین رات جب آخر کو پہونچتی ہے تب باہر نکالتے ہین اور بعضے اولیا کی ولایت کا
کمال یہ ہے کہ بسبب استقامت و استعداد ملازمت حفظ قلوب کی بیسوین شب کو و یا چالیسوین شب کو
کہ چلہ آخر کو پہونچے قدم باہر نکالتے ہین واضح ہو کہ خواجہ عبد اللہ انصاری اپنے ملفوظات مین
تحریر فرماتے ہین کہ مرد طالب صادق بسبب صحبت تربیت مرشد کامل کے دس برس مین کمال
قرب حضرت پہونچتا ہے اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مرد سالک صحبت مرشد کامل سے تیسرے
برس قرب حضرت خدا کو پہونچتا ہے اور خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر سالک
صادق وانسان کامل صحبت تربیت مرشد مجذوب سے تین چلہ مین قرب حضرت کو پہونچتا ہے
پس تینون مشائخان کرام کے قول صحیح و درست ہین نظم برو بنشین تو در کنجی درین منزل
گلشن کنجی کہ تا یابی مگر کنجی برو اصلاح باطن کن دری بربند ہم روزن در و زنجیر محکم کن مصرع
بزیاد حق یکدم برو اصلاح باطن کن اگر باید ترا وصلت ہمیشہ و تو در خلوت مکن تنہا الفت
خلوت برو اصلاح باطن کن معرفت گیارھوین بیچ دریافت کرنے علم توحید معانی ظاہر
احادیث بمعرفت عالم ناسوت و ملکوت و استفہام معانی رموزات احادیث عالم جبروت و لاہوت
و اسرار حقیقت علم لدنی کے واضح ہو کہ علم توحید وہ ہے کہ کسی شخص نے قطب الاولیا قاضی احمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ توحید کسکو کہتے ہین قاضی نے فرمایا کہ سو چیز کو ایک کرنا اور ایک
جاننا اور ایک کہنا توحید ہے اگر سالک صادق فرق کرے اور فرق جانے اور فرق ڈھونڈے
وہ فارق فرق کرنے والا ہے لہ طالب صادق بلکہ عزیز تو جانتا ہے کہ ایک مین ہون اور ایک
میری ہستی اور ایک خدا ہے اور اوسکی ہستی ہے یہ خیال غلط ہے کس واسطے کہ تو یہ جانتا ہے کہ یہ وجود میرا
اور خدا وجود نہین رکھتا ہے اور اگر رکھتا ہے تو بغیر اس وجود کے اور وجود اوسکا ہوگا پس یہ تصور
دل مین تجھکو نہ چاہیے کرنا کیونکہ دو ہستی و دو وجود کا موجود ہونا ایک مادہ مین غیر ممکن ہے پس ایک
وجود موجود ہے اور وہ وجود خدا عزوجل و تقدس کا ہے کہ نظیر اوسکے وجود کے دوسرا وجود نہین ہے

نہ ممکن ہے کہ ہوسکے پس بہرکیف کل مخلوقات و موجودات کا وجود خدا ہے اور جبتک کہ سالک
اس خیال دوئی سے نکلیگا ہرگز خدا تک نہ پہونچیگا کیونکہ خودبین خدا بین نہین ہوتا ہے اور
جبتک خود کو دیکھتا ہے خدا کو نہین دیکھتا ہے اور جبکہ خودبینی درمیان مین نرہی تو خدا بینی ہمیشہ
رہی پس سالک جبتک اپنی خودی سے نہ بھاگیگا خدا تک نہ پہونچیگا اور خدا سے دور رہیگا اور محبت
قرب حضرت کی نہ پاویگا غرضکہ دوئی نہین ہے اور اگر کوئی کہے کہ کل مخلوق ہے یا کہے کہ کل روح
ہے تو اس صورت مین بھی ایک ہے دوئی نہین ہے اور اگر کوئی کہے کہ موسیٰ علیہ السلام عمران
کے بیٹے مصر مین تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ کے بیٹے مکہ مین تھے اور عربی تو
تھے پس موسیٰ محمد نہین ہوسکتے ہین چونکہ موسیٰ کامل تھے خدا تک پہونچے اور محمد بھی
انسان کامل تھے خدا تک پہونچے اس صورت مین موسیٰ محمد ہے و محمد موسیٰ ہے مراد اس
امر سے یہ ہے کہ دوئی نہین ہے ایک ہی ہے پس استفہام اسکا یہ ہے کہ چشم کل مخلوقات و موجودات
کی چشم خدا ہے اور گوش کل مخلوقات و موجودات کے گوش خدا ہے اور زبان کل مخلوقات و موجودات
کی زبان خدا ہے تو وہ انہین آنکھوں سے دیکھتا ہے اور انہین کانون سے سنتا ہے اور اسی سے با
باتین کرتا ہے قولہ تعالیٰ وھو بکل شیء علیم یعنی تحقیق اللہ اوپر کل شئے کے علم رکھنے
والا ہے حصل سرالاولیاء قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال
کیا کہ توحید کیا ہے قاضی نے کہا یہ توحید ہے الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج من الاسلام
المجازی یعنی داخل ہونا بیچ کفر حقیقی کے اور نکلنا اسلام مجازی سے بیت کفر حقیقی ہے
از قاعدہ ایمانست ❊ ایمان آسان نبود کافری نتوان گشت ❊ قاضی نے کہا کہ اے شخص وہ خود
کہہ رہا ہے تو سمجھا ہو کہ قاضی کہتا ہے کہ کفر نیک ہے اور اسلام اوتنا نہین ہے یعنی تعریف کفر کی
کرتا ہے اور مذمت اسلام کی مگر از روے معنی حقیقت کے اسلام وہ ہے کہ مسلم طالب صادق کو
یاد سے خدا تک پہونچا وے اور کفر وہ ہے کہ مسلم طالب صادق کو یاد حق تعالیٰ مین غفلت و تقصیر
کراکے خدا تک نہ پہونچنے دے پس یہ اسلام کہ مسلم کو خدا تک نہ پہونچا سکے بھی کفر سے ہے بیت

بغیر از خدا ہر کرا بنگری ۞ بنزدیک مردان بود کافری ۞ پس جانتا ہے تو کہ اسلام کیا ہے اور اسلام
کسکو کہتے ہین یہ اسلام نہین ہے کہ کلمہ پڑھنا اور مسلمان ہوتا اور اسلام مین آنا اور کلمہ پڑھکر سیاہ
رکھنا جبکہ اس کلمہ نے آج مسلم کو گناہ کرنے سے باز نہ رکھا کل آتش دوزخ سے بھی باز نہ رکھیگا اس سے
معلوم ہوا کہ یہ کلمہ دل وجان سے نہین کہتا ہے فقط زبان سے کہتا ہے اور زبان سے کہنا
قال ہے پس قال سے کیا فائدہ چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بھی
ایسے ہی کلمہ قالی سے توبہ کرتے ہین اور کہتے ہین توبۃ الناس من ذنوبھم وتوبتی من
قول لا الہ الا اللہ یعنی توبہ آدمیونکی ہے گناہون اونکے سے اور توبہ میری ہے کہنے لا الہ الا اللہ
سے ۞ قطعہ ۞ عشق را با کافری خویشی بود ۞ کافری خود عین درویشی بود ۞ ہندوی زلف دوست
کہ بغیر غلام اوست ۞ مومن چہ کافر است کہ جنت مقام اوست ۞ پس سیر الی اللہ استقامت عالم
ملکوت مین منزل ومقام بہت ہین اور سیر الی اللہ استقامت پاسبانی حفظ قلوب عالم جبروت مین
کوئی منزل ومقام نہین ہے مگر عوام خلایق کو ساتھ دو حرف کے سمجھنا مشکل ہے غرضکہ سیر الی اللہ کیلیے
ہین اول جذبہ دوسرا سلوک تیسرا عروج چوتھا قرب ہے یعنی جذبہ کشش کو کہتے ہین
اور سلوک کوشش کو کہتے ہین اور عروج بخشش کو کہتے ہین اور قرب بحق آمیزش کو کہتے ہین
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان فی الدنیا من معرفت الحق اعمی فھو فی الآخرۃ
اعمی ۞ یعنی جو شخص کہ بیچ دنیا کے معرفت حق سے اندھا ہے پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے
پس معرفت حق تعالی کو بجز اہل تصوف کی صورت سے باہر کوئی نہین سمجھہ سکتا ہے چنانچہ
قول مشایخ رحمہم اللہ تعالی کی واسطے دریافت کرنے معرفت علم توحید ووحدانیت حقتعالی کے پاسبانی
استقامت عالم جبروت وتربیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے سمجھنے معانی حروف
علم لدنی ودریافت کرنے تعریف سخن رموزات اسرار حقایق وتلقین ارشاد آیات وحدیث معانی تحقیق
وحصول اطاعت باطن پاسبانی قرب حضرت کی لکھی مگر بغیر تربیت مرشد کامل کے حروف علم لدنی
ہرگز استفہام مین نہین آتے ہین واضح ہو کہ سوالات علم حقیقت ودریافت کمالیت ۞ مدانیت

حق تعالی کی بیچ استفہام حروف اول کی وہ ہے کہ قطب الاولیا قاضی عین القضات تفصیل
ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ
یعنی تحقیق وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں تجھسے سوا اسکے نہیں ہے کہ بیعت کرتے ہیں اللہ تعالی سے قولہ
ومن یطیع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جو شخص متابعت کرتا ہے رسول کی پس وہ متابعت
کرتا ہے اللہ کی اگرچہ دریافت کرنا اطاعت ظاہر اعمال نفسانی متابعت حضرت رسالت کا عبادت
تجلیات ظاہری سے کئی قسم پر ہے لیکن اطاعت باطن جو استقامت اعمال روحانی رحمانی وحصول
پاسبانی قرب حضرت کی کرشمہ لعیف تر درجہ انسان کا ہے خاص سالکان صادق کے دل و جان میں
کس قسم پر ہوتی ہے حروف دوسرا وہ ہے امام المعظم شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو
فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاتصال مع اللہ فی العالم الملکوت والانفصال
من اللہ فی العالم الجبروت یعنی وصال ساتھ اللہ کے ہے عالم ملکوت میں اور جدائی
اللہ سے ہے عالم جبروت میں خدا تعالی نے مابین اپنے اور بندہ مومن کے واسطے استقامت
قرب حضرت کی چار منزل حجاب نورانی عبارت و عمارت کی قایم کی ہیں یعنی جاننا عبارت عالم
ناسوت اس جہان و عالم ملکوت اوس جہان کا اور دریافت کرنا عمارت عالم جبروت قرب حضرت
بانشان نہ یہ جہان نہ وہ جہان و معرفت عالم لاہوت نے نشان کا پس استقامت دریافت عالم
جبروت بانشان قرب حضرت کیا نشان رکھتا ہے بیت عشق را در مدرسہ علما خود تعلیم نیست بسبق راہ
علم عشق ہے تعلم نے نشان حروف تیسرا وہ ہے امام المرشد خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس
حدیث کو قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا استاد من الاوستاذ عند اسرار الجبروت ولاہوت
عند الوصال الامن اللہ یعنی نہیں ہے آگہی اوستاد سے وقت بھیدوں جبروت و لاہوت
کی وقت وصل کے مگر اللہ سے واسطے دریافت کرنے تربیت حق تعالی وسبق جذبہ اصلاح باطن
وتلقین جہادت خفیات واستقامت عالم جبروت و پاسبانی قرب حضرت وحصول اطاعت باطن کی
عاشقان صادق کو دل و جان سے تربیت سبق الہی کی کس طور پر ہوتی ہے بیت عالم در مکتب حقیقت

کتاب وصل میخوانند بجز سبق نخوان علمی بزلف درس جانانش حروف چوتھا وہ ہے امام المعظم خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اس حدیث کو قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ ثلثۃ انواع صلوۃ من اللہ فی العالم الناسوت صلوۃ الی اللہ فی العالم الملکوت وصلوۃ اللہ فی العالم الجبروت فان صلوۃ اللہ صلوۃ حقیقۃ فی قلوبھم یعنی نماز کی تین قسمیں ہین ایک نماز ہے اللہ کی طرف سے عالم ناسوت مین اور ایک نماز ہے طرف اللہ کے عالم ملکوت مین اور ایک نماز ہے اللہ کی عالم جبروت مین پس تحقیق نماز اللہ کی نماز حقیقی ہے دلون اپنے مین دریافت کرنے صلوۃ حقیقی سوے معرفت حق تعالی و تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین تلاوت سے حفظ قلوب و حصول قرب حضرت و اطاعت باطن سے استقامت دلون اولیاء صادق و واصلان حق تعالی کو ہوتی ہے پس وہ نماز حقیقی رحمانی دل و جان مین کس طور پر ہے بیت نماز عاشقان لسریت پنہان کسی داند کہ دایم در نماز است ٭ حروف پانچوان وہ ہے امام الہادی خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن بیت الکعبۃ وحج الاکبر یعنی دل مومن کا خانہ کعبہ ہے اور حج اکبر ہے دریافت کرنا استقامت کعبہ حقیقی رحمانی و حصول حج اکبر کا خاص سالکان صادق کو بالکل فرض ہے پس طواف کعبہ حقیقی کے لئے اولیاے رسیدگان قرب حضرت و واصلان حق تعالی کی دل و جان مین اطاعت کس طور پر ہوتی ہے حروف چھٹا وہ ہے امام المعظم خواجہ ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ اس حدیث کو فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والاتصال بالحق علی قدر الانفصال عن الخلق یعنی اتصال حق سے ہے بقدر انفصال کے خلق سے اتصال مع اللہ و حصول قرب حضرت صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت اطاعت باطن سے حاصل ہوتا ہے پس عاشقان حضرت و واصلان حق تعالی کو اتصال مع اللہ و قرب حضرت کی وصال کس طور پر ہوتا ہے حروف ساتوان وہ ہے امام المرشد خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار وفرحۃ عند لقاء ربہ یعنی واسطے روزہ رکھنے والے کے دو فرحتین ہین ایک وقت افطار

کے اور ایک وقت وہ بیدار نگے مردمان اہل باصفت کا اول روزہ ہوتا ہے اور آخر افطار اور اگر روزہ نہین ہوتا ہے تو افطار بھی نہین ہوتا ہے لیکن اولیا رسیدگان قرب حضرت و واصلان حق کا صوم حقیقی مین اول افطار ہوتا ہے بعدہ روزہ اور اگر روزہ نہین ہوتا ہے تو افطار رہتا ہے پس اولیاء صادق و واصلان قرب حضرت کو صوم حقیقی روحانی مین افطار کس چیز سے ہوتا ہے غرضکہ کمالیت درویش سالک مجذوب خدا رسیدہ کی علامت ظاہری وہ ہے کہ آگہی استفہام معانی حروف علم لدنی بسبب بیعت مرشد کامل کے دل و جان مین استقامت بالکل پائی ہو تو وہ شخص طالبان صادق کو تلقین ارشاد سے راہ حقیقت و اطاعت باطن کی دل و جان مین استفہام کرا سکتا ہے اور استقامت قرب حضرت سے خدا تک پہونچا سکتا ہے بیچ ملفوظات خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر حدیثین علم شریعت کی عالم ناسوت و ملکوت کے واسطے تربیت تلقین عوام خلایق و اطاعت عبادت عمل ظاہر کے فرمائی ہین اور اکثر حدیثین علم طریقت کی معرفت عالم جبروت و لاہوت کے واسطے سالکان صادق و دریافت اطاعت و استفہام معانی رموزات عمل باطن کے فرمائی ہین چنانچہ اطاعت علم شریعت مین یہ حدیث مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الوظایف ولی فی الدنیا و ولی فی الآخرۃ یعنی وظیفہ پڑھنے والا دوست میرا ہی دنیا مین اور دوست میرا ہے عقبی مین اور اطاعت علم طریقت مین معرفت عالم ملکوت کے یہ حدیث ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تارک الوظایف نقصان الدرجات اصعب من الموت یعنی ساتھ ترک کرنے وظیفونکے نقصان درجونکا ہے سخت زیادہ موت کے غرضکہ ظاہر معانی ان دونون حدیث کے موافق شریعت و موافق طریقت کے ہین واضح ہو کہ معانی اس حدیث کے بیچ دریافت کرنے استفہام معانی رموزات علم حقیقت و اطاعت باطن و استقامت معرفت عالم جبروت و حصول قرب حضرت کے مختلف معلوم ہوتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الوظایف ملعون فی الدنیا و تارک الوظایف ملعون فی الآخرۃ یعنی وظیفہ پڑھنے والا ملعون ہے بیچ دنیا کے اور ترک کرنے والا وظیفہ کا ملعون ہے بیچ آخرت کے

پس اگرچہ بیچ استفہام معانی ظاہر کے یہ حدیث مخالف شریعت کے دکھلائی دیتی ہے مگر بیچ
استفہام معانی باطن کے بموجب تربیت مرشد کامل حدیث موافق شریعت وطریقت کے ہے
واضح ہو کہ بعضی حدیثین ظاہر معانی مین موافق معرفت عالم ناسوت وملکوت کے ہین قال
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام الدھر قطع النفس الھواء یعنی جسنے روزہ رکھا ہمیشہ
قطع کیا ذات خواہش کو اور یہ حدیث بیچ اطاعت علم طریقت کے معرفت عالم ملکوت سے
مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم من صام الدھر صمتہ دخل الجنۃ بلا حساب
یعنی جسنے روزہ رکھا ہمیشہ خاموشی کا داخل ہوا جنت مین بغیر حساب اور یہ حدیث واسطے دریافت
کرنے استفہام معانی رموزات علم حقیقت و اطاعت باطن و استقامت معرفت عالم جبروت قربیت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطن مین دوسرے طور پر معنی رکھتی ہین قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من صام الدھر فلا صام ولا فطر صوموا ساعۃ وافطروا ساعۃ یعنی جسنے
روزہ رکھا ہمیشہ پس روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ رکھو ایک گھڑی اور افطار کرو ایک گھڑی غرضکہ
بہت قسم کی حدیثین بیچ دریافت کرنے معانی رموزات علم حقیقت وتعریف استفہام عالم جبروت کی
ہین مگر کون سمجھ سکتا ہے بجز تلقین ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل کی اگر مرد سالک طالب صادق
ایک مدت صحبت تربیت مرشد مجذوب کی پاوے اور مرشد کامل تربیت اطاعت باطن و راہ حقیقت
اوسکے دل و جان مین استفہام کرے اور استقامت قرب حضرت سے خدا تک پہونچا دے تو سالک
صادق تھوڑے دنون مین لایق اسرار محبت محبوب ہو کر اللہ کی عنایت سے بقدر استعداد ملاحت
حفظ قلوب کی کمالیت کشف کرامت کو پہونچ جاویگا قطعہ ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہر یست
کان را خراج ملک دو عالم بود بہا مپسند کاین خزانہ دہی رایگان بباد وانگہ روی بخاک تہی دست
ملے نوا معرفت بارھوین بیچ دریافت کرنے معرفت عشق وتربیت جذبہ اصلاح باطن وحصول
اسرار حقیقی خفیات وترک اعمال فضولات ومردودے عزازیل مغروری اعمال نفسانی کی معرفت
عشق ومحبت سے آگاہ ہو کہ جو خطیب عشق حقیقی لباس خلافت وخلعت طیلسان عشق کا پہنکر

بالابس معشوق اپنے کے عاشق کے مانند جلنا و گلنا و سرگردان پھرنا بسبب استقامت تربیت کو
زلفین عنبرین و قفس شکیبو کی اختیار کرے تو کیونکر ایکدم و ایکقدم قرار و آرام پکڑے مگر غفلت دنیا
درمیان ہے آئی کس واسطے کہ دنیا فانی ہے اور کام دنیا کے خواہش لا یعنی ہے اور آخر کار
پشیمانی ہے کہ انجام اسکا مخفی و نہانی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تفتروا مع المغترین
فان العاقبة مبهمة یعنی مت فخر کرو ساتھ مغترین کے پس تحقیق عاقبت پوشیدہ ہے
پس خلق اللہ کو اندیشہ دل نجات آخرت نے اس عمر و زندگانی مین قید کرکے بعضے مردم
عالم کو بسبب غفلت حرص و ہوا و ننگ و ناموس و طلب دنیا کی علم قال عالم ناسوت و اطاعت
اعمال ظاہری مین رکھا ہے اور بعضے کو خواہش ہوا جنت و نیازمندی حور و قصور و حسن و جمال حاجات
عقبی مین ساتھ عمل قال عمارت ظاہر آرائی و استقامت عالم ملکوت کی مشہور کیا ہے اور بعضے
کو واسطے حاصل کرنے مال و جاہ دنیوی و طلب امیری و سرداری و عیش و خوشی کے خواہشات
دنیا مین مغرور کر دیا ہے اور بعضے کو واسطے پرورش اہل و عیال و اولاد و احفاد و خدام و غلام کی
تلاش قوت و لباس مین سوداگری و زمینداری کراکے تفرقہ خطرات اعمال مذموم خیر باد جہتہا کے لیے
مین براہ غفلت نفسانی و شیطانی گرفتار کیا ہے اور بعضے کو واسطے خواہشات دنیوی کے
کذب و نفاق و غیبت و غضب و حسد و بغض کراکے با امید قوت نفسانی تفرقہ خطرات خود
پرستی شیطانی کی دل مین ڈالے ہین اور بعضے کو ہمیشہ طمع حصول قوت انسانی مین بسبب فقر و
فاقہ و شکم پرستی کے مبتلا رکھا ہے اور غفلت انسانی جذبہ علم حقیقت و فراموشی اطاعت باطن براہ
عشق و محبت کو ہر ایک کے دل مین ڈالا ہے غرضکہ کل انسان ایک مادے سے پیدا ہوئے ہین
بعضے کو مومن و بعضے کو مسلم و بعضے کو کافر نام کیا ہے یعنی ایک کو حنفی
اور ایک کو حنبلی اور ایک کو کسبی اور ایک بدوی نام رکھا ہے پس قسم قسم کے
آدمی جہان مین ایک ایک نام کے ساتھ پیدا کئے ہین بعضے اونمین سے مخلص و محب اپنے کو حق
پرستی اعمال و رجائی مین اور بعضے کو خود پرستی اعمال نفسانی مین و بعضے کو نفس پرستی اعمال ریائی مین

اور بعضے کو بت پرستی اعمال ناری شیطانی میں رکھا ہے افسوس طرح طرح کے انسان غافل و
گنہگار عمل بری و خود بینی کو واسطے پیٹ بھرنے کے جہان میں پیدا کئے ہیں کہ بعضے کو غرور
علم و مال و جاہ میں خواہ ثبات دنیوی سے اور بعضے کو غرور علم درسی میں عمل عقبی سے اور بعضے
کو غرور علم درسی میں استقامت علم قال سے مبتلا کیا ہے مگر حق تعالی نے علم حقیقت کو کہ خزانہ
اسرار معرفت و سلک ہے [illegible] تربیت علم حال عند الوصال و تلقین مرشد کامل کے
بندگان [illegible] و قاصر [illegible] سے پوشیدہ رکھا ہے اور دریافت استقامت راہ
عقل کو [illegible] عالم ناسوت و ملکوت انسانی و نفسانی سے آگاہ کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الانسان مرکب مع النسیان والغفلۃ والمعصیۃ بالقلب یعنی انسان ترکیب پا گیا ہے
نسیان سے اور غفلت دل کی گناہ سے بیشتر یہی غفلت کہ مارا کور کردست کہ یاد حق سے دل کا
دور کردہ است پس معرفت وہ ہے کہ ایک شخص کو دنیا میں واسطے مرنے و فنا ہونے کے پیدا کیا ہے
وہ خواہش ابقا کی کیونکر کرے اور ایک شخص کو سوال و جواب کرنے و حساب آخرت دینے اور نامہ اعمال
خود پرستی کا پڑھنے اور فرد گناہوں کی میزان میں تلنے اور تکلیف سے پلصراط پر گذرنے اور خدا کے
آگے حساب دینے اور گناہ کے عمل کا جواب کرنے کے واسطے پیدا کیا وہ بے غم ہوکر کیونکر سوئے عجب شوخی و
سخت دلی ہم رکھتے ہیں کہ رات دن عیش و خوشی میں قرار آرام کرتے ہیں اور احوال آئندہ و حساب و
عذاب سے بندہ [illegible] بالکل بیخبر بنے رکھتے ہیں [illegible] سبب غفلت اور ان دلوں کی ہے کہ علم حقیقت
چھوڑ کر اور دوست سے دل کو موڑ کر اور نفس دشمن سے یارانہ جوڑ کر اور خواہش میں دنیا کا دوشالہ
اوڑھ کر اور رشتہ جان کو غفلت و معصیت میں توڑ کر اپنی جان پر نقاشی کرتے ہیں پس
واہل صلاحیت یا دانش و انسان کامل و مردم عاقل وہ کوئی نہیں ہے کہ جو اطاعت عالم ناسوت و
ملکوت عمارت علم قال کے مقام نکرے اور اوپر اعمال کلمات و عمارت تکلفات و عبادت لہو کے
کے قانع ہووے جبتک کہ بیچ مقام علم حال عند الوصال و تلقین عالم جبروت تربیت مرشد کامل
و استقامت قرب حضرت و کمالیت عشق دوست کے نہ پہونچے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

النوم نوم العین و نوم القلب یعنی نیند دو قسم پر ہے ایک خواب آنکھ کی اور ایک خواب دل
کی پس سو جانا آنکھ کا مباح اور سو جانا قلب کا حرام واضح ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ اہل معرفت بعمل صلاحیت و اولیاء سالک و بادشاہ صادق وہ کوئی
[illegible] بسبب حفظ بر اصلاح باطن و عبادت خفیات بعمل صلاحیت و اطاعت باطن بمتابعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حال بحال الوصال عالم جبروت سے بیچ خلافت ربانی قرب حضرت کی خدا تک پہونچا ہے
[illegible] عاقبت اونکی پوشیدہ نہو گی بلکہ مقام اونکا نزدیک خدا کے مثل مقام منزل قرب
[illegible] اور آخرت مین اون سے حساب نلیا جاویگا آگاہ ہو کہ عاشقان حضرت دایم احوال اپنا
ہمیشہ معاملہ ساتھ خدا کے رکھتے ہین اور بیچ پاسبانی قرب حضرت کے رہتے ہین قولہ تعالی الولایت
افضل من النبوت یعنی ولایت افضل ہے نبوت سے کس واسطے کہ انبیا علیہ السلام قرب حضرت
مقام نبوت مین رہتے ہین اور اولیاء و خلفاء کشف کرامت مین مقام کمال ولایت کا رکھتے ہین
قطعہ عشق ورزیدن نہ کار ہر دلست ÷ عاشقی کاری بغایت مشکل است ÷ ایزد جہان نہ گرفت
است عنایت ÷ گر عشق نشد کفر کند کار کفایت ÷ غرضکہ عاشق نے لذت شہوت معرفت یقین
کی پائی ہے اور ذوق وجود کا دیکھا اور زمزمہ قوال سے قول دوست کا اور رقص کرنا ہوا اور
دروازہ میخانہ عشق کے دوڑا ساقی نے مئی عشق سے ایک دم مین اس قدر شراب ہستی کی بیچ
جام نیستی کے بھر دے قولہ تعالی واشرقت الارض بنور ربہا یعنی روشن ہوئی زمین
ساتھ نور رب اوسکی کے کہ عاشق مئی مشاہدہ سے سیراب حیات ہوا اور خواب عدم سے اوٹھا
اور قبائے وجود نیستی کی پہنی اور کلاہ شہود کی سر پر رکھی اور پٹکا شوق کا کمر پر باندھا اور قدم
صدق کا راہ طلب خدا مین رکھا اور پردہ عدم سے عین مین آیا کہ ندا دوست کی کان مین اوسکی پہونچی
اور آنکھ کھولی تو دروازہ کھلا پایا نظر اوسکی اوپر جمال دوست کی پڑی تو کہا الحمد یثما رایت
شیئا الا و رایت اللہ فیہ یعنی نہین دیکھی مینے کوئی شے مگر دیکھا اللہ کو اوس مین جبکہ خود مین نظر کی
تو بالکل اپنے کو وہ پایا تو کہا فلم انظر بعینی غیر عینی یعنی پس نہین دیکھا آنکھ میری سے غیر

سواے ذات اللہ کے افسوس اس جگہہ عاشق عین معشوق ہوگیا کس واسطے تو خود وہی تھا بجز اپنے اوسپر کب عاشق ہوا تھا پس عشق وعاشق ومعشوق تینون اس جگہہ ایک ہین جیساکہ کذالیس شیٔ فی ذات شیٔ من سواہ شیٔ ولا فی سواہ من ذات شیٔ یعنی اسی طرح پر نہین ہے کوئی چیز بیچ ذات کسی شے کے سواے اللہ کے اور نہین ہے سواے اللہ کے ذات کسی شے کی چنانچہ چاند کے نور کو چاند کے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور صورت محبوب کو محب کے ساتھہ نسبت دیتے ہین پس دوئی نہین ہے اور عاشق عین معشوق ہے نظم ہر نقش کہ می بینیم وصف تو در وپیداست ؛ ہر شکل کہ مینگرم آن شخص در و پیداست ؛ گر شخص نمی بینی در نقش نگر یارے ؛ ہمسایۂ ما اویم این سایہ از و پیداست ؛ مثلا ایک شاگرد مبتدی کو استاد چاہتا ہے پڑھانا تو اول خود ایک حرف لکھتا ہے اور اونگلی شاگرد کی پکڑ کے اوس حرف پر رکھتا ہے اگرچہ از روے معنی کے کاتب اوس حرف کا استاد ہے مگر عالم کثرت مین اونگلی شاگرد کی حرف پر ہے پس اے عزیز جیسیکی اونگلی اور حرف کے عاشق کے مانند پڑی دل کو خواہش بربادی کی رہی اسی طور سے بیچ عالم صورت کے معنی اور بیچ معنی کے صورت ہے نظم خود حقیقت بگفتم وخود بشنیدم ؛ روے خود بنمودم وخود بدیدم ؛ با خود چو میگویم و باز خود میشنوم ؛ از ما وشما طرف بہانہ خود ساختہ ام ؛ پس عاشق بسبب معشوق ہونے کے آئینہ معشوق کا بنتا ہے کہ تا اوسمین اسمار ذات کو دیکھے اور بسبب عاشق ہونے کے یہ معشوقیت آئینہ عاشق کی بنتی ہے کہ تا اوسمین اسمار صفات اپنی کو دیکھے جیساکہ لون المحب لون المحبوب یعنی رنگ محب کا ہے رنگ محبوب کا پس معشوق ایک رو دو آئینہ مین نہین دکھاتا ہے اس واسطے دوسری صورت بناتا ہے یعنی ایک صورت دو آئینہ مین پیدا نہین ہوتی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ لایتجلی فی صورت مرتین ولا یتجلی فی صورت الاثنین یعنی تحقیق اللہ تعالی نہین تجلی کرتا ہے بیچ ایک صورت کے دو بار اور نہین ایک تجلی کرتا ہے دو صورتومین پس محب محبوب کو اپنا آئینہ دیکھتا ہے اور اپنے کو اوسکا آئینہ جانتا ہے کبھی محب ناظر یعنی دیکھنے والا محبوب کا

ھوتا ہے اور کبھی محب منظور یعنی دیکھا گیا محبوب کا ھوتا ہے یعنی کبھی یہ اوسکے رنگ ظاھر ھوتا ہے اور کبھی وہ اسکی صفت پکڑتا ہے اس مقام پر عاشق سبحانی ما اعظم شانی یعنی پاک ہون مین کیا بڑی شان میری ومن مثلی ھل فی الدارین کہتا ہے یعنی کون ہے مثل میرا آیا دونون جہان مین اور کبھی لباس عاشق کا معشوق پہنتا ہے کرتا مقام کبریا و استغنا سے نزول فرمائے اور کبھی محب ذکر کرتا ہے محبوب سنتا ہے اور کبھی محبوب کلام کرتا ہے محب سنتا ہے اور اوسکی صفت دل مین پکڑتا ہے اور اوسکے مانند ظاھر ہوتا ہی پس جو عاشق کہ بیچ آئینہ اپنے کے صورت محبوب کی دیکھتا ہے وہ آپ ہی محبوب ہو تا کہ اپنی صورت کو اپنے دل کے آئینہ مین دیکھتا ہے پس واسطے کہ شہود محب کا ساتھ بصر کے تھا اور بصر محبوب اسکی سمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ وارجلہ واکلہ وشربہ یعنی شنوائی اوسکی وبینائی اوسکی وگویائی اوسکی اور دید اوسکی اور رفتار اوسکی اور اکل اوسکا اور شرب اوسکا عین محبوب کا ہے یعنی جو کچھہ کہ عاشق دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور کہتا ہے اور سنتا ہے عین محبوب ہوتا ہے انما نحن لہ وبہ یعنی سوائے اسبات کے نہین کہ ہم واسطے اوسکے ہین اور ساتھہ اوسکے ہین پس محب ومحبوب وطالب ومطلوب وعاشق ومعشوق از روے حقیقت کے سب ایک ہین مگر یہان تک سمجھہ کسی کی نہین پہونچتی ہے اور بجز عارف کے کوئی نہین جانتا ہے نظم ہر جا کہ بدیدیم ندیدیم مگر دوست ٭ معلوم چنین گشت کسی نیست مگر اوست ٭ تا صورت از روی تو در آئینہ می بینم ٭ ہر آئینہ بچشم دل معاینہ می بینم ٭ من آئینہ دل بچشم جان می نگرم ٭ پس روے تو در آئینہ سجان می بینم چونکہ عاشق کو طرف حقیقت کے یہ دروازہ کھلتا ہے اور وہ جبتک خلوت خانہ مین رہتا ہے خود کو دیکھتا ہے اور خود کو دوست رکھتا ہے یعنی خود کو اور دوست کو بیچ آئینہ ایک دوسرے کے دیکھتا اور جب آئینہ محبوب کا ہوتا ہے تو محب اوسمین نظر کرتا ہے اگر صورت باطن معانی اپنے کو بشکل ظاھر دیکھا تو اپنے نفس کو دیکھا ہوگا اپنی آنکھہ سے اور اگر صورت غیر شکل کو کہ مقید ہے دیکھا بشکل آئینہ یا بشکل چاند یا سورج تو محبوب کو دیکھا ہوگا محبوب کی آنکھہ سے اور اگر خارج شکل سے دیکھا کہ ایک

شے منور ہے یا محیط ہے قولہ تعالیٰ واللہ من ورائہم محیط یعنی اور اللہ احاطہ کرنے والا ہے تو سالک بیچ محیط کے غوطہ کھائیگا کہ اوسکو نہ عذاب کی خبر ہوگی نہ ثواب کی نہ امید کی ہوگی نہ ڈر کی نہ خوف کو پہچانیگا نہ رجا کو کس واسطے کہ وہ ایک دریا مین غرق ہے نہ اوس جگہہ ماضی ہے نہ مستقبل بالکل حال ہے اپنے حال کے وقت مین اگر جلال اوسوقت پردہ عالم ارواح مین چمکا اور محب کو خود بینی ایسا نکالا کہ اسم رہا نہ رسم تو محب اس جگہہ نہ لذت شہود کی پائیگا نہ ذوق وجود کا شاید اس جگہہ جیسا کہ فناء من لم یکن وبقاء من لم یغنی یعنی فنا ہے لم یکن سے اور بقا ہے لم یغنی سے اے ساتھہ اوسکی منہہ دکھلاویگی چاہئے کہ آگے بڑہی قال النبی صلعم العبادۃ بعد الوصل کفر و لا ہجرۃ بعد الفتح یعنی عبادت بعد وصل کے کفر ہے اور نہین ہے جدائی بعد کھلنے مقام وصل کے پس محبوب نے کہ جو ستر ہزار پردے نورانی و ظلمانی اوپر منہہ سالک کے لٹکائے تھے اس واسطے کہ تا محب خود کو اور محبوب کو پس پردہ سے دیکھے اور ایک ایک دروازہ کھولے اور ہر پردے سے معرفت دوسرے عالم کی دیکھے جبکہ توئی تجھسے جاوے اور وہی رہے اور وہی ہووے پس جس قدر جمال اپنا ظاہر کریگا عشق غالب آئیگا اور جمال اچھے طور سے دیکھیگا یہان تک کہ عاشق جفاے معشوق سے بیچ پناہ عشق کے بھاگیگا اور دوگانگی سے ساتھہ یگانگی کے ملیگا جبکہ درویش نے بیچ دریاے نیستی کے غوطہ کھا احتیاج اوسکو نہ رہی جیسا کہ الفقر لا یحتاج الی اللہ یعنی فقر نہین ہے محتاج طرف اللہ کے اس جگہہ معلوم ہووے کہ قولہ تعالیٰ اذا تم الفقر فھو اللہ یعنی جس وقت تمام ہو جاوے فقر پس وہ اللہ ہے قطعہ ہر کہ وے ہمرنگ یاری خویش نیست * عشق وی جز رنگ و بوی بیش نیست * ہر کہ با زلفین یاری کرے خوش است * دولتی دارد کہ پایان بیش نیست بنلے عزیز جو کچھہ کہ علماے غیر مجذوب تجکو کتابے دکھلائین بنے دیکھے لیو اور جو کچھہ کہ تجکو اعمال معقولات و اوراد و وظایف کے کہین بنے سنے لیجے اور اگر تجکو محفل مین واسطے اصطلاح کے بلائین اون سے اغماض و اعراض کرلے لے عزیز اگر ہو سکتا ہے تو ایک مدت تربیت مرشد کامل کی حاصل کر کہ تا مقصود کو پہونچے اور اگر چاہتا ہے کہ تو دوست تک پہونچے ترکہ

مقام بلند و عالی تر ہے تو وہ مقام تمکین ہے کہ عاشق ملازمت حفظ قلوب سے اوس جگہہ پہونچتا ہے
کہ عشق دوست و وصال و فراق و ہستی و نیستی وہان کچھہ نہین ہوتا ہے کس واسطے کہ اگر آفت عشق نے
عاشق کو نیست کیا ہے تو جو کچھہ زمانہ معشوق سے اوسکو حاصل ہوا تھا وہ اوسکو منظور ہے اور
جس چیز مین خیال کرتا ہے معشوق کو دیکھتا ہے جیسا کہ ما رایت شیئاً الا اللہ یعنی نہین
دیکھتا ہون مین کوئی شے سوائے اللہ کے ولیس فی جبتی ما سوا اللہ یعنی اور نہین ہے
بیچ جبہ میرے کے سوائے اللہ کے ولیس فی الدارین غیر اللہ یعنی اور نہین ہے بیچ دونون
جہان کے سوائے اللہ کے پس وہی تھا اور وہی ہوگا قولہ تعالیٰ وھو بکل شیء علیم یعنی
وہ سب چیز کا جاننے والا ہے نظم ہر کہ را بینگرم در نظرم صورت او ست ؎ ہر کہ را دیدہ ندارد گنہ از
جانب او ست ؎ یاری دارم کہ بجان صورت او ست ؎ نقش جانم چہ بود جملہ جہان صورت او ست ؎
اے عزیز آگاہ ہو کہ یہ فقیر تحقیق کہتا ہے کہ کمال عشق کا معشوق کی طرف وہ ہے کہ ہستی اپنی و
معشوق کی قایم رکھے اور اپنی ہستی کے حجاب کو از راہ عشق کے دل پر سے اوٹھا دے کے سواسطے
کہ جس عاشق کی نظر اوپر جمال معشوق کے پڑے اور عاشق عشق مین معشوق کا مغلوب ہوا اپنے
مقصد و مقصود کو پہونچا بلکہ عشق کا عجب آئینہ ہے کہ عاشق کی صورت مین جمال معشوق کا دکھاتا ہے
نے گنتی و نے حساب پس معنی علما و زاہد غیر مجذوب کی سمجھہ مین کب آتے ہین سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہین رایت ربی فی احسن الصورت یعنی دیکھا مینے رب اپنے کو بیچ نیک
صورت کے دیگر قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رایت ربی بعین ربی لون المحب لون المحبوب
یعنی دیکھا مینے رب اپنے کو ساتھہ ذات رب اپنے کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا مثلاً اگر چاہے
تو کہ مین اپنے کو آپ دیکھون تو بجز آئینہ کے نہین دیکھہ سکتا ہے پس جبکہ آئینہ ہاتھہ مین لیکر تو نے اوسمین
دیکھا تو یہی کہیگا تو کہ مین اس آئینہ مین ہون ایضاً ایک شمع کے گرداگرد تو نے ہزار آئینہ رکھے
اور ہر آئینہ مین اوسکا عکس پڑا تو ہزار شمع جلنے لگین اور حقیقت مین وہ ایک شمع ہے ایضاً انسان کے
ہنگام دیکھنے کی دو آنکھین ہین لیکن اونکی روشنی و نور ایک ہے اور تو اوسمین فرق نہین کر سکتا ہے

پس برہیں ہوتین کہ یہ فقیر بیچ حلقہ زلف دلبر کے اسیر ہے اور یہان وہی نشانہ تیر تقدیر ہے
اگرچہ بعضے سالکان راہ آتش فراق مین جلتے ہین مگر یہ فقیر عین وصال مین ہلاک ہوتا ہے
آگاہ ہو کہ عاشق و معشوق دو نام ہین کہ عاشق مقام تلوین رکھتا ہے اور معشوق مقام تمکین چنانچہ
موسی صلواۃ اللہ علیہ عاشق تھے اور مقام تلوین کا رکھتے تھے اور محمد رسول اللہ معشوق
تھے اور مقام تمکین کا رکھتے تھے اس واسطے اونھون نے نسبت فعل کی ساتھ اپنے کی پس
یہ عجیب بھید ہے کس واسطے کہ جو عاشق اپنے بیچ مین دیکھتا ہے تو اپنے کو معشوق جانتا ہے اور جو
معشوق اپنے بیچ مین دیکھتا ہے تو اپنے کو عاشق جانتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المومن
مرآۃ المومن واللہ المومن یعنی مومن آئینہ مومن کا ہے اور اللہ مومن ہے پس خدا تعالی تجھسے
ساتھ تیرے نزدیک ہے قولہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم نزدیک ہین
طرف اوسکے رگ جان سے اور تجھسے ساتھ تیرے مہربان زیادہ ہے قولہ تعالی ونفخت فیہ
من روحی یعنی اور پھونکا مینے اوسمین روح اپنی مین سے پس جنت تیری وہ ہے کہ تجھکو تجھسے لیلے اور
خود سے خود مین بینا کردے اور مین و توکی ہستی کو درمیان سے اوٹھا دے یہ مقام منتہی و اتحاد کا ہے
کہ سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ والغفران نے سبحانی ما اعظم شانی کہا
یعنی پاک ہون مین کیا بڑی ہے شان میری اور خواجہ حسین منصور حلاج نے اسی مقام مین آکر
انا الحق کہا یعنی مین حق ہون اور اگر کسینے دعوی محبت خدا کا کیا اور خود کو بھی درمیان مین جانا
وہ کافر ہے کس واسطے کہ خدا کے سوا کوئی موجود نہین ہے اور نہ ممکن ہے کہ ہووے پس وہی ہے
کہ وہ اپنے کو آپ دیکھتا ہے اور آپ سنتا ہے اور آپ کہتا ہے اور آپ طلب کرتا ہے مگرسی طالب
باقی ہے براہ دل طرف معرفت عشق ہے کے لا وجود الا اللہ یعنی نہین ہے وجود سوائے اللہ کے
قطعہ تراچون از تو بستاند نمانی جملہ و ماند تو گر خواہی انا الحق گوی خواہی گوی سبحانی ۞ اگر صد بار
عدو وزرسے شہید راہ دین گردی ہنوز کی ملک کافران باشی چو خود را درمیان بینی ۞ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم الدنیا بحر عمیق واحصل الزاد فان الطریق بعید و اخلص العمل فان الناقد بصیر

یعنی دنیا ایک دریا گہراہی حاصل کر توتوشہ پس تحقیق رستہ دور ہے اور خالص کر عمل کو پس تحقیق کھرا
کرنے والا دیکھنے والا ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ فرمایا رسول مقبول نے کہ کشتی دل کو عمل حقیقت
سے مضبوط کرو طرف معرفت حق تعالی کے کہ دنیا ایک دریا گہراہی اور توشہ راہ آخرت کا عمل
باطن سے لے کہ راہ مولے دور ہے اور عمل اخلاص کو دل و جان سے اختیار کر کہ حق تعالی
ناظر و منظور و بصیر یعنی دیکھنے والا و دیکھا گیا اور بینائی والا ہے لے عزیز دنیا مثل دکان کے
ہے اور شریعت بعدل راستی مانند میزان کے پس جس کسینے میزان راستی مین قدم رکھا طالب
صادق ہوا اور صحبت تربیت مرشد کامل سے حقیقت کو براہ عشق ہونچا اور حقیقت کے ہونچے ہوئے
نے استقامت قرب حضرت کی کمالست پائی اوسکو مومن کہتے ہین جیسا کہ الجذبۃ من
جذبات اللہ یعنی وجد ایک کشش اللہ تعالی کی سے ہے غرضکہ مومنون نے اس اطاعت
و متابعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و تلقین مرشد کامل سے استقامت پائی و ہم سعادت
حاصل کی اور قول معشوق پر قناعت پکڑی واضح ہو کہ دل مومن دریچہ ہین طرف راہ عشق کے
اور وہ دل درمیان دو انگشت باری تعالی کے ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قلب المومن
مرآت اللہ تعالی بین الاصبعین من اصابع الرحمٰن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ
تعالی کا درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمن سے پس یہ آئینہ وہ دل ہے کہ آواز اوسکو
پارہ گوشت جانتا ہے اور وہ حق تعالی کی نظرگاہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان
اللہ تعالی لا ینظر الی صورکم و اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم یعنی تحقیق
اللہ نہین دیکھتا ہے صورتون تمہاریکو اور عملون تمہاریکو اور دیکھتا ہے دلونکو اور نیتون
تمہاریکو نظم معشوق مرا گفت نشین بر در من ۞ مگذار درون ہر کہ ندارد سر من ۞ ہر کس کہ مرا خواہد گو
بیخود باش ۞ این در نخور کس نیست مگر در خور من ۞ آگاہ ہو اور رموز اوس پردہ دار حضرت کی سنو
کہ وہ معلم ستر ہزار فرشتونکا تھا کیا معنی کہ اوسکے شاگردون نے تو آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا
اور اوسنے نہین کیا ابلیس یہ سبب سے ہے کہ حضرت عزت نے چاہا کہ اوسکو کمالیت عبادت خفیات

واطاعت باطن وعلم حقیقت وخلعت خلافت وجذبہ عنایت وگنج خزانہ اسرار مخفی کے بخشنے کے واسطے تلقین ارشاد تربیت راہ عشق ومحبت سوے معرفت الہی کے مرشد منہو نگا بناؤن مگر اوسنے اطاعت نفس پرستی اعمال ظہور اپنے کو دل مین دیکھا کہ سات طبق زمین اور سات طبق آسمان مین ایک نقش قدم کے برابر جگہ خالی نرہی ہے کہ مینے سجدہ نکیا ہے چونکہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اوسکو اس امر کی خبر دی تھی کہ ایک فرشتہ مقرب بسبب غرور تفرقہ نفس پرستی کے آدم کو سجدہ نکریگا اور اوس سبب سے نکالا جائیگا پس یہ جو غیرت الہی سے اپنے مین دیکھا تو بسبب غرور اعمال تجلیات کے اطاعت باطن بمتابعت ارواح انبیا و اولیا سے روگردانی کی اور یہ نجانا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام مین عجب طلسم کیا ہے اور رتبہ جمال اپنے کو دکھایا ہے یعنی وجود آدم مین غیر خدا موجود نتھا کس واسطے کہ ایک وجود مین دو وجود موجود نہین ہوتے ہین ایک ہی وجود ہوتا ہے پس وہ وجود خدا ہے جیسا کہ لیس فی جبتی سوی اللہ ولیس فی الدارین الا اللہ یعنی نہین ہے بیچ جبہ میری کے سواے اللہ کے اور نہین ہے بیچ دونون جہان کے سواے اللہ کے رباعی ہر آن نقشی کہ من زیبا نہادم تو زیبا بین کہ ما زیبا نہادم چو آدم را جدا از خود نکردم جمال خویش را صحرا نہادم غرض کہ پردے کے اندر سے آواز سنی کہ لا تسجد غیری یعنی مت سجدہ کر غیر میرے کو اور پردہ کے باہر سے ندا آئی کہ اسجدوا لآدم یعنی سجدہ کر طرف آدم کے عزازیل نے تامل کیا کہ جو کچھ پردے کے باہر سے آواز آئی ہے وہ واسطے اطاعت ارواح عوام کے ہے اور جو کچھ پردہ کے اندر سے آواز آئی ہے وہ واسطے اطاعت ارواح خاص کے ہے چونکہ مین بھی خاص ہون اس غیرت الہی سے بسبب غرور اعمال تجلیات کے دل مین دیکھا جانا کہ مین غیر کو سجدہ نکرون پس اس غیرت سے مغرور ہو کر سجدہ نکیا اور حضرت بے نیاز سے مردود ہوا چونکہ بیچ عزازیل کے معصیت عجب و خود بینی و سیاہ دلی کی ظاہر تھی اس واسطے مناجات کی کہ خداوندا عزازیل نے ستر ہزار برس طرف آسمان کے اور ستر ہزار برس طرف طبقات زمین کے یعنی ہر ہر طبقے مین دس دس ہزار برس تیرے واسطے

عبادت کرتا ہے اگر کچھ طاعت میری تیرے نزدیک قبول ہے تو ایک حاجت کی عرض کرتا ہون
ساتھ کرم اپنے کے قبول فرما حکم ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہے عزازیل نے مناجات کی کہ خداوندا
وجود آدم کا جو تین سو ساٹھ رگین اپنی قدرت سے تو نے پیدا کین ہین مجھکو اجازت دے کہ
ان رگون مین داخل ہون اور نکلون اور آدم کو کچھ خبر نہو حکم ہوا کہ جو کچھ تو چاہتا ہے بیچ وجود آدم کے
تصرف کر پس عزازیل وجود آدم مین گھسا اور مقام سینہ مین قرار پکڑا اور اوس مقام سے تین
سو ساٹھ رگون مین گھسا اور نکلا جبکہ ارادہ آگے کا کیا کہ تا شہرگ مین حلق تک پہونچون حکم ہوا
اے ملعون کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ مقام عنایت وعظمت وکمالیت قدرت کا کعبہ حقیقی ہے
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن عرش اللہ تعالے یعنی دل مومن کا عرش
اللہ تعالی کا ہے اور دائم الحال اس مقام مین عظمت کمالیت و استقامت قدرت تخت
میرا ہے اب تو چاہتا ہے کہ میرے تخت کے قریب پہونچے اے ملعون آگے تجکو راہ نہین ہے
وجود سے باہر نکل جبکہ عزازیل باہر آیا حکم ہوا کہ اے ملعون وجود آدم کے تین سو ساٹھ رگ
مین تو پھرا کیا دیکھا اور کیا معلوم کیا اور دل حقیقی کی سیر کی عرض کی کہ خداوندا آدم کے دل
مین گھسا اور وجود آدم کی سیر کی حکم ہوا کہ اے ملعون وہ دل حقیقی نہین ہے کس واسطے دل حقیقی
بیت المعمور کمالیت قدرت ہمارے نور سے ہے پس اوس دل خاص مین تجکو راہ نہین تو نے
دل مجازی کے اندر تو نے سیر کی ہے کس واسطے کہ یہ دل غیر معرفت کمالیت مٹی سے ہے
اور جو کچھ کہ مٹی سے ہے وہ فانی ہے اے ملعون وجود آدم مین تمام جمیع احوال و ملفوظین کہتا و سنتا
و دیکھتا مین ہی تو ہون اور تو نے مجھکو نہین پہچانا اور نہ دل مین پہچانا اور نہ طرف معرفت
میری کے دل حقیقی مین پہونچا اور غرور اعمال تجلیات سے معصیت کو اپنے دل مین لایا اور
اطاعت صلاحیت سے سجدہ عنایت میری کو قبول نکیا اور ایک قدم بیچ استقامت کمالیت استغراق
مستی محو کو نہ پہونچا اور ہمیشہ خود پرستی اعمال نفسانی سے علامت دوزخ کی اختیار کی اسواسطے حضرت
خداوند ذوالجلال سے تو نکالا گیا اور ملعون ہوا نظم چو رہبے آدمی از خود جدا کردہ بعالی خالص از اظہار دادہ

بیچ

واضح ہو کہ مخلصان کرام و عاشقان حضرت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین عبادت خفیات
واستقامت سر اللہ نہانی وجذبہ اصلاح باطن و کمالیت استغراق مستی محو وحصول معرفت دل حقیقی و
استقامت پاسبانی قرب حضرت سے تھوڑے دلون مین مقصود ومطلوب وکمالیت کو پہونچ
جاوینگے **معرفت تیرھوین** بیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب حضرت شیخ سعدی شیرازی
بملاقات خضر علیہ السلام و دریافت تربیت معانی رموزات حقیقت وتعریف راہ اصلی وتلقین جذبہ
اصلاح باطن عالم جبروت ولاہوت کے **واضح** ہو کہ تاج الاولیا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
بیچ مکتوبات اپنی کے واسطے پرورش ارشاد مریدون کے تحریر فرماتے ہین کہ ایک روز ہنگام ملاقات
خواجہ خضر علیہ السلام کے سعادت قدمبوس حاصل کرکے سوال کیا مینے کہ شدت درکات
درومعاصی ہوا پرستی کا دل مین رکھتا ہون اور تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی سے ازبس عاجز و
دردمند وحیران ہون اور واسطے دوا سے نجات ومغفرت آخرت کے التماس کرتا ہون اگر آپ سے
ہوسکے تو برائے رضا خدا اس مشکل کو حل کردیجیے خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے
عزیز دردمند تو ایسے علاج نجات مغفرت آخرت کی دوا طلب کرتا ہے کہ شدت درکات
درومعاصی سے واسطے دفع کرنے تفرقہ خطرات عادت پرستی ہوا رنفسانی غیر دوست وبت
پرستی شیطانی وہلاکت آخرت ظاہر وباطن کی خالصًا ومخلصًا تو بیچ وجود رحمانی کے آئے
اور آخرکار دونون جہان مین درومعاصی سے فارغ وآزاد رہے **پس** اے عزیز کار دانی
دریافت سخن معانی رموزات کی ہوش مین لا اور معرفت علاج نجات مغفرت آخرت کی گوش
مین لا یعنے بیچ حیات درخت بے بنیاد وکمالیت اپنی سے مغز حقیقت کا لا اور **گلستان** و
دل وشوق دیدار یار سے برگ خلعت خلافت وحقائق تربیت وتلقین سعادت واطاعت جذبۂ
حقیقت کو پا اور **گلہاے** تر کو معرفت شاخ زلفین عنبرین مشکبو سے اور **گلنار** کو گیسو سے
گوہر نثار سے اور دانہ تخم جوہر عنایت کو دریافت کرنے میوہ اسم ذات سے عاشقون کے مانند وانچ
سنجانے دے اور **ہلیلہ** خلوت و **آملہ** عبودیت کو ساتھ زنجبیل ریاضت دایم بحال ولازمت عبادت

خفیات دلدار و دریافت معراج نجات مغفرت آخرت کے تلقین ارادت ادویہ یکذات جذبہ اسرار کو معشوق کے مانند دل مین رہنے دے اور ہر دم وہر قدم ایک ایک دانہ اسرار شوق محبت یار کو دل سے اوٹھا اور دریافت تربیت بشارت اشارت واستفہام معانی رموزات و استقامت عافیت دنیا وآخرت وعلاج نجات مغفرت کی تلقین مرشد سے پا اور معرفت تربیت جذبہ اصلاح باطن وتلقین پاسبانی عالم جبروت دریافت صلوٰۃ حقیقی رحمانی پنہانی سے ہمیشہ ملازمت عشق یار کی دل وجان سے نچھوڑ اور عبادت تکلفات واطاعت اعمال فضولات وعمارت رسوم عادات معمول ومنقول وعبادت لذت زبانی سے جان کو موڑ اور غرضون تفرقہ خطرات انسانی و وحشت نفسون مذموم غیر اللہ نفسانی شیطانی وآمد دشمن زیان کار وحصول زنگار یار اغیار سے ہوشیار رہو اور ساتھ استقامت صوم حقیقی با افطار آب حیات اسرار عنایت وکمالیت استغراق می سکر محبت کے دریاے عشق معشوق سے شاہد کے مانند سرشار ہو تا کہ شدت درد وحاجت و دفع تفرقہ خطرات ہوا پرستی نفسانی شیطانی سے ظاہر وباطن وخالصًا ومخلصًا عجز رحمانی آ کے اور تفرقہ عادت پرستی معصیت سے بیچ دل کے شفا پائے اور شدت ورکات بلاکت آخرت سے فارغ وآزاد رہے غرضکہ عاشق تشنہ شوق محبت معشوق اگر آب شور کو دریاے عشق محبت سے پیے عاشق کے مانند زیادہ تشنہ لب طرف معشوق کے ہوئے اور دائم الحال طرف معشوق کے منہ کرے پس دریافت کرنا فن معانی رموزات واستفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن وتلقین عالم جبروت کا ہر کس و ناکس کا کام نہین ہے کہنے والا کیا کہے اور کیا ڈھونڈے اور کیا پڑھے اور کیا سنے اور کیا جانے اور پڑھنے والا کیا سمجھے کس واسطے کہ ہر ایک سالک باتین رموزات کی دریافت نہین کر سکتا ہے اور ہر زاہد نہین پا سکتا ہے پس جانتے ہین جو جانتے ہین ہزار سالکون مین سے ایک اور بہت زاہدون مین سے کوئی اور جو کوئی کہ جانتا ہے تو اون سالکون مین سے جانتا ہو کہ جنھون نے ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل وتلقین ارشاد وعبادت خفیات سے ساتھ دل وجان کے استقامت پائی آگاہ ہو کہ جاننے والا و پانے والا وتربیت کرنے والا معانی حروف علم لدنی کا

بسبب تلقین ارشاد معرفت عالم جبروت دو جہانی و رحمانی وحصول اتصال مع اللہ قرب حضرت ربانی کے مرشد کامل و سالک مجذوب ہو کہ بجز تربیت و تلقین سخنان رموزات کی ہرگز استفہام نہین کر سکتا ہے لیکن جو مرد طالب صادق ایک مدت بیچ صحبت تربیت مرشد کامل کے رہے اور معرفت جذبۂ اصلاح باطن و تلقین ملازمت حفظ قلوب سے منہ طرف معشوق کے لائے اور پاسبانی یاد حق تعالے کی دل و جان کے ساتھ رات دن کوچ و مقام مین کھڑے بیٹھے بیچ اطاعت باطن متابعت رابطہ امر مرشد کی بیچ چلے تھوڑے دنون مین سالک صادق اللہ کی عنایت سے بسبب استقامت قرب حضرت و کشف کرامت کے اظہار کمالیت کو پہونچ جاویگا۔ پس ایسا مرشد کامل پہچاننا چاہیے کہ جس بزرگ کی صحبت تربیت جذبۂ اصلاح باطن و تلقین استفہام عالم جبروت و استقامت پاسبانی قرب حضرت سے کمالیت پائی ہو اور خدا تک پہونچا ہو اور وہ اگر تلقین عبادت خفیات تلاوت حفظ قلوب کے خاص سالکان صادق کو ارشاد کرتے ہین طبیب حاذق ہوا ہو کہ تمام مردان طالب صادق ایک مدت نصیحت تربیت اسکی سے بیچ استغراق مستی محو استقامت قرب حضرت ساتھ مطلوب مقصود کمالیت کے پہونچے واضح ہو کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات مین فرماتے ہین کہ ہر قسم کے علما زاہد و سالکان غیر مجذوب بسبب دریافت علم شریعت وحصول علم طریقت و استقامت عالم ناسوت و ملکوت کے براہ عقل دل مین یقین جانتے ہین کہ خدا ہے اور بجا بجا حاضر ہے اور ہمیشہ ہستی اوسکی موجود ہے مگر حصول اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کے دل و جان مین راہین اپنی مختلف فرماتے ہین آگاہ ہو کہ بعضے قول اولیا سالک و عاشقان حضرت کا ہے کہ بجز دلالت و رہبری تلقین مرشد کامل پیوستن قرب حضرت کے ساتھ خدا کے راہ دوسری نہین ہے اور بعضے مشایخ کہتے ہین کہ بجز معرفت جذبۂ اصلاح باطن و کمالیت علم حقیقت و تلقین ملازمت حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خدا کی راہ دوسری نہین ہے اور بعضے مخلصان کرام فرماتے ہین کہ بجز صحبت تربیت رابطہ مرشد کامل وجہ یافت راہ عشق و محبت و کمالیت

استغراق ہستی محو و پیوستن قرب حضرت کے خدا تک راہ دوسری نہین ہے اور بعضے مشایخ کبار کہتے
ہین کہ بجز استقامت علم حال عند الوصال و تلقین عالم جبروت روحانی رحمانی پیوستن قرب حضرت کی
خدا تک راہ دوسری نہین ہے چنانچہ یہ چارون قول مشایخان کرام و مخلصان عظام کے سلوک
مین ثابت و مسموع ہین لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت تلقین ارشاد امیر المومنین ابی بکر
صدیق و علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو یہ فرمائی ہے کہ دریافت کرنا معرفت علم لدنی و دائم الحال یاد حق
تعالے بدل و جان متابعت نبوت رات دن کھڑے بیٹھے و لیٹے اطاعت ظاہر و باطن دیکھنے
و سننے و کھاتے و پیتے دعبودیت و کمالیت عبادت خفیات و استقامت قرب حضرت سے خدا
تک راہ مستقیم ہے لیکن بجز صحبت تربیت مرشد کامل و حصول اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت
کے ہرگز درست نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ تربیت سخن رموزات و دریافت معانی حروف علم لدنی کی
بجز تلقین ارشاد تربیت مرشد کامل کے ستادہ ہے اور رموزات بہت قسم پر ہے **نظم** عشق بازی یار
نگذارم کہ تا جان در تن است ⁂ غم نباشد ہیچ مارا عالمی گر دشمن است ⁂ عشق جان بازیست ہر سو
مدعی ⁂ زاہدان را راہ عشقت کمتر است **معرفت چودھوین** بیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب
خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے کہ جو واسطے تربیت مریدان صادق بروایت خواجہ شبلی و ذوالنون
مصری و بایزید بسطامی کے بنظر استقامت قرب حضرت و سماع کے تحریر کیا ہے **واضح** ہو کہ امام المعظم
خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ دریافت کرنے استفہام تربیت عالم جبروت کے حدیث رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پرورش تربیت ارشاد مریدون مین ہے تحریر فرمائی ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من کان للہ تمامًا فی المسجد کان فیہ کفرًا و سلامًا و من کان
للہ فی قلبہ دائمًا لا یکفر فیہ کفرًا لا سلامًا تا بتا یعنی جو شخص کہ ہووے واسطے اللہ کے تھوڑی
دیر مسجد مین ہوتا ہے اسمین کفر اور اسلام اور جو کوئی ہووے کہ اللہ دل مین ہمیشہ نہین ہوتا ہے اسمین کفر مگر اسلام
ثابت بہیات دریافت معانی حدیث معرفت عالم جبروت کہ خاص علما زاہد و سالکان غیر مجذوب کو
سوائے تلقین ارشاد و معرفت کے کیونکر ہو سکتی ہے کس واسطے کہ عارفان سالک عاشقان صادق صحبت

تربیت مرشد کامل و دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن واطاعت عالم جبروت واستقامت عبادت خفیات و فرمانبرداری یاد حق تعالےٰ وملازمت حفظ قلوب واطاعت باطن وصلوٰۃ حقیقی رحمانی ہی قربت رکھتے ہین اور اطاعت اعمال تکلفات وعمارت تجلیات عالم ناسوت انسانی کو عبادت رحمانی نہین جانتے ہین کس واسطے کہ تفرقہ خطرات حواس وقلب و دیدہ غیر اللہ نفسانی سے دل عاجز کو حاضر نہین پاتے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا صلوٰۃ الا بحضور القلب ولا صلوٰۃ المومن الا فی قلب یعنے نہین نماز مسلمان کی مگر ساتھ حضور دل کے اور نہین ہے نماز مومن کی مگر بیچ دل کے قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء قرب من اللہ یصلون فی قلوبھم یعنے نماز اولیا وانبیا وخلفا کہ قریب اللہ ہی پڑھتے ہین بیچ دلون کے پس کمالیت درویش وانسان کامل وسالک مجذوب خدا رسیدہ کی معرفت استفہام جذبہ اصلاح باطن واستقامت عبادت خفیات واطاعت صلوٰۃ رحمانی ہی پہچاننا چاہیے کس واسطے کہ مومن متقی خدارسیدہ کو اطاعت عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واستقامت حفظ قلوب ومبالغہ عبودیت رات دن کے ملازمت ملاوعیان سے حاصل ہوتی ہے ایضاً امام الہادی خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک حرف ارشاد مریدون سے پرورش فرماتے ہین کہ بیچ ابتداء حالت عالم ملکوت کے مناجات کی مینے کہ خداوند تو کہان ہے اور تجھ کو کہان ڈھونڈھون ندا آئی انا جلیس من طریق القلب من ذکرنی فی قلبہ یعنے مین مصاحب ہون طریق دل سے اوس کسیکا جو ذکر کیا اوسنے میرا دل اپنے مین ایضاً امام اعظم خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ دوسرا حرف دوچند اوسکا ارشاد مریدون سے پرورش فرمائی کہ ابتداء حالت مین مناجات کی مینے کہ خداوندا تو کیونکر ہے اور مین کیونکر تجھ تک پہونچون ندا آئی انت ان ترفع من الطریق الی القلب فقد وصلت یعنی تو اگر مرتفع ہوا طرف رستہ قلب کے پس تحقیق پہونچا تو ایضاً امام المرشد خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حرف دوسرا دوچند اوسکا ارشاد مریدون سے تربیت پرورش فرماتے ہین کہ ابتدائے حالت مین مناجات کی

سینے کہ خداوندا بیچ جمعیت کے تو کہاں رہتا ہے اور مین تجھ کو کس سے ڈھونڈھون ندا آئی
انا عند مصقلت القلوب من ذکر الخفی فی قلوبہم لاجلی یعنی
مین نزدیک صفائی دل کے ہون جسنے ذکر کیا خفی بیچ دل اپنے کے واسطے میرے قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ارشاد من الاستاد عن الاسرار الجبروت ولاہوت
الا من اللہ ورسولہ یعنے نہین ارشاد استاد سے اسرار جبروت ولاہوت سے مگر سوا اللہ کی
اور رسول اوسکے کے واضح ہو کہ دریافت معانی حدیث معرفت عالم جبروت کے بجز تلقین مرشد
کامل کے ہرگز استفہام نہین ہوتی بیت مارا ز نقش دوست نبشتند و ضمیر ہ جز نقش ہیچ نقش
نیفتاد و دل پذیر ہ معانی نقش ذات اللہ وہ ہے کہ جو نقش اسم ذات اللہ کا بسبب کثرت ملازمت
حفظ قلوب راتدن واطاعت باطن حق تعالے کی عاشق کے دل مین منقش ہوجاوے اس طور پر کہ نقش
دوسرا دل مین نہ رہے تو دنیا مین سالک صادق اطاعت پاسبانی عالم جبروت سے بعنایت اللہ ساتھ
کشف کرامت و اظہار استقامت قرب حضرت کے کمالیت مطلوب ومقصود کو پہونچے بیت ہر دم
از یاد حق ہر دو جہان رابقاست ہ عشق تو راحت دل ست اسم تو درمان ماست آگاہ ہو کہ تربیت
علما زاہد وسالکان غیر مجذوب کی اطاعت ظاہر اعمال عالم ملکوت نفسانی سے ہے اور تلقین ارشاد
درویشون اور عاشقون کی اطاعت باطن واستقامت معرفت عالم جبروت روحانی ہے بعضے
سالکان زاہد بجز صحبت تربیت مرشد مجذوب وبجز تلقین ارشاد معرفت جذبہ اسرار محبوب کی ہمیشہ
بیچ ارادہ رجوع خلائق وخواہش پیشوا ہوتے باخرقہ وکلاہ ومتقتدا ہوتے تربیت راہ استقامت عالم
ناسوت کی پرورش عبادت ظاہری کے امر کرتے ہین بعضے سالکان غیر مجذوب بجز معرفت تربیت
جذبہ اصلاح باطن اوپر عمارت ظاہری عبادت مشہور کے قناعت کرتے ہین اور جانتے ہین کہ
واسطے حصول استقامت قرب حضرت کے شیخی وپیشوائی تربیت عمارت عالم ناسوت وپرورش
عبادت ظہور کی کافی ہے اور نارسیدگان قرب حضرت بیچ استفہام معرفت جذبہ اصلاح
باطن واستقامت عبادت خفیات واطاعت تلاوت حفظ قلوب وتربیت تلقین ارشاد مرشد مجذوب

سے بدل استقامت وبخاطر صلاح نہین رکھتے ہین اور معرفت حق پرستی وصحبت تربیت مرشد مجذوب سے حاصل نہین کرتے ہین پس غیر مجذوب بسبب عمارت واطاعت عالم ناسوت وثابت قدمی طالب مطلوب کی محبوب سے دور ہین نظم بی صحبت رہنمائی دلم صد گونہ شود ❊ اندیشہ کنم کہ عاقبت چگونہ شود ❊ برگ بی سپاری دہنم چو نہ شود ❊ رنگم ندہد تا جگرم خون نشود ❊ بی سپاری چونہ دہد برگ رنگ ❊ بی عشق تو معشوق کی آید بچنگ افسوس بعضے صوفیان اہل قدرت و سالکان غیر مجذوب استقامت عمارات شہرت عرس کرنے وبرجوع خلائق طعام پکانیکو واسطے اظہار درویشی کے اختیار کرتے ہین جیسا کہ ❊ من یتعرس ویلترقص فھو بعید من اللہ یعنے جسنے کہ عرس کیا اور رقص کیا پس تحقیق وہ دور ہے اللہ سے اور معرفت تربیت جذبۂ اصلاح باطن وتلقین مرشد مجذوب سے دل مین کچھ خبر نہین رکھتے ہین اور بعضے نارسیدگان قرب حضرت بیچ استقامت عمارت عالم ناسوت وثابت قدمی عبادت عقبے کی بحالت سہو گانا سنتے ہین اور واسطے نمود اری خلائق کے رقص کرتے ہین پس سوائے استقامت تربیت جذبۂ عشق وحدانیت وسوائے معرفت استغراق کمال سکر محبت کے عالم ناسوت مین بحالت سہو سماع سننا حرام ہے اور اگر سالک مجذوب بیچ معرفت جذبۂ صلاح باطن واطاعت عالم جبروت واستقامت تربیت تلاوت حفظ قلوب پاسبانی قرب حضرت کے ثابت قدم ہے اور سکر محبت حاصل ہے تو بحالت استغراق مستی سکر محبت ومقام محو کے بقدر مراتب مستی عشق محبت کی بعضے کو سماع حلال ہے اور بعضے کو مباح ہے ہیہات اکثر سالکان راہ وعالمان غیر مجذوب بسبب استعداد تربیت جذبۂ عنایت وتلاوت حفظ قلوب کی ہیشہ بیچ عمارت اعمال فضولات واطاعت شہرت واستقامت عبادت ظہور کے قربیت رکھتے ہین اور اطاعت عبادت خفیات عالم جبروت وتیار مندی تلاوت حفظ قلوب وتربیت تلقین مرشد مجذوب وپاسبانی قرب حضرت سے دل کو آگاہ نہین کرتے ہین پس وہ غریب کیا کرین اگر نہ کرین نظم ہر آن کسے کہ در گندم نہان ست ❊ زمین وآسمان وی ہمان ست ❊ مرغی کہ خبر ندارد

از معرفت آب زلال چو منقار و در آب شور وارد ہمہ سال چو معرفت پندرھوین بیچ دریافت
کرنے مضمون مکتوب قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ واسطے تربیت علما و زاہد بحصول ارشاد
جذبۂ اصلاح باطن تلقین مرشدان کامل کے تحریر کیا ہے واضح ہو کہ امام الاعظم قاضی احمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی کو واسطے ارشاد مریدین کے زیادہ پرورش کرتے ہین
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لا شیخ لہ لا دین لہ ومن لا دین لہ لا عرفت
لہ ومن لا عرفت لہ لا جذب لہ ولا انس لہ ومن لا انس لہ لا شیخ لہ اولیائی
تحت قبائی لا یعرفھم غیری یعنے وہ شخص کہ نہین ہے شیخ واسطے اوسکے نہین ہے دین
واسطے اوسکے اور وہ شخص کہ نہین ہے دین واسطے اوسکے نہین ہے معرفت واسطے اوسکے اور
نہین ہے جذب واسطے اوسکے اور نہین ہے انس واسطے اوسکے اور نہین ہے شیخ واسطے اوسکے
دوست میرے نیچے قبا میرے کے ہین نہین جانتا ہے کوئی اونکو سوا میرے افسوس اکثر سالکان
غیر مجذوب بجز معرفت تربیت جذبۂ اصلاح باطن و بجز تلقین تلاوت حفظ قلوب کی ہمیشہ بیچ عبارت
ظہور و عبارت مشہور و استقامت عالم ناسوت کے ثابت قدم و طالب محبوب ہین اور استفہام
صحبت مرشد و تربیت تلقین سعادت کو ارشاد مرشد سالک مجذوب سے حاصل نہین کرتے ہین
اور سوائے معرفت تربیت و ارشاد مرشد و جذبۂ اسرار کی ہمیشہ بیچ عبارت شہرت جبہ و دستار و پوش
ملبوس اولیاء کبار کر طالب مطلوب بشہرت مشہور رہتے ہین پس پیشوا بننا اور مرید کرنا اور مقتدا
ہونا از راہ بتلانا اونکو لائق و جائز نہین کس واسطے کہ بجز معرفت جذبۂ اصلاح باطن و بجز اطاعت
پاسبانی حفظ قلوب کے ارادت دنیا درست نہین ہے مصرع اے بندۂ دستار برو دوست
بدست آر چو پس جو سالک نارسیدہ غیر مجذوب کہ معرفت جذبۂ صلاح باطن و استقامت
صحبت تربیت مرشد مجذوب و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیچ
پاسبانی قرب حضرت و کمالیت حفظ قلوب کی لیاقت نہین رکھتا ہے سالک مبتدی ہے اور خدا سے
بعید الوصال ہے اگر وہ چاہے کہ بیعت و ارادت دے اوسکو درست نہین کس واسطے کہ مریدون کو

وہ کمال کو نہین پہونچا سکتا ہے اور نہ اوسسے کچھ بیعت وارادت متابعت حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم درست آتی ہے اور نہ تربیت تلقین اوسکی سے کچھ مقصود حاصل ہوتا ہی افسوس
سالکان زاہد غیر مجذوب بغیر خلافت جذبۂ عشق و مدامنیت و بی استقامت کمالیت قرب حضرت
کی بخیال نمود داری و بعبارت شہرت آرائی ارادت دیتے ہین کفر مذموم ہے یعنے گناہ مردم
غیر استعداد کی اپنے اوپر اختیار کرتے ہین تو یہ بقول مشایخون کے کفر نفاق ہے غرضکہ
جو سالک مبتدی معرفت ملازمت جذبۂ صلاح باطن وصحبت مرشد و تربیت تلقین تلاوت حفظ
قلوب سے کمالیت نپاوے اور استقامت پاسبانی قرب حضرت سے بعید الوصال رہے وہ
اگر ارادت دے تو پیر و مرید دونون بیچ کفر ضلالت و بطالت کے پڑین اور جو درویش
کہ نظر باطن معرفت مرید کی نہین رکھتا ہے تو ضرور اوسنے خلافت ربانی و تربیت اصلاح باطن و
تلقین مرشد مجذوب سی استقامت دل مین نہین پائی ہے اور جو مرید کہ اطاعت باطن
و تربیت مرشد و فرمانبرداری یاد حق تعالے و پاسبانی تلاوت حفظ قلوب کی دل مین نگاہ نہ رکھے
اور غفلت سے اپنا کام کرے وہ مرید پیر کا نہین ہے اور معرفت خدا سے محروم ہی معرفت
ابتدائی حال درویش مجذوب کی وہ ہے کہ بیچ صحبت نظر باطن کی آئینہ دل مرید طالب
صادق کو معرفت جذبۂ صلاح باطن و تلقین تلاوت حفظ قلوب سی براہ تربیت صیقل کرے
بعدۂ ہاتھہ پکڑے اور ارادت دے اور صحبت و تربیت سے کمالیت کو پہونچاوے پس
الشیخ یحیی و یمیت یعنے شیخ جو ہے زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی وہ ہی کہ ابتدای حال مین صحبت
نظر باطن سے مرید مبتدی مردہ دل کو تربیت تلقین استفہام معرفت جذبۂ صلاح باطن و پرورش تلاوت
حفظ قلوب سے زندہ دل کرے اور بعدہ دست ارادت پکڑے اور خدا تک پہونچا دے اور
جو درویش مرید کو خدا تک نہ پہونچا سکے اوس سے کچھ بیعت ارادت و تربیت متابعت
درست نہ ہوگی اور اگر کسی مرید نے شیخ سے بیعت وارادت پائی مگر صحبت درویش تربیت
کمال بلاغت کی نہ پائی یعنے شیخ سے جدا رہا تو اوس شخص کو فرض ہی کہ تربیت معرفت

جذبہ اصلاح باطن وتلقین ملازمت تلاوت حفظ قلوب کو صحبت تربیت واطاعت کلاہ محبت
دوسرے مرشد کامل سے حاصل کرلے تاکہ استعداد استقامت قرب حضرت کی کمالیت مطلوب
ومقصود کو پہونچے پس جو مرید طالب صادق تربیت مرشد مجذوب سے بیچ استقامت ملازمت
حفظ قلوب کے رات دن صبح وتنہائی وکوچ مقام وحاضر غائب موافق امر مرشد کے چلے تو استقامت
کمالیت عالم جبروت ومقام الوہیت سے بیچ پاسبانی قرب حضرت واتصال مع اللہ کو مقصود تک
پہونچے اور سالکان زاہد غیر مجذوب اکثر وین کہ بیچ استقامت اعمال فضولات ورسم عادت عالم ناسوت
کی ثابت قدمی عبادت اظہار درویشی کی اختیار کی ہے اور خواہش دونون جہان کی معلوم
کرکے لذت کونین کی نچھوڑے ہے اور نہ صحبت مرشد کامل سے تربیت پائی اور نہ استقامت
کمالیت عالم جبروت کی پہچانی بلکہ معرفت حق پرستی سے دل اوٹھایا اور جان کو غفلت صحبت
مین ڈالا اور معرفت جذبہ مقبول حضرت کو نپایا رنگ شہرت کو پکڑا مثل عطار کے معمول دیری و
منقول زناری سے خوشبو دار ہیں مصرع خرقہ پوشان ریائی را وتائی چاک شد نظم تانہ افتد برتو
مردی را نظر ٭ کے بیابی راہ دل از جان خبر ٭ زہدت بچہ کار آید چون راندۂ درگاہی ٭ قشقت چہ زیان
دارد چون نیک سرانجامی ٭ واضح ہو کہ اگر کسی مرید نے صحبت شیخ سے جامہ پایا اور خرقہ وکلاہ
نہ پایا اوسکی ارادت درست نہین ہے کس واسطے کہ مقصود ارادت سے خرقہ وکلاہ ہے اور اگر
مرید نے صحبت شیخ سے جامہ حاصل کیا تو اوسکو نہ دیوے بلکہ خود پہنے اور خاصکر کسی کو نہ دیوے اور
اگر مرید آگے پیر کے مخلوق نہ ہوا یا شیخ سے علحدہ رہا کہ اب مخلوق نہین ہوسکتا ہے تو مشائخ کرام
نے ایسا فرمایا ہے کہ کلاہ شیخ کو آگے رکھے اور دوگانہ نماز ادا کرکے مخلوق ہوجاوے آگاہ ہو کہ
مردمان اہل معرفت ودرویشان کامل کہ لائق بیعت ارادت ولائق تربیت وپرورش کے ہین دو
گروہ مین اول گروہ کے درویشوں نے ترک مال وجاہ بلکہ ترک شیخی وپیشوائی کے بھی کرکے فارغ
وآزاد ہوے ہیں اور عزلت وخلوت وخمولت وقناعت اختیار کی ہے دوسرے گروہ کے شائخون نے
بعد تارک ہونے کے مالابد پر رضا وتسلیم اختیار کی ہے پس یہ دو گروہ کے لوگ لائق سجادہ وبیعت

ارادت و ... ل تربیت پرورش مریدون کے جہان مین ہین اور ہر مرید کو لازم ہے کہ پیر مرشد کامل کو جبتک
نہ پہچانے تب تک اوسکا مرید نہ ہو جاوے اور جو گروہ اول کے درویشون سے خلوت و عزلت
اختیار کی ہے تو اس واسطے کہ اونھون نے بالیقین یہ جانا ہے کہ شہد کھانے سے گرمی اور
کافور سے سردی ہوتی ہے اسطور پر صحبت و اختلاط اہل دنیا سے تفرقہ و غفلت حاصل ہوتا ہے
کس واسطے کہ کہنے سننے و چلنے پھرنے اور مخلوق کے ملنے مین تفرقہ کلی ہے اور اگر کاش کوئی
دنیادار اونکی ملاقات کو گیا اور کچھ نذرانہ پیش کیا اگرچہ وہ مال حلال و بے شبہ ہو مگر وہ قبول نہین
کرتے ہین اور اوس سے ڈرتے ہین اور بھاگتے ہین بلکہ آدمیون سے ایسا بھاگتے ہین کہ جیسا
کوئی شیر و چیتے سے بھاگے اور جنگل و کوہ بیابان مین گوشہ گیر ہو کر براہ تجرید و تفرید مشغول بحق
رہتے ہین اور دوسرے گروہ کے مشائخون نے بعد ترک دنیا کے قوت و لباس و مکان لابد
یعنی ضروریات مین رضا و تسلیم پر رہکر نظارہ حق اختیار کیا ہے اور بالیقین جانا ہے کہ آدمی
اکثر کام کو نہین جانتا ہے کہ انجام کار کیا ہے اور کبھی ایسا کام آتا ہے کہ اوس کام کے ہو جانے سے
خوشی دل مین حاصل ہوتی ہے اور زبان بھی اوس کام مین ہنسی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس
کام کی درپیشی سے انسان ناخوش ہوتا ہے اور حقیقت مین وہ اوسکی نفع کی چیز ہے پس
باوجود اس آگہی کے اپنی تصرف و تدبیر کو درمیان سے اوٹھاکر راضی برضا و تسلیم رہتے ہین
اور اگر دنیادار دن کی ملاقات کو آتے ہین تو وہ منع نہین کرتے اور اگر نہین آتے ہین تو وہ ناخوش
نہین ہوتے اور اگر کوئی چیز تحفہ دنیا کی لاتے ہین یا بھیجتے ہین تو قبول کر لیتے ہین۔
لا سرادّ ولا کد یعنے قبول کرنا اور رد کرنا خلق کا اونکے نزدیک یکسان ہے کس واسطے کہ
اونھون نے اپنے تصرف کو اوٹھا لیا ہے اور خدا کی رضا پر راضی ہین بقول اسکے کہ ہر چہ از
وجہ غیب است بی عیب است قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخر ما یخرج من راس
الصدیقین حب الجاہ یعنے آخر اون چیزون کا جو خارج ہوتی ہین خیال صدیقون سے محبت جاہ
کی ہے نظم عاشق نہ بود آنکہ از سیم و زر خیزد و یا از قوت و لباس خشک و تر خیزد بشنو کہ شنیدہ ام ز پیر صادق

عاشق آن بود آنکہ ز ہستی خود برخیزد ✿ طالب منصب فانی نشود صاحب عقل ✿ عاقل آنست کہ
اندیشہ کند پایان را ✿ معرفت سو لطیفین بیچ دریافت کرتے مضمون مکتوب خواجہ عبداللہ
انصاری بمعرفت مُرشد کامل واستقامت خلافت ربانی ومعرفت مُریدان قابل بیعت پیر و مرید و دنیا
مالابد و ترک فضولات کے واضح ہو کہ امام الہادی خواجہ عبداللہ انصاری علیہ الرحمتہ حدیث نبوی
بیچ ارشاد مریدین کے تربیت اظہار کی پرورش فرماتے ہین قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
الاعمال من الاقوال بلا وصل فی العالم الملکوت و الاعمال بالقلوب عند الوصال فی
العالم الجبروت یعنے عمل قولون سے ہے بلا وصل عالم ملکوت مین اور عمل دلون کے ساتھ سے ہے
وقت وصل کے عالم جبروت مین دریافت کرنا استقامت عالم جبروت حصول قرب حضرت کا بجز
تربیت تلقین مُرشد کامل کے ہرگز استفہام نہین ہوتی آگاہ ہو کہ بہت سالکان غیر مجذوب مثل
مرغان ضعیف مختصر ہمت کے عاجز ہین اور دانہ خواہش عادت پرستی رسم انسانی بیچ بلا دام ہوس
وخواہش حرص ناموس وعاجز تفرقہ حواس قلب غیر اللہ نفسانی ورات دن طالب قوت طعام
وتفرقہ خطرات لباس در دل وجان وہمیشہ تشویش جہان واسطے پیٹ بھرنے کے عاجز وگرفتار
ہین اور عبادت اخلاص واستقامت خودپرستی رحمانی وحصول قرب حضرت کی دور رہین
آگاہ ہو کہ تربیت خزانہ اسرار علم لدنی اور استفہام معرفت عالم جبروت سالکان غیر مجذوب کی
سمجھ مین نہین آتی ہے لیکن سالکان مستعد وطالبان راہ حقیقت کو شرط اصل یہ ہے کہ واسطے
دفع تفرقہ خطرات انسانی کے استقامت قوت ولباس مالابدکی پانا فرض ہے کہ تا اندیشہ خطرات
قوت طعام وتفرقہ تعلق ملبوس سے جزدی وکلی تشویش دل مین حاصل نہ ہووے اور تربیت
مرشد کامل سے بقدر استعداد ملازمت حفظ قلوب کے لیاقت اسرار محبت محبوب کی ہووے
آگاہ ہو کہ فضولات سے ترک مراد کرنا فرض ہے اور درویش کا تصرف کرنا شرط ہو کہ تا خطرات
تفرقہ انسانی دل وجان مین نہ آنے پائے آگاہ ہو کہ سالک اہل معرفت تھوڑی سی چیز کو بھی
اپنا بیت جانتا ہے اور زیادہ کو تصرف نہین کرتا ہے نہ مانند اہل مقدور کے کہ دنیا کو دوست

رکھتے ہین اور صرف نہین کرتے ہین اور نہ خود ازراہ سخاوت کے دے سکتے ہین پس تو مانند
اصحاب دنیا کے ست کر کس واسطے کہ موافقت کرنے مین مروت شرط ہے آگاہ ہو کہ جس درویش
کے پاس مالیت بہت ہوتی ہے خطرات بہت ہوتی ہین اور جو خطرات بہت ہین حرکات بہت ہین
اور جو حرکات بہت ہین تشویشین بہت ہین اور جو تشویشین بہت ہین معصیت بہت ہین اور
جو معصیت بہت ہین حساب بہت ہین اور جو حساب بہت ہین عذاب بہت ہین پس یہ عذاب
اوس درویش پر رکھا جاتا ہے اس صورت مین تمام چیزون سے مالابد بڑی نعمت ہے اور
درویش اہل معرفت خلوت گزین کا مالابد وہ ہے کہ جسقدر درویش اہل و عیال و اولاد و احفاد
و خادم و غیرہ کی جمعیت متعلق رکھتا ہے اونکی قوت و لباس و مکان و سوال چالکون کی حاجت
روائی کی تدبیر کرنا پڑے کہ تا تفرقہ خطرات انسانی نفسانی دل و دیان مین حاصل نہووے اور
ترک فضولات وہ ہے کہ جیسے افزونی مال کی سالک کو مانع راہ ہے اوسیطرح ترک کرنا مالابد کا بھی
مانع راہ ہے کس واسطے کہ سالک مجذوب کو قوت و لباس و مکان بقدر ضروری فرض ہے اگر
ترک کرتا ہی تو محتاج دوسرونکا ہوتا ہے اور طمع مین پڑتا ہے اور طمع ام الخبایث یعنے مان
سب برائیون کی ہے پس جو کوئی مالابد رکھتا ہے نعمت عظیم رکھتا ہے اور جو مالابد نہین رکھتا ہی
محنت عظیم رکھتا ہے اور تفرقہ خطرات بالکل دل مین پاتا ہے اور خدا سے دور رہتا ہی کس واسطے
کہ قوت و لباس و مکان مالابد انبیا و اولیا کو بھی نعمت عظیم ہے کہ تا خطرہ ہر ایک چیز کا دل مین
نہ آئے و نہ گذرے اور ترک عبادت وہ ہے کہ سالک بت پرستی نکرے اور بت پرستی تلک پہونچے
کس واسطے کہ جو چیز سالک کو اپنے ساتھ مشغول کرتی ہے اور مانع راہ سلوک کی ہوتی ہے
اوسکو بت کہتے ہین قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من شغلک عن اللہ فھو صنمک یعنی
جو مشغول کرے تجھکو اپنی طرف اللہ سے پس وہ بت تیرا ہے اگرچہ وہ کام دنیا کا یا آخرت کا ہووے اسکو
ترک کرنا چاہیے چنانچہ ایک شخص کے پاس مال بہت ہے اور ایک کو جاہ ہے اور ایک
نماز بہت پڑھتا ہے اور ایک روزہ بہت رکھتا ہے اور ایک تلاوت قرآن بہت کرتا ہے

اور ایک وظیفہ بہت اور ایک تسبیح بہت اور ایک دعائین بہت پڑھتا ہے اور ایک سجادہ نشینی
چاہتا ہے اور ایک ارادت طلب کرتا ہے اور ایک خلافت مانگتا ہے اور مانند اسکے بہت چیزین
ہین کہ مانع راہ سالک کی ہوتی ہین یہ سب بت راہ ہین الا جس چیز کو ترک کرے تو باجازت
پیر مرشد کرے اور جس اعمال فضولات کو ترک کرنیکے واسطے مرشد کہے ترک کر دیوے تا منزل
مقصود کو پہونچے اور کمالیت درویش سالک مجذوب خدارسیدہ کی علامت ظاہر وہ ہے
کہ درویش نماز و تسبیحات و تلاوت و وظیفہ و اوراد بہت پڑھے اور صلاحیت ظاہری ڈھونڈھے
تو ساتھ یقین کے جانو کہ کمالیت قرب حضرت کی نہین رکھتا ہے اور خدا سے بعید الوصال ہے اور
اوس سے بیعت و ارادت و متابعت ہرگز درست نہوگی کس واسطے کہ اوسنے معرفت جذبہ
اصلاح باطن و استقامت عالم جبروت و اطاعت باطن و پاسبانی قرب حضرت کی تربیت تلقین
مرشد مجذوب سے نہین پائی ہے اور نہو پہنچ مقام قابلیت علم حال عند الوصال کے کمالیت بلاغت
کی نہین رکھتا ہے پس ایسے شخص سے مرید ہونا درست نہین ہے چنانچہ بعضے شخص اوپر پیر
مردہ کے اعتقاد باندھتے ہین اور ارادت لاتے ہین اور قبر کے پاس جاکر محلوق ہوتے ہین پس
ایسی ارادت بیچ کسی مذہب کے درست نہین ہے کس واسطے کہ ارادت مین شرط یہ ہے کہ پیر مرشد
ہاتھ پکڑلے اور کلاہ و چار ترکی اپنے ہاتھ سے مرید کے سر پر رکھے اور پند و نصائح مریدون کو کرے
اور دو رکعت نماز کی پڑھاوے اور اگر یہ امر روا ہوتا تو ہر کوئی اوپر مرقد منور حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاکر ارادت کرلاتا پس یقینی بیچ شریعت و طریقت و حقیقت
کے درست نہین ہے چنانچہ کسی مرید نے شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ سے جا سوال کیا
کہ بیعت کیا ہے اور ارادت کیا ہے اور پیری کیا ہے اور مریدی کیا ہے شیخ نے فرمایا کہ بیعت وہ ہے
کہ کسی مرید کا ہاتھ پکڑنا اور پند و نصیحت دینا اور مرید کو اطاعت و متابعت پیر پر عمل کرنا
اور ارادت وہ ہے کہ ملاحظہ اور ترک العادات یعنے عادت قدیم سے
روگردانی کرنا اور نصیحت پیر و مرشد کو قبول فرمانا اور ہمیشہ بیچ طلب حق تعالیٰ کے رہنا اور

اور پیری وہ ہے کہ نظر باطن پیر مرشد کی بسبب دریافت سخنان معانی رموزات وحصول راہ حقیقت کی تربیت سے آئینہ دل مرید مردہ دل کو ساتھ تلقین ارشاد و استفہام معانی جذبۂ صلاح باطن کی صیقل کرے اور کثرت تلاوت حفظ قلوب سے مرید کے دل کو زندہ کرے اور نصیحت و تربیت سے مرید کو کمالیت و استقامت قرب حضرت تک پہونچادے اور مریدی وہ ہے کہ حاضر و غائب پیر و مرشد کا ادب دل مین رکھے اور ہمیشہ بیچ صحبت پیر و مرشد کے واسطے استقامت تربیت کے بدل وجان حاضر و سننے والا رہے اور دل مین خیال رکھے ادب سے باتین کرے اور جو باتکہ شعر و نظم مین پیر و مرشد سے خلاف شریعت کے دیکھے اور از روے معانی رموزات کی استفہام مین نہ آوے تو ہرگز اوس سے انکار نکرے اور تنہائی و خلوت مین معانی اوسکے پوچھ لے اور جو اعمال ریائی و خود پرستی و ظاہر آرائی کے ترک کرنیکو فرمادے تو چھوڑ دے اور رات دن اطاعت پیر و مرشد و ملازمت حق تعالے پر بموجب فرمان مرشد کے چلا جاوے اور دائم الحال عند الوصال متابعت امر پیر مرشد کی دل وجان سے باخلاص و مادب رہنا وہ ہے کہ اگر مرید بیچ نماز کی مشغول ہو اور ماں باپ پکارتے ہین تو ہرگز آواز نہ دے اور اگر پیر مرشد پکارے تو واجب ہے کہ نماز مین لبیک کہے یعنے ہاں صاحب کہو کس واسطے کہ اطاعت و فرمانبرداری پیر مرشد کی مثل متابعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے غرض کہ ادب پیر مرشد کا ظاہر و باطن دل مین رکھنا ضرور ہے کہ مرید طالب صادق ساتھ اطاعت باطن کے حق تعالی و استقامت قرب حضرت کی خدا تک پہونچے بیچ ملفوظات قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہے کہ بیچ خدمت مرشدی قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ پیری کیا اور مریدی کیا ہے قطب الاولیا قاضی احمد غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پیری وہ ہے کہ مرید طالب صادق کو تربیت کرکے افعال مذموم و کارنامشروع و نامسموع اعمال نفسانی و شیطانی سے نگاہ رکھے اور فکر لایعنی سے دل وجان مرید کا باز رکھے اور صحبت تربیت و تلقین ارشاد سے دریافت جذبۂ اصلاح باطن متابعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یاد حق تعالی کو دل وجان مین استفہام

کرے کرتا دل مرید کا بیچ پاسبانی تلاوت حفظ قلوب کی یاد حق تعالے سے بالکل ہشیار اعمال
فضولات وعادت رسمی واطاعت عبادت ریائی وخود بینی وظاہر آرائی سے روگردانی کریگا کو
فرماوے اور طلب صادق اہل معرفت وصلاحیت کو بعد بیعت لینے وارادت دینے کی قرب حضرت
پہونچاوے اور معرفت مرید طالب صادق کی وہ ہے کہ مرید طالب صادق بیچ اطاعت
تربیت وفرمانبرداری وراہنمائی الی اللہ فرمودہ پیر مرشد کامل کی براستہ دل وحاضر غائب پاسبان
یاد حق تعالے واطاعت باطن پر دیکھنے وسننے دکھانے پینے مین موافق رابطہ امر مرشد کی دل و
جان کے ساتھ چلے اور جو کچھ اعمال فضولات تکلیفات سے ترک کرنے کو کہے تو بموجب فرمانے
مرشد کے چھوڑ دے اور اگر نہ چھوڑیگا تو مرید انسان کامل وطالب صادق نہو ویگا اور نہ ہرگز
استقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچیگا قطب الاولیا خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیچ
ملفوظات اپنی کے تحریر فرماتے ہین کہ کمالیت درویش انسان کامل وسالک مجذوب کی تو یہ ہے
کہ جس شخص نے صحبت درویش اہل معرفت مرشد کامل سے تربیت جذبہ اصلاح خلافت ربانی
ایک ہی مرشد کے ارشاد سے استقامت پائی ہے تو وہ یہ کرسکتا ہے کہ مرید طالب صادق کو
تلقین ارشاد جذبہ اصلاح باطن کی استفہام کرے اور کثرت ملازمت حفظ قلوب واستقامت
قرب حضرت سے خدا تک پہونچا دے اور جس درویش سالک غیر مجذوب نے بیچ اطاعت
باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتربیت جذبہ خلافت ربانی کی علم حال
عند الوصال ومعرفت حروف علم لدنی وتلقین ارشاد مرشد کامل سے استقامت کی دل و
جان مین کمالیت نہین پائی ہے وہ مبتدی نارسیدہ وعند اللہ بعید ہے جامہ خلافت درویشی کا
اوسکو دینا درست نہین اور نہ جائز ہے کس واسطے کہ مرید طالب صادق کو تربیت کرنا وتلقین ارشاد
معرفت جذبہ اصلاح باطن سے استفہام دینا ومرید معتقد کو ساتھ کمالیت کے پہونچانا نہین سکتا ہے
نہیں اوس سے بیعت وارادت وتربیت متابعت کرنا درست نہیں ہے قطب الاولیا
خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اجازت دینا اور دستار اقص چلانا ومرید کرنا اور تلقین

ارشاد تربیت کرنا اور مُریدون کو خدا تک پہونچانا راہ بزرگ و کار عظیم ہے اور بغیر تربیت مرشد کامل کے مُرید مبتدی طالب صادق استقامت قرب حضرت سے خدا تک نہین پہونچ سکتا ہے اور بعضے درویش مبتدی سالک غیر مجذوب سواے استعداد و پاسبانی قرب حضرت کی مُرید کرتے ہین اور بیعت و ارادت دیتے ہین اس نیت سے کہ ہماری پیشوا بھی مُرید کرتے ہین اور ارادت دیتے تھے پس ایسی ارادت دینا ریا و نفاق سے ہے اور کسی مذہب مین درست نہین ہے افسوس کہ پیر و مُرید دونون بیچ کفر ضلالت و بطالت کے پڑینگے اور اگر مبتدی سالک غیر مجذوب صحبت تربیت مُرشد مجذوب سے بیچ معرفت تلقین تلاوت حفظ قلوب و پاسبانی قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچکر چاہتا ہے کہ بیعت و ارادت دے اور مُرید کرے تو اوّل درویش سالک مجذوب سے خلافت حاصل کرلے واضح ہو کہ واسطے مُرید کرنے و ارادت دینے کی شرطین بہت ہین مگر اومین شرط اصلی یہ ہے کہ اوّل مُرشد کامل اپنی صحبت تربیت و دریافت تعریف جذبۂ اصلاح باطن سے آئینہ دل مُرید مبتدی کو ساتھ تلقین ارشاد کے صیقل کرے تا کہ مُرید طرف معرفت حق تعالےٰ کے طالب صادق ہو بعدہٗ تازہ وضو کرا کے دو رکعت نماز کی پڑھاوے اور دست بیعت و ارادت مُرید کا پکڑے اور پند و نصیحت فرمائے اور کلاہ چار ترکی اوسکے سر پر رکھے اور سر کے دونون طرف کے بال مقراض سے کترے اور خدا کو سونپے اور بعضے سالکان غیر مجذوب کہ مُریدون کو سواے تربیت تلقین جذبۂ اصلاح باطن کی دست بیعت و ارادت کا پکڑ کے خرقہ و کلاہ دیتے ہین خود مبتدی و محجوب ہین کس واسطے کہ مُرید طالب صادق کو نہین پہچانتے ہین یقین ہوا کہ وہ خود استعداد و کمالیت کی روشنی نہین رکھتے ہین پس سالکان غیر مجذوب اس بات مین کچھ شک نہو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ بیچ ملفوظات مین ترقیم فرماتے ہین کہ خلافت مجازی و خلافت حقیقی پس خلافت مجازی وہ ہے کہ مُرید طالب صادق بعد حصول بیعت و ارادت و خرقہ و کلاہ بسبب نظر صحبت درویش خدا رسیدہ کے دعا مئہ خلافت پاوے اور واسطے بیعت و ارادت مُرید کرنیکی اجازت لیوے اوسکو خلافت مجازی کہتے ہین۔

اور خلافت حقیقی رحمانی وہ ہے کہ مومن متقی طالب صادق کو ایک مدت تلقین وارشاد
و صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت جذبۂ اصلاح باطن و تعریف عبادت خفیات واستقامت
راہ حقیقت و کمالیت علم حال عندالوصال متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
سے خلعت و ملبوس مبالغہ عشق و محبت و حصول خلافت ربانی واتصال مع اللہ و پاسبانی
قرب حضرت کے پہونچے اور اگر کوئی درویش مبتدی استقامت خلعت خلافت حقیقی رحمانی
کی تلقین مرشد کامل سے دل مین نہین رکھتا ہے اوسکو جامۂ خلافت دینا درست نہین اور
درویش کامل خدارسیدہ کی علامت اصلی وہ ہے کہ سالک صادق کو استقامت کمالیت
علم حال عندالوصال سے کہ اصل معرفت ہے خدارسیدہ پہچانے کہ لائق جامۂ خلافت مرشد کامل
کے طبیب حاذق ہوگیا ہے اور مریدان طالب صادق کو تلقین ارشاد سے ساتھ کمالیت
کے پہونچا سکتا ہے اوسکو جامۂ خلافت دینا واجب ہی اور جائز ہے اور اگر کسی درویش
مبتدی نے خلعت خلافت حقیقی مین صحبت تربیت مرشد کامل سے بدل وجان واستقامت
نہین پائی ہے وہ طالب مبتدی ہے اور نزدیک اللہ کے بعیدالوصال ہے پس اوسکو
جامۂ خلافت و ملبوس درویش کامل کا دینا نچاہیے اور نہ سالک مبتدی کو بھی جامۂ خلافت کا
درویش سے لینا اور پہننا اور مرید کرنا جائز ہے اور اگر درویش مبتدی وسالک غیر مجذوب
صحبت مرشد کامل الحال واہل حقیقت سے استقامت پاسبانی قرب حضرت تک نہین پہونچا
ہے اور واسطے شہرت رحمانی و متابعت پیرون اپنے کے مرید کرتا ہے اور خلافت دیتا ہی بغیر
اتصال مع اللہ و کمالیت حاصل کرنیکی تو وہ پیر و مرید دونون بیچ کفر ضلالت و بطالت کے پڑینگے
اور اگر درویش سالک راہ حقیقت نے تربیت جذبۂ اصلاح باطن واستقامت عبادت خفیات
و تلقین مرشد کامل سے کمالیت خلعت خلافت ربانی کو حاصل کیا ہے اوسکو جامۂ خلافت
دینا جائز ہے اور درست ہے کس واسطے کہ اوس درویش نے تلقین ارشاد مرشد مجذوب سے
خلافت و کمالیت قرب حضرت کو پایا ہے اور تربیت کر کے مرید و نکو ساتھ کمالیت کے پہونچا سکتا

غرضکہ مرید کرنا اور نصیحت و تربیت سے خدا تک پہونچانا اور خلافت دینا بڑے مردونکا کام ہے

معرفت ستر ہوین ۱۷ بیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب عین القضات ہمدانی بتربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین عاشقان و ریاضت حقیقی و تلاوت حفظ قلوب و ربط حقیقی و مجازی کے سو معرفت حق تعالی کی واضح ہو کہ امام المرشد قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کو واسطے ارشاد مریدین کے تربیت پرورش کی فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاعۃ العلماء والفقہاء والزاہداء عن اللسان جلی وعبادۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء من قلوب خفی یعنے بندگی عالمون اور فقیہون اور زاہدونکی ہو ظاہری زبان سے اور عبادت انبیا اور اولیا اور خلفا کی پوشیدہ دلون مین ہے شکستہ دل اول یہ جانتا تھا کہ سلوک کرنا و تلقین ارشاد و تربیت سے پرورش کرنا قرب حضرت خدا تک پہونچانا ساتھ ریاضت و مجاہدہ و عمارت اعمال فضولات و اطاعت عادت رسمی و استقامت عبادت مشہور و کثرت تکلیفات عبادت ظہور کی ہے لیکن جو پردہ غفلت کا پھٹا اور نظارہ جمال لایزال کی پڑی اور سرسہ مازاغ البصر وما طغی یعنے اور میل کیا چشم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نگذری اوس حد سے کہ مقرر تھی کا پیچ دیدہ و دل کے لگایا یا رایت ربی بعین ربی یعنے دیکھا مینے رب اپنے کو ساتھ ذات رب اپنے کے نمودار ہوا و معرفت لون المحب لون المحبوب یعنے رنگ محب کا رنگ محبوب کا قائل ہوا اوسوقت معلوم ہوا کہ یہ تمام اعمال فضولات تکلیفات زبانی و خود بینی و ظاہر آرائی قرب حضرت کی کفر ضلالات و بطالات ہے پس جبکہ باطن پلید ہو ظاہر دھونے سے کیا ہوتا ہے نظم مرا نماز بجا نست دائما با دوست ٭ نکردہ توجہ دانی نماز نیست آن اگر معاینہ خواہی کہ ذات حق بینی ٭ وہی قرار بدہ این دل پریشان را ٭ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرض فرض من فرض الانبیاء لیس من الاقوال والافعال من یوالہ ضیدین فرضیا فرض عند اللہ صلوۃ حقیقۃ فی قلوبھم یعنے فرض فرض ہے انبیا کن سے نہین قولون و فعلون سے اور وہ درمیان دو فرضون کے فرض ہے نزدیک اللہ کے صلوۃ حقیقی ہے بیچ دلون اونکی کے

افسوس کہ تربیت عارفان حقائق دقائق عاشقان محقق وسالکان مجذوب وروندگان راہ قلوب
ورسیدگان قرب حضرت محبوب تربیت جذبہ اصلاح باطن وبیدارئی نفس لطائف مطلوب و
استقامت عبادت خفیات وکمالیت محبوبیت واطاعت باطن متابعت حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظمت کمالیت معرفت عالم جبروت ولاہوت وقیام صلاحیت صدق
ثبوت پیشوائے خرقہ کلاہ ومقتدائے تربیت راہ واستقامت معرفت حضرت درگاہ وتمام عنایت
کمالیت بارگاہ وپیوستن قرب حضرت عالی پناہ ودستگاہ اقامت نعمت ازلی واتکار عطار
ولایت ابدی براہ اخلاص واستقامت اسرار محمدی پیوستن تربیت جذبہ مقبول حضرت
صمدیت کہ شریف تر درجہ آدمی کا ہے ومعرفت جذبہ عشق معشوق وتفکر وتحیر معانی حروف و
استقامت عبادت اسرار معرفت باشتیاق واستغراق حروف سکر محبت وتربیت تلقین مقام
عالی ہے نہایت اتصال مع اللہ کی ایک راہ بزرگ وکار عظیم ہے اور بجز صحبت مرشد کامل و
تربیت سالک مجذوب کے اتصال مع اللہ ہرگز درست نہین ہوتا ہے اور بجز سکر محبت کے
ہرگز راہ نہین کھلتی ہے مگر طالب صادق سالک راہ عاشق ہووے کہ تا حق تعالے معرفت
راہ عشق محبت کی دل مین کھولے اور سالک صادق بیچ اطاعت پاسبانی عالم جبروت و
فرمانبرداری تلاوت حفظ قلوب واستقامت قرب حضرت کی کمالیت مطلوب ومقصود کو پہونچے نظم

اسرار خرابات بجز مست نداند ۔ ہشیار چہ داند کہ درین پردہ چہ راز است ۔ نماز عاشقان سر نیست پنہان
کہ او داند کہ دائم در نماز است ۔ چہ داند شقی این سر نادان ۔ ہمیشہ جان عاشق در نماز است ۔

پس جو سالک مبتدی نارسیدہ استقامت صحبت مرشد وتربیت سالک مجذوب ومعرفت جذبہ
اصلاح باطن عالم جبروت واطاعت خلافت زبانی وتلاوت حفظ قلوب سے مقام الوہیت
کمال کو پہونچا اسوقت پیشوا ہوکر دست ارادت کا پکڑنا اور مقتدا ہوکر تربیت راہ کی کرنا اور
استغراق مستی وسکر محبت مین کا آشنا درست وجائز ہے کہ تا تربیت مرشد کامل وسالک
مجذوب مرید طالب صادق بسبب لازمت حفظ قلوب کے قرب حضرت کمالیت کو پہونچے

پس سالکان غیر مجذوب قسم قسم کے ہین اور ہر کوئی ایک قول و ایک فعل و ایک عقل و ایک معرفت وجد و ایک غفلت خواہش تربیت کی رکھتا ہے اور سوائے صحبت مرشد و تلقین سالک مجذوب کے ہر ایک اپنی راہ کا مختار ہے لیکن تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین استفہام معرفت عالم جبروت وحصول استقامت قرب حضرت متابعت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک عالم نہین جانتا ہے اور نہ ہر ایک پا سکتا ہے اور نہ ہر ایک زاہد جان سکتا ہے پس پانے والے استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن کے سالک مجذوب ہین نظم ہر عالمی چہ داند این راہ عشق بازی ٭ کین درہوا پریدن باشد محال بازی ٭ رہ کعبۂ حقیقی دریافت کس ندارد ٭ گر رفت دل بکلی این قبلۂ مجازی ٭ بیچ معرفت الاسرار کے لکھا ہے کہ ایک مرید طالب صادق نے بیچ خدمت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ اے خواجہ تم کون سے عمل کے سبب سے خدا تک پہونچے خواجہ نے کہا کہ ریاضت و مجاہدہ کرنے اور دائم الحال نیازمندی یاد حق کی دل و جان مین رکھنے اور کم کھانے اور کم سونے اور کہنے اور کم ملنے خلائق و ہمیشہ تلاوت خفیۂ قلوب دل مین رکھنے سے خدا تک پہونچا خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ اپنے ملفوظات مین تحریر فرماتے ہین کہ ریاضت دو قسم پر ہے یعنے ریاضت مجازی و ریاضت حقیقی پس ریاضت مجازی کم کھانا و کم سونا و کم کہنا و کم خلائق سے ملنا ہے اور ریاضت حقیقی صیقل کرنا آئینۂ دل کو ذکر خفی و فرمانبرداری یاد حق تعالے بدل و جان و اطاعت جذبہ اصلاح باطن کرتا استقامت رات دن کی بیچ مشاہدہ و مجاہدہ کے طالب صادق کو قرب حضرت خدا تک جلدی پہونچا دے یعنے خدا کے واسطے پیٹ بھر کے کھانا لذاتون کے لیے اور خدا کے واسطے دیر تک سونا بشارتون کی لیے اور خدا کے واسطے دیر تک بیٹھنا حاجتون کے لیے اور خدا کے واسطے بہت کہنا مناجات مین اور خدا کے واسطے بہت مشغول رہنا مقامات مین اور خدا کے واسطے بہت سنا کرامتون کو ہے پس دریافت قول مشائخ و استفہام سخنان معانی رموزات کا بجز تلقین ارشاد مرشد کامل کے ہرگز استفہام نہین ہوسکتے ہین چنانچہ مرد طالب صادق واسطے دریافت کرنے معانی جذبہ

اصلاح باطن و تلقین ارشاد کے ایک مدت بیچ صحبت تربیت مرشد مجذوب کے پہونچی او بیچ پاسبانی
رات دن استقامت قرب حضرت و متابعت رابطہ مرشد کی چلے تو بقدر استعداد تلاوت حفظ
قلوب و اتصال مع اللہ کی مطلوب و مقصود کمالیت کو پہونچی واضح ہو کہ حفظ دو قسم پر ہے یعنے
حفظ مجازی و حفظ حقیقی پس حفظ مجازی وہ ہے کہ علماء زاہد غیر مجذوب بغیر دریافت
کرنے معانی کلام اللہ کے قرآن حفظ کرتے ہین وہ حفظ مجازی ہے بیت ہمان قاری کہ
ختمی میکند ہر روز از قرآن ٭ اگر حرفے از آن داند بماند تا ابد حیران ٭ اور حفظ حقیقی واسطے واصلان
حق تعالے کے وہ ہے کہ دائم الحال عند الوصال ملازمت عبادت خفیات و پاسبانی یاد حق تعالے
بدل و جان و ہر وقت تلاوت حفظ قلوب کے دل مین ہے واسطے استعداد قرب حضرت کے
منقول ہے کہ کسی بزرگ نے بیچ خدمت خواجہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاتصال بالحق علی قدر الانفصال عن الخلق یعنے وصل
خدا سے ہی موافق فصل کے خلق سے کہ اولیاء صادق و واصلان حق تعالے کو اتصال
مع اللہ و استقامت قرب حضرت و وصال کس طور پر ہوتا ہے خواجہ نے کہا کہ مردان اہل
معرفت میں صلاحیت و عاشقان حضرت و مخلصان کرام و واصلان حق تعالے کہا ہے کہ جو
مومن متقی بسبب ہمیشہ رابطہ مرشد کامل و استقامت عبادت خفیات و جذبہ اصلاح باطن متابعت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پاسبانی یاد حق تعالے بدل و جان و کمالیت حفظ قلوب کی
استغراق مستی محو سکر محبت مین خودی و خود پرستی و خود بینی و ہستی اپنی سے فارغ ہوا وہ استقامت
قرب حضرت و اتصال مع اللہ کو پہونچا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب
سالک صادق نے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کو صحبت تربیت مرشد کامل سے
حاصل کیا تو اوسنے بیچ عزلت و خلوت کے استقامت اعمال تجلیات کو کب پایا ایضاً اور جس
سالک صادق نے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کو بیچ استغراق کمالیت مستی سکر
محبت عالم جبروت کی حاصل کیا اوسنے بیچ استقامت اعمال فضولات و ترتیبی غفلت صلاحیت شب

بیداری کی کب پائی پس اتصال دو قسم پر ہے یعنے اتصال مجازی و اتصال حقیقی آگاہ ہو کہ اتصال مجازی وہ ہے کہ ہنگام مشغولی جذبۂ صلاح باطن و پیوستگی ذکر خفی و استقامت کمالیت عبادت خفیات و استعداد عالم جبروت ولاہوت روحانی رحمانی کی سالک صادق کو بیچ ملازمت حفظ قلوب کے دل و جان مین سُکر محبت حاصل ہو اور استغراق کمالیت مستی عشق محبت و پاسبانی یاد حق تعالے مین جو مقام محو کا ایسا پہونچکر کہ اوسمین کچھ تفرقہ خطرات کلی و جزوی بیچ دل سالک صادق کے دخل نپاوے اور کمالیت مقام محو کی وہ ہے کہ دل سالک کا مانند دانہ سپند کے شاخ آہو پر قرار پکڑ لے اگر بحالت مشغولی باطن دل سالک کا بیچ ربط حقیقی کے قرار پکڑ لے اور عشق مین ثابت قدم ہو تو سالک بیچ اتصال مجازی کے کمال کو پہونچیگا اور اتصال حقیقی کو سالک صادق بجز باہر صورت کے نہین سمجھ سکتا ہی پس جو خودی و خود پرستی و خود بینی و ہستی اپنی سے تو فارغ ہوا یقین جان کہ اتصال مع اللہ کو تو پہونچا اور جو سالک خود کو دیکھتا ہے ہرگز خدا کو نہین دیکھتا ہی کیونکہ خود بین خدا بین نہین ہوتا ہے پس جس سالک نے خودی کو درمیان مین نہ دیکھا دائم الحال عند الوصال اتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہونچا

بیت تو آنگہ رو خبر یابی کہ از خود بیخبر گردی ٭ تو آنگہ روی او بینی کہ از خود رو بگردانی واضح ہو کہ جو سالک صادق بتلقین مرشد کامل و ہمیشہ ملازمت حفظ قلوب سے بدل و جان باستقامت پکڑی اور کمالیت استغراق مستی عشق محبت سے مقام محو کو پہونچے تو بقدر استعداد ملازمت حفظ قلوب کی سکر محبت دلمین آویگا اور موافق مبالغہ سکر محبت کے سالک صادق معشوق کے مانند عشق مین ثابت قدم ہوویگا اور اگر سالک نے ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل و حصول کمالیت عشق محبت و تلقین ارشاد سے عشق مین رسائی نپائی اور استغراق کمالیت مستی محو نے دل مین باستقامت نپکڑی اور بیچ مقام محو کے نہ پہونچا وہ سالک خدا سے دور و بے نصیب ہو ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت نپاویگا منقول ہے کہ کسی مرید طالب صادق نے قطب الاولیا خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ مرید طالب صادق کتنی

شرطین بجالاوے کہ استقامت کمالیت قرب حضرت کو پہونچے شبلی رح نے فرمایا کہ اولیاء کبار و مخلصان
کرام و واصلان حق سے منقول ہے کہ چار شرطین بجا لانے سے استقامت قرب حضرت و اظہار
کشف کرامت و کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچتا ہے یعنے سالکان صادق کو ایک مدت
استقامت صحبت تربیت مین متابعت ربط امر مرشد کامل کی کرنا شرط ہے اوّل شرط یہ
ہے کہ اگرچہ سالک نے مرشد کامل سے تلقین ارشاد راہ حقیقت و استقامت تربیت
کی بدل وجان پائی مگر واسطے دفع تفرقہ خطرات خواہش زمین و آسمان اعمال انسانی نفسانی
وحصول استقامت خلوت خمولت کی مرشد کامل سے صحبت نپائی ہرگز اتصال مع اللہ و
استقامت قرب حضرت کو نہ پہونچیگا دوسری شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق ثابت قدم نے ایک مدت
تک دراتدن مرشد کامل سے صحبت پائی مگر تلقین ارشاد و دریافت معانی اسرار حقیقت و تربیت ثابت قدمی
کی نپائی خدا سے دور و بے نصیب ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق نے ایک مدت
صحبت تربیت و تلقین مرشد کامل سے استقامت علم حقیقت و معرفت جذبہ اصلاح باطن
کی بدل وجان کمالیت پائی مگر متابعت ربط حقیقی امر مرشد کامل و استقامت دل و حقیقت
معرفت جذبہ اصلاح باطن کی بدل وجان کمالیت نپائی ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت
قرب حضرت تک نہ پہونچیگا چوتھی شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق و ثابت قدم متابعت
نبوی سے نصیب استقامت کمالیت ربط مرشد کامل کی ہمیشہ ساتھ ربط حقیقی کے لا مگر
امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو ربط حقیقی مین بدل وجان حاضر نلایا خدا سے دور ہے
اور استقامت مقام کمالیت کو نہ پہونچیگا کس واسطے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شب معراج کو تشریف لیگئے تھے تو اوّل سے دربان حضرت رسالت علی کرم اللہ وجہہ
بھی گئے تھے اور جو حق سبحانہ تعالے نے حضرت رسالت پناہ سے نبے ہزار باتین معانی رموزات
و تلقین ارشاد و تربیت نصیحت کی فرمائی تھین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے بھی حق تعالے
سے تلقین ارشاد تربیت کی پائی تھی پس علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے متابعت حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے . و دیکھو ربیت کمالیت کی پائی ہے . آگاہ ہو کہ اگر سالک صادق متابعت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی بیچ ربط حقیقی کے بدل و جان استقامت نہین رکھتا ہے تو سالک عالم زاہد جاہل ہے عبادت ملامت روزگار ہوا اور ریاضت و مجاہدہ مین ہزار سال گذارے تو جیسا ہے ویسا رہیگا اور رہو سے معرفت حق تعالے سے بی نصیب ہوگا پس ربط دو قسم پر ہے ربط مجازی ربط حقیقی یعنے بیچ دونون ربط کے کمالیت چار مقام کی جاننا تلقین مرشد سے فرض ہے لیکن سمجھ تلقین مرشد کامل کے وہ لکھنے سے سمجھ مین نہین آتی ہین اول ربط مجازی وہ ہے کہ ہر روز صبح کے وقت ہمیشہ حضور قلب سے شجرہ پیران طریقت سلسلے کا ابتدا سے انتہا تک سالک صادق پڑھا کرے اور ناغہ نہ کرے اور اس متابعت ربط پیران طریقت اپنی سے کمالیت عالم جبروت کی مدد کے لیے دعا مانگا کرے کہ تا ربط حقیقی متابعت حضرت رسالت کی دل و جان مین استقامت پاوے دوسری ربط حقیقی وہ ہے کہ ہر روز صبح کے وقت آخر شب سے چاشت تک ہمیشہ مشغولی عبادت خفیات کی کہ جو تلقین مرشد نے فرمائی ہے سالک صادق دل و جان مین استقامت پکڑے اور ہمیشہ متابعت ربط حقیقی دل و جان مین نگاہ رکھے اور ہر صبح ساتھ اخلاص و حضور قلب کے دل مین پڑھا کرے کس واسطے کہ دفع تفرقہ خطرات انسانی نفسانی کے لیے ربط حقیقی امر مرشد کو دل و جان مین ناغہ نکرے کہ تا سالک صادق استقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پاوے اور بیچ اشتیاق عبادت خفیات و کمالیت ربط حقیقی و استغراق مستی محو کی سالک صادق استقامت پاسبانی قرب حضرت و کمالیت مطلوب و مقصود کو پہونچے واضح ہو کہ واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی شیطانی کے متابعت ربط حقیقی کی تلقین ارشاد مرشد کامل سے شرط ہے کہ تا سالک صادق کے خطرات غیر اللہ دل و جان مین نہ آوین اور اگر درویش سالک غیر مجذوب متابعت ربط حقیقی کی تلقین امر مرشد کامل سے بیچ دل و جان کے استقامت نہین رکھتا ہو وہ مبتلا ہو اور تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی اوسکے دل مین آوینگے کس واسطے قسم قسم کے تفرقہ خطرات

دنیا و عقبیٰ کی ہا انسانی نفسانی دل میں آتی ہیں پس وہ خدا سے دور ہے واضح ہو کہ اکثر ... بشر
سالک غیر مجذوب بغیر صحبت تربیت مرشد کامل و بغیر استقامت متابعت ربط ... ایسا
مشہور ... طلایق میں مردم کو بیعت و ارادت دیتے ہیں پس ...
میں درست ... واسطے کہ مرید طالب صادق کو تلقین ارشاد سے ... تک نہیں پہنچا
سکتے ہیں چنانچہ ... نے متابعت ربط حقیقی کی تلقین مرشد کامل سے ... استقامت
دل و جان میں نہانی ... تو وہ خود سالک مبتدی نارسیدہ ... تفتیش
سے ... پس پیر و مرید و مرشد تینوں بیچ ... و چاہیے
چاہیے کہ سالک انسان ... حقیقت کو اس بات میں ... کو راہ
دن بیعت متابعت ربط حقیقی و تلقین مرشد کامل کی شرط ہے ... استقامت ربط حقیقی کی تحریر
تلقین ارشاد مرشد کامل کے لکھنے سے سمجھ میں نہیں آتی ہے تو فیصلہ اکثر درویش سالکان غیر مجذوب
حصول معرفت ربط حقیقی و تلقین مرشد کامل سے خبردار نہیں ... میں معرفت
اٹھارویں بیچ دریافت کرنے حال کمالیت سلطان ابراہیم ادہم و کمالیت سلطان محمود
غزنوی و حال کمالیت مولانا جلال الدین رومی کی کہ انھوں نے اپنے اپنے مرشدوں سے
کمال حاصل کیا ہے واضح ہو کہ امام المعظم تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ واسطے
ارشاد مریدوں کے تربیت کی پرورش فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحبت
العارفین وارشاد العاشقین نور و رحمۃ عند القلوب من نیاز المحبوب
یعنے صحبت عارفوں کی اور رہنمائی عاشقوں کی نور اور رحمت ہے نزدیک دلوں کے نیاز
محبوب سے برسوں بیچ عبادت اعمال فضولات و عادت رسمی عمارت تلاوت حفظ تسبیحات تحصیل
زبانی کی صحبت تربیت علما زاہد و سالکان غیر مجذوب سے عمر صرف کی مگر کچھ بوئے معرفت
حق پرستی رحمانی و استقامت صلاح کی دل میں نہانی تعلم چندین دوگانہ کردم دائم قبول نیستا
اول بیگانہ باشم پس انگہ دوگانہ کن چہ خواہی ملوات آری بر کعبہ حقیقی و معراج قلب حق ... بیگانہ کرن

جبیاکہ ایک مدت صحبت تربیت تلقین ارشاد خدمت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی پائی
سے یعنی اور معرفت جذبۂ اصلاح باطن استقامت عالم جبروت کی یعنی توعلم عندالوصال پاسبانی
یاد حق تعالے و فرمانبرداری بدل و جان ومبالغہ عبودیت وپاسبانی تلاوت حفظ قلوب متابعت
واستقامت کشف کرامت تمام الوہیت سے بیچ اتصال مع اللہ کے کمالیت مطلوب مقصود
کو پہونچا ہیں الحمد للہ علی ذالک پس خدا کی طرف جس کسی کو کہ راستہ کھلے صحبت
تربیت مرشد سے کھلے مصرع با عاشقان نشین وہم عاشقی گزین چہ میہات است فہام
معرفت جذبۂ اصلاح باطن واطاعت پاسبانی عالم جبروت وحصول استقامت قرب حضرت
کی ساتھ دوصرف سے مشکل ہے بجز صحبت تربیت مرشد مجذوب کے ہرگز سمجھ میں نہیں آتی ہے
کس واسطے کہ دریافت استفہام معانی حجاب رموزات بہت ہیں نظم جہان تنگ ست راہ عشق
بازی چہ کہ جز معشوق تنہا نگنجد در وہم نمی آید و در فہم نمیگنجد این آیہ ربانی ورشان کیان گنجد
پس اولیاء کبار وخلفاء صادق ڈھونڈتے ہیں اوس استقامت یافتہ قرب حضرت کو کہ ایک مدت
صحبت ملازمت و تربیت سالک مجذوب سے پائی ہو پس صحبت اونکی اثر کلی رکھتی ہے بیچ ملفوظات
قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت تلقین قول مشائخون کی منقول ہے کہ سلطان حلیم
وکریم قطب الدنیا والدین سلطان محمد غزنوی انار اللہ برہانہ نے کہ طالب صادق تھے بارہ برس تک
بیچ کوچ ومقام کے صحبت تربیت مرشد مجذوب کامل یعنے تلقین ارشاد شیخ مسعود اللہ کرما علیہ الرحمۃ
سے استفہام معرفت جذبۂ اصلاح باطن و اطاعت عالم جبروت ونیازمندی یاد حق تعالے و
مبالغت عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو بقدر استعداد وملازمت حفظ قلوب کے اللہ کی عنایت سے حاصل کر کے کمالیت کشف وکرامت
وجلہ کشتی اولیاء اللہ وپاسبانی قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی استقامت پائی بفضلہ وکرمہ
منقول ہے کہ تاج الاولیاء قاضی عین القضات فضیل ہمدانی علیہ الرحمۃ والغفران نے ایک مدت
صحبت ملازمت وتربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے بیچ استفہام معرفت

جذبۂ اصلاح باطن مع نیاز مندی یادِ حق تعالےٰ و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری تلاوت حفظ قلوب مبالغۂ عبودیت کی ساتھ پاسبانی قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی استقامت پائی منقول ہے کہ قطب الاولیاء خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے صحبت بیعت و خدمت ملازمت مرشد کامل و تلقین ارشاد خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ سے پیچ استفہام معرفت جذبۂ اصلاح باطن و تلقین عالم جبروت و لاہوت کی اطاعت و فرمانبرداری یاد حق تعالےٰ رات دن رکھ کر پیچ کثرت تلاوت حفظ قلوب استقامت پاسبانی عالم جبروت و قرب حضرت کے اتصال مع اللہ سے کمالیت پائی منقول ہے کہ ملک العلما قطب الاصفیا تاج المتقین امام المدرسین مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کثرت تحصیل علم درسی سے علامۂ روزگار و عالم زاہد و سالک غیر مجذوب تھے اور پیچ استقامت عبادت تجلیات و اطاعت اعمال ظہور کی وظائف و تلاوت تسبیحات و اطاعت و اوراد و ریاضت و مجاہدات سے مستعد کار تھے اور معرفت علم قال اتصال مع اللہ عالم ناسوت سے دو ہزار نوسو چوّن جلد کتاب کی گھر مین رکھتے تھے و سات سو چھتر شاگرد طالب علم کو سبق پڑھاتے تھے مگر تفرقہ خطرات انسانی نفسانی علم درسی و استقامت اعمال فضولات خود بینی سے عجب و تکبر دل مین رکھتے تھے اور واسطے سوال و جواب و امتحان خلق اللہ کے ہر علوم مین مباحثہ علماء ہر شہر و دیار سے کرتے تھے اور خود کو بغیر صحبت و تربیت رہنماے کامل اہل مقصود و اصلانِ حق سے جانتے تھے واضح ہو کہ سالک غیر مجذوب محبوب سے دور رہتا ہے کہ دفعتاً قطب الاولیا خواجہ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہو کر ایک مدت صحبت و تلقین ارشاد ادنیٰ سے پیچ معرفت استفہام جذبۂ اصلاح باطن تلقین پاسبانی عالم جبروت کے طالب صادق ہوئے اور چند جلد کتاب و کاغذ سیاہی کو چھوڑ کر صحبت تربیت و ریاضت استفہام علم حال عند الوصال و معرفت حروف علم لدنی و کثرت تلاوت حفظ قلوب کی پائی اور اللہ کی عنایت سے بسبب طاعت باطن و ملازمت عبادت خفیات و فرمانبرداری یاد حق تعالےٰ کی استقامت دل و جان مین بہت جلد کشف کرامت و اظہار قرب حضرت کی

حاصل کی اور ایک واصلان حق سے ہوئے نظم ہر عالمی کہ سبق تکرد ست علم حال ٭ گر صد ہزار قال
بخواند وصال نیست ٭ پس جو عالم زاہد و طالب صادق چالیس راتدن کا چلہ کر کے صحبت تربیت مرشد
مجذوب میں پہونچے اور معرفت جذبہ صلاح باطن سے استقامت عبادت خفیات کی ملازمت کر کے
اور حاضر غائب پاسبانی یاد حق تعالےٰ پر ساتھ اطاعت دل و جان متابعت بطا امر مرشد کے چلے تو
ساتھ عنایت خدا و کثرت تلاوت حفظ قلوب عالم جبروت کی کشف کرامت و اسرار اظہار و اتصال
مع اللہ و قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچیگا لیکن مرید طالب صادق کو دریافت کرنا صحبت تربیت و
اطاعت مرشد کامل کی افضل تر ہے اور جو کثرت استعداد عبادت و اعمال فضولات و عبارت رسوم
عادت کی ساتھ ریاضت و مجاہدہ و اعتکاف مجازی بے مرشد کے کرے وہ اللہ سے دور ہے اور کچھ
استعداد کمالیت کی نہین رکھتا ہے نظم صحبت مرشد نداری لاف شیخی مامزن ٭ راہ حق باطن نداری
تن خیال خود مزن ٭ یاد بر وخود چونادان بنگ بوی پیشہ گیر ٭ یا بیا در سر مردان گو بمیدان در فگن ٭
معرفت انیسوین بیچ دریافت کرنے مضمون مکتوب مصنف معین الدین حسن سنجری کی
کہ بائیس برس تک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونی سے کمال کو پہونچکر واسطے تلقین بادشاہ
شمس الدین خلیفہ دہلی کے مع معرفت خلیفہ و استاد و پیر مرشد کے لکھا ہے واضح ہو کہ
استفہام معانی رموزات و استقامت عالم جبروت مین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم واسطے ارشاد مریدین و تربیت مختصر و تلقین تعلیم ظاہر کی پرورش فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کل دم مشاھد من ذکر الخفی فھو مومن وکل دم غافلة من ذکر الخفی
فھو میت یعنے کل دم جو دیکھنے والا ہے ذکر خفی کا پس وہ مومن ہے اور کل دم جو غافل
ہے ذکر خفی سے پس وہ مرا ہوا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عبادت الانبیاء والاولیاء
والخلفاء عند القلوب من نیاز المحبوب ترک الحواس وپاس الانفاس
وحبس الحواس وعد الانفاس یعنے عبادت انبیاء و اولیاء و خلفا کی نزدیک
دلون کے ہے نیاز محبوب سے ترک کرنا حواس کا و پاس انفاس کا و حبس حواس کا و عدد

انفاس کا پس دریافت استفہام معانی حدیث معرفت عالم جبروت وتفسیر سبحانی موزاتت
معانی انظہار کا کب بیان ہو سکتا ہے کس واسطے کہ اس فقیر نے بائیس برس تک واسطے
استفہام تربیت جذبہ صلاح باطن وتلقین عالم جبروت کی بیچ خدمت صحبت وتربیت مرشد
کامل قطب الاولیا خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے رہکر دریافت استفہام اطاعت باطن
وتلاوت حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودائم الحال استقامت عبادت
خفیات وحصول قرب حضرت حاصل کرکے اللہ کی عنایت سے بیچ اتصال مع اللہ کے کمالیت
پائی بفضلہ وکرمہ آگاہ ہو کہ سلطان سعید وسخی قطب الدین والدنیا سلطان شمس الدین خلیفہ
دہلی ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل وتلقین خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سے معرفت
جذبہ صلاح باطن واستفہام عالم جبروت ودریافت پاسبانی یاد حق تعالے واطاعت باطن بدل
وجان متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکثرت تلاوت حفظ قلوب واستقامت کشف
کرامت وحصول قرب حضرت حاصل کرکے خدا کی عنایت سے تھوڑے دنون مین اتصال مع اللہ
ومطلوب ومقصود کی کمالیت کو پہونچا اور ایک واصلان حق سے ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ جب خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمتہ سفر ملک عرب سے شہر دہلی مین پہونچے اور عشرہ ماہ ذالحجہ
مین معتکف ہوئے تو دوسری تاریخ ذالحجہ کو سلطان شمس الدین خلیفہ دہلی واسطے ملاقات خواجہ
عثمان ہارونی کے آیا اور ہنگام گفتگو کے واسطے تربیت جذبہ صلاح باطن و اطاعت متابعت انبیا
واستقامت حصول خلفا راشدین وپیوستن کشف کرامت اربعین اولیا کی قسم کھا کر سوال کیا اور
کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تمکو جان دی ہے اور بیچ راہ حقیقت کے طرف معرفت اپنی کے
ہدایت عشق ومحبت کی کی ہے مین بصدق دل آیا ہون مجھکو ہدایت حقیقت عشق محبت کی خدا
کی طرف سیدھی راہ بتاؤ اور ساتھ استقامت تربیت ومتابعت اولیا کبار کی بیعت کلاہ ارادت
سے کر کے اپنے مریدون مین داخل کرو جو خواجہ عثمان ہارونی نے سلطان کو طالب وصادق وانسان
کامل پایا تو بعد تربیت واستقامت بیعت سے کلاہ ارادت کی مرحمت کی ودریافت تعریف

عبادات تجلیات راہ طریقت واستقامت عبادات خفیات راہ حقیقت ودریافت استفہام معانی رموزات حدیثوں کی فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الانفصال عن اللہ فی العالم الملکوت والاتصال مع اللہ فی العالم الجبروت یعنے جدائی اللہ سے بیچ عالم ملکوت کے اور وصل ساتھ اللہ کے ہے عالم جبروت مین اے بادشاہ تربیت جذبہ اصطلاح باطن وتلقین عالم جبروت باستقامت صحبت تربیت مرشد کامل وتلقین ارشاد سالک محجوب وپاسبانی اطاعت وکثرت تلاوت حفظ قلوب وفرمانبرداری یاد حقتعالے بدل وجان ومتابعت حضرت رسالت ہر دم ہیچ ومقام ومبالغت عبودیت وحصول کمالیت کشف کرامت واستقامت قرب حضرت واتصال مع اللہ کو جاننا ایک راہ بزرگ اور کار عظیم ہے آگاہ ہو کہ ایک مدت صحبت مرشد مجذوب کی تربیت چاہیے کس واسطے بجز تلقین ارشاد مرشد کامل کے راہ حقیقت ہرگز راست نہین ہوتی ہے لیکن حق تعالے راہ عشق ومحبت کی طالب صادق کے دل مین کھولتا ہے پس حق سبحانہ تعالے نے دریافت ہدایت ظاہر وہدایت باطن کی اوپر راہ عقل وراہ عشق کے موقوف رکھی ہے چنانچہ تعریف ہدایت ظاہر کی از راہ عقل کے دریافت کرنا عبادت تکلیفات وعمارت تجلیات واطاعت نجات آخرت واستقامت سوے جنت کا معرفت عالم ناسوت وملکوت سے ہے اور تعریف ہدایت باطن کی اطاعت عبادت خفیات واستقامت راہ عشق محبت کی دریافت کرنا استفہام معانی حروف علم لدنی وتلاوت حفظ قلوب سوے معرفت حق تعالے واستقامت تربیت کا معرفت عالم جبروت ولاہوت سے ہے اے بادشاہ اس ہدایت کی دونون راہون مین سے مصلحت دل کونسی راہ کو چاہتی ہے خلیفہ نے کہا کہ اے بزرگوار ہدایت ظاہر کی معرفت عالم ناسوت وملکوت ہے اور ہدایت باطن کی استقامت عالم جبروت ولاہوت سے کس طور پر ہے تو پڑھا شیخ نے اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طاعت العلماء والفقہاء والزھاد من الاقوال والافعال بلا وصال فی العالم الملکوت برۃ وعبادۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء من القلوب عند الوصال فی

۲ العالم الجبروت بحر یعنے ہند کی علما وفقہا وزاہدون کے قولون وفعلون سے شبہ
بتغیر وصال کے عالم ملکوت مین یہ پر ہے اور عبادت انبیا واولیا وخلفا کی دلون سے ہو ساتھ
وصل کے پیچ عالم جبروت کے یہ بحر ہے واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے کے واسطے قبولیت دعا و نجات
نجات آخرت ونیازمندی خواہش جنت کی دریافت کرنا حج اصغر کا کعبۂ مجازی جان کر واطاعت
ظاہر ودریافت تعریف کمالیت عالم ملکوت کو اور دریافت کرنا حج اکبر کا کعبۂ حقیقی پاکر واستقامت
معرفت حق تعالے وحصول اتصال مع اللہ وقرب حضرت واطاعت باطن و استقامت کمالیت
عالم جبروت کو پیچ مثال کے فرج کے کہ راہ خشکی وتری سے جاتے ہین اس ہدایت ظاہر وہدایت باطن
کے دونسے واسطے استفہام خلائق کے مقرر وثابت کیے ہین لیکن تفصیل دریافت ہدایت ظاہر
وتعریف راہ عقل واطاعت عبادت تکلمات وعمارت تجلیات وکمالیت اعمال فضولات واستقامت
رسم عادات وملازمت تلاوت تسبیحات اجازت شریعت وفتو سے صلاحیت شہرت وعبادت
عمارت شریعت واطاعت ظاہر متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقبولیت
صلاحیت وعبودیت واسطے نجات مغفرت آخرت ونیازمندی خواہش جنت کی معرفت علم
قال الاتصال عالم ناسوت وملکوت انسانی نفسانی سے تحصیل زبانی ہے پس جو عبادت
کہ قال سے حاصل ہوتی ہے وہ اللہ سے دور رکھتی ہے اور دریافت کرنا استفہام
معانی رموزات واستقامت ہدایت باطن وراہ عشق ومحبت وصحبت مرشد کامل وتربیت
سالک مجذوب واستقامت عبادت خفیات وتلقین تلاوت حفظ قلوب ودریافت اطاعت باطن
متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائم الحال یاد حق تعالے بدل وجان وکمالیت
عبودیت بعنایت کشف کرامت وپاسبانی قرب حضرت واستقامت ہدایت سے معرفت
حق تعالے واستفہام معانی حروف علم لدنی ودریافت کمالیت علم حال عند الوصال واستقامت
عالم جبروت ولاہوت روحانی ورحمانی کو واسطے سمجھنے معانی رموز مختصر تربیت وتلقین کے
قلم ظاہر وباطن سے پیچ مثال راہ تری وراہ خشکی کے دوراہ ہدایت کو واسطے دریافت کے

اطاعت ظاہر واطاعت کے تفصیل وار تصنیف کیا نظم گر درہ عالم ناسوت روے مہیا
نار است ؛ ور ورہ عالم ملکوت بروے جنت وار است ؛ چون ورہ عالم جبروت روی بجانان
جہان ؛ تربیت مرشد مجذوب جاصل ولدار ہست ؛ آگاہ ہو کہ ہدایت ظاہر معرفت عالم ناسوت
وملکوت انسانی نفسانی سے حصول سیر الی اللہ ودریافت حج اصغر ماشند سفر کعبہ مجازی کہ مثال راہ
خشکی کے ہی اور بیچ استقامت عبادت انسانی وعمارت تکلمات وریاضت ومجاہدات وعبادت
باخطرات واطاعت اعمال فضولات کے منزل ومقام شدت درکات وشہرت ناموس وغفلت
ناقوس وتفرقہ ہوس قلبی دیری وہلاکت غفلت نسیانی نفسانی شیطانی غیر دوست کی بہت
ہین جیسی ہدایت کعبہ مجازی راہ خشکی کی ہلاکت جاتے وگرمی وبھوک پیاس وریاضت
مجاہدات ومنزل ومقام وشدت درکات وتفرقہ اعمال ناقوس غیر دوست وہلاکت سختی غفلت
نسیانی نفسانی کی بیشمار رکھتی ہے اور ہدایت سفر راہ خشکی بیچ اطاعت عمل ظاہر کے
عالم ملکوت سے ہے کہ ہمیشہ غم دوست دل مین رکھنا وساتھ غم دوست کے سونا اوٹھنا وساتھ غم
دوست کے ہر جا بیٹھنا اور ہر جگہ غم دوست کا بیان کرنا اوس جہان مین دوست کے غم کے
ساتھ رہنا وغم دوست کے ساتھ جنت کو جانا یہ راہ ہدایت زاہد وتکمی ہے بقول بزرگی باعجی
آنکس چو یکے زاہد وبیا وخدا باشد ؛ خبر خوردن غم دوست دگر کار نباشد ؛ جنت چہ کنم تا نخ دلدار
بہ بینم ؛ فردوس چہ کار آید چون یار نباشد ؛ پس دریافت کرنا تعریف معانی رموزات واستفہام
معرفت جذبہ صلاح باطن واستقامت کعبہ حقیقی وہدایت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وصحبت تربیت مرشد وتلقین اسرار حقیقت ومعرفت زلفین بے شکر محبت واطاعت صلاحیت
متابعت نبوت وکثرت ملازمت کمالیت عبودیت عظمت ومبالغہ مقام الوہیت واستقامت
کشف کرامت وپاسبانی قرب حضرت وپیوستگی اتصال مع اللہ وہدایت علم حال عند الوصال
ومعرفت علم لدنی وکمالیت عالم جبروت ولاہوت روحانی رحمانی کا ساتھ قال کے تعلق نہین
رکھتا ہے اور استقامت عبادت جذبہ صلاح باطن وملازمت سیر فی اللہ وہدایت سفر کعبہ

حقیقی وپیوستن حج اکبر کی مانند مثال راہ تری کے بیچ استقامت عبادت خفیات واقامت
صلوۃ مقبول متابعت معمول انبیا و دریافت اطاعت سمع وبصر کی ہے اور خطرات تکلمات و
اعمال تکلفات واطاعت شہرت ناموس وغفلت ناقوس سے کچھ نقصان وضرر نہین رکھتی ہو پس
ہدایت معرفت عالم جبروت واستقامت اسرار حقیقت وفرمانبرداری اطاعت باطن متابعت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکثرت تلاوت حفظ قلوب ومبالغۂ عبودیت باطن
بعنایت اللہ تعالےٰ وکشف کرامت وپاسبانی قرب حضرت واستقامت تربیت مرشد کامل
وتلقین ارشاد ومسافرت کعبۂ حقیقی وملازمت سیر فی اللہ وپیوستن عبادت خفیات ہدایت
راہ تری معرفت عالم جبروت ودائم الحال عندالوصال وخوش دوست کے ساتھ چلنا و
خوش دوست کے ساتھ بیٹھنا وخوش دوست کے ساتھ باتین کرنا وخوش دوست کے ساتھ
سننا وخوش دوست کے ساتھ کھنا وخوش دوست کے ساتھ سونا وخوش دوست کے ساتھ
رہنا اور اس جہان سے طرف حق کے سفر کرنا یہ استقامت ہدایت باطن راہ عشق کی ہے
رباعی۔ حج ما عاشق است نہ احرام حاجیان ٭ حاجی بکوے کعبہ وعاشق بجوی دوست ٭
کعبہ کجا روم چہ کشم رنج بادیہ ٭ کعبہ ست کوے دلبر وقبلہ ست کوے دوست ٭ بیچ ملفوظات قاضی
عین القضات فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ حدیث منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صلوۃ الانبیاء والاولیاء والخلفاء یصلون فی قلوبھم دائمون یعنے
نماز انبیا واولیا وخلفا پڑھتے ہین بیچ دلون اپنے کے ہمیشہ آگاہ ہو کہ انبیا مرسل مقیم مسند
پیشواے امامت ومقتدا سے تربیت وعظ ونصیحت وملازمت اطاعت باطن بدل وجان
راہ عشق محبت دائم الحال تلاوت حفظ قلوب ومبالغہ عبودیت وفرمانبرداری یاد حق تعالےٰ
بکوچ ومقام وپاسبانی قرب حضرت بعنایت اللہ تعالےٰ واستقامت محراب معجزات کشف
کرامت وکمالیت مقام نبوت تک گئے ہین لیکن حضرت رسالت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
الولایت افضل النبوت یعنے ولایت افضل ہے نبوت سی واضح ہو کہ انسان

کامل واولیا رسالک وعاشقان حضرت وخلفا رصادق وبادشاہان اہل معرفت صحبت تربیت
مرشد کامل وتلقین ارشاد وفتوے صلاحیت ورخصت عبادت و استقامت تربیت جذبہ اصلاح
عنایت واطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکثرت تلاوت حفظ
قلوب ومبالغہ عبودیت وپاسبانی رات دن یاد حق تعالے ونزدیکی شکر محبت دائم الحال
یکوج ومقام واستقامت قرب حضرت وکمالیت کشف کرامت سے مقام ولایت پر ہین —
سلطان نے سوال کیا کہ اے بزرگوار اس جماعت انبیا واولیا وخلفا سے کمالیت عبودیت
واستقامت عنایت قرب حضرت مین خلفا رحق کون سے ہین خواجہ نے فرمایا کہ بیچ ملفوظات
سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ حدیث مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عبادت الانبیاء والاولیاء والخلفاء عند القلوب من نیاز
المحبوب یعنے عبادت انبیا واولیا وخلفا کے نزدیک دلون کی بے نیاز محبوب سے اے
بادشاہ حق سبحانہ تعالیٰ انبیا ومرشد کامل کو خلیفہ اپنا گردانا ہے لیکن اولیا وسالک بادشاہان
صادق خلیفہ رسول کے ہین بیچ استقامت تربیت جذبہ اصلاح باطن وملازمت عبادت
خفیات متابعت نبوت کے بیچ ملفوظات معرفت الاسرار کے صحیح منقول ہے کہ خلیفہ رسول
کے واصلان حق تعالے خلیفہ خدا کے ہوتے ہین مگر معرفت خلفا رصادق وواصلان حق کی
وہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد کامل سے ساتھ تلقین ارشاد عبادت خفیات متابعت حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکثرت تلاوت حفظ قلوب بمبالغہ عبودیت کمالیت کشف کرامت
مقام الوہیت واستقامت یاد حق تعالے بدل وجان وپاسبانی قرب حضرت کی خدا تک پہنچے
ہون اونکو خلفا رحق کہتے ہین بیچ ملفوظات خواجہ عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ کو واسطے
تلقین ارشاد طالبان راہ حقیقت وحصول استقامت قرب حضرت کی بہ تہذیب مرقوم ہے
کہ دریافت کمالیت عبادت انبیا سالک واستقامت حصول خلفا رصادق وواصلان حق کی
وہ ہے کہ تربیت جذبہ اصلاح باطن عالم جبروت بہ تلقین مرشد ودریافت عبادت خفیات بکثرت

تلاوت حفظ قلوب و دائم الحال رات دن یکوج و مقام واستقامت راہ حقیقت و تربیت اطاعت
باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری یاد حق تعالے بدل وجان و
پاسبانی قرب حضرت سے کبھی ساتھ خالق کے رہتے ہین اور کبھی بیچ اطاعت شریعت و استقامت
راہ طریقت و عقلی عبودیت و تلقین صحبت و تربیت بیعت و ارادت و فرمانبرداری اطاعت امر ظاہر
کے ساتھ خلائق کے رہتے ہین چنانچہ بیچ ملفوظات کے مقتدا الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم
ادہم رحمتہ اللہ علیہ واسطے تربیت کے ترقیم فرماتے ہین کہ بتیس برس ہوئے کہ بیچ استقامت
پاسبانی جذبہ صلاح باطن و تلقین ارشاد و تربیت مرشد مجذوب و دریافت استفہام حروف علم لدنی و
معرفت عالم جبروت و اطاعت معاملہ آخرت رات دن یکوج و مقام و عقلی عبودیت و استقامت
راہ شریعت و فرمانبرداری یاد حق تعالے و اطاعت امر ظاہر کے ساتھ خلائق کے رہتا ہون مین
اور ساتھ اطاعت باطن و صحبت تربیت و دریافت امر حق تعالے و استقامت راہ حقیقت بکثرت
ملازمت عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری یاد حق تعالے
بدل وجان رات دن و مبالغہ عبودیت و نیازمندی کھڑے بیٹھے و دیکھنے و سننے و کھاتے پیتے و
ہاتھ پاؤن و پاسبانی قرب حضرت بحفظ بلحظہ و دائم الحال عندالوصال کے ساتھ خالق کے رہتا ہون
مین اور بیچ کشف الاسرار کے قطب الاولیا خواجہ شبلی علیہ الرحمتہ اپنی ملفوظات مین تربیت حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے تلقین کے ارشاد فرماتے ہین کہ اولیا کیا ہے وہ عاشقان
حضرت معرفت جذبہ صلاح باطن و تلقین ارشاد مرشد کامل و تربیت سالک مجذوب و استقامت
عبادت خفیات بکثرت تلاوت حفظ قلوب و فرمانبرداری یاد حقتعالے بدل وجان و معرفت راہ حقیقت
و اطاعت باطن کھڑے بیٹھے لیٹے و متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعنایت و
دریافت صحبت تربیت سننے دیکھنے کھانے پینے و ہاتھ پاؤن و کمالیت عبودیت نیازمندی
یاد حق رات دن مجمع و تنہائی یکوج و مقام و حصول پاسبانی قرب حضرت گھڑی گھڑی و دائم الحال
عندالوصال و اتصال مع اللہ سے ساتھ خالق کے رہتے ہین اور بیچ اطاعت شریعت و

واستقامت راہ طریقت بنقل وصحبت تربیت بیعت وارادت وتلقین وعظ ونصیحت واسطے استفہام
طالبان صادق وفرمانبرداری یادحق تعالےٰ متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اطاعت امر ظاہر کے بھی ساتھ خالق کے رہتے ہیں چنانچہ بیچ معرفت الاسرار کے خواجہ ذوالنون
مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات میں تربیت کی ترقیم فرماتے ہیں کہ چالیس برس تک بیچ اطاعت
پاسبانی جذبۂ اصلاح باطن عالم جبروت وفرمانبرداری یادحق تعالےٰ بدل وجان وتلاوت حفظ
قلوب ونیازمندی رات دن یکوج مقام کھڑے بیٹھے لیٹے و دریافت راہ حقیقت باطاعت باطن
دیکھنے سننے وکھانے پینے وہاتھ پاؤں گھڑی گھڑی و دائم الحال وعندالوصال واستقامت قرب
حضرت کے ساتھ خدا کے رہتا ہوں میں اور ساتھ خدا کے کہتا ہوں میں اور خدا سے سنتا ہوں
میں اور مخلوق جانتی ہے کہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہمارے ساتھ کہتا ہے وہ ہم سے
سنتا ہے معرفت القلوب میں صدر المشائخ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات
تربیت تلقین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے استفہام خلفاء صادق وطالبان راہ
حقیقت کے براہ تربیت شرح اظہار میں تحریر فرماتے ہیں کہ اے بادشاہ سلاطین صادق
نے واسطے استقامت حصول کشف کرامت وکمالیت اولیا و دریافت استفہام معرفت جذبۂ
اصلاح باطن وتلقین پاسبانی عالم جبروت کے مدت تک صحبت مرشد کامل وتلقین ارشاد وتربیت
سالک مجذوب کی حاصل کی ہے تب دریافت اطاعت باطن واستقامت راہ حقیقت و
پاسبانی یادحق تعالےٰ بدل وجان ومتابعت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت تلاوت
حفظ قلوب ونزدیکی شکر محبت ونیازمندی باطاعت باطن رات دن کھڑے بیٹھے لیٹے و
مجمع تنہائی یکوج ومقام وفرمانبرداری یادحق تعالےٰ دیکھنے سننے کھانے پینے ہاتھ پاؤں و
مبالغہ عبادت خفیات متابعت انبیا وکمالیت کشف کرامت وہدایت اولیا بقدر استعداد و
کثرت ملازمت حفظ قلوب واستقامت پاسبانی قرب حضرت سے ساتھ عنایت خدا کے چند روز دن
میں دائم الحال عندالوصال واتصال مع اللہ کو ساتھ مطلوب مقصود وکمالیت کو پہونچے ہیں نظم

کس بیاید بر در حق یار خود چون خانہ بہر قدمے واجب شود در راہ حق تنکرانہ بہر کہ از لقین گو ہر چید
بہرہم و انکہ بہ روز و شب تابان داند پر نیکند پیمانہ بہر کہ اینجا دل نظر بود رہ نیا بد سوا و بہ باز ماند تا ابداز
راہ حق بیگانہ بہ و اضح ہو کہ خادم درویشان مصنف معین الدین کہتا ہے مجلس چودھوین ہیز
کہ خواجہ عثمان ہارونی نے اس تربیت فوائد وتلقین ارشاد وعظ ونصیحت کو تمام کیا اور بتاریخ
آٹھوین ماہ ذوالحجہ شب عرفہ کے سلطان کو تازہ وضو کراکے دو رکعت نماز پڑھوائی اور بعدہ دست
بیعت و ارادت کا پکڑکے متحمم دانہ جوہر عنایت وعطا معرفت باری تعالے کو واسطے استقامت ایمان
و دریافت جذبہ امان حق تعالے وتربیت عبادت خفیات وتلقین تلاوت حفظ قلوب و
تعریف جذبہ اصلاح باطن واستفہام عالم جبروت وپاسبانی یاد حق کی سلطان کے دل مین بہت
ہی قائم کیا اور واسطے ترک عبادت تکلمات وعمارت تجلیات واطاعت عبادت وعادت رسمی و
وظائف اعمال فضولات بقدر استعداد ولازمت حفظ قلوب کے آگاہ فرمایا پس سلطان سعید التحی
طالب صادق نے ایک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونی مین دریافت معرفت جذبہ اصلاح
باطن واستفہام عالم جبروت واستقامت عبادت خفیات وتلقین تلاوت حفظ قلوب بدل وجان
استقامت کلی پائی تو دائم الحال تلاوت حفظ قلوب مین مشغول ہوا اور پہنچ اطاعت باطن و
یاد حق تعالے کی دل وجان سے سالک بادہ ہوا اور تین برس تک کارہمات ملکی سے علحدہ
رہا اور صحبت تربیت خلوت خمولت کو اختیار کیا خدا کی عنایت سے تھوڑے دنون مین ساتھ کشف
کرامت وتشریف عنایت وخلعت خلافت وحقائق بدل نازل واستقامت پاسبانی یاد حق تعالے
رات دن بکہیچ ومقام ومتابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واطاعت باطن بیچ
وسننے وکہانے پینے وکثرت مبالغہ عبودیت ودریافت استقامت معمول خلفا النقشبندا وکمالیت
اولیا بقرب حضرت کے مطلوب ومقصود کمالیت کو پہونچا بفضلہ وکرمہ اور بعد مدت کے واسطے
تلقین ارشاد وپادشاہان صادق وشیخ نظام کے منقولات مشائخون کو اس ملفوظات مین جمع کیے
آگاہ ہو کہ سلطان سعید التحی قطب الدنیا والدین سلطان علاء الدین انار اللہ برہانہ ایک مدت

صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین عبادت خفیات واطاعت باطن، استقامت تربیت خدمت شیخ ابو سعید ملنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیچ استفہام تربیت جذبہ اصلاح باطن و ملازمت خفقان قلوب و متابعت حضرت رسالت و پاسبانی یاد حق تعالے بدل وجان و مبالغہ عبودیت بقدر استعداد و عبادت خفیات رات دن و استقامت و اظہار کشف کرامت کی بعنایت اللہ تعالیٰ جنید روزن مین قرب حضرت واتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہونچا وصلی اللّٰہ علی النبی وآلہ وخلفائہ اجمعین واضح ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت زلفین کی امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائی وہ حدیث یہ ہے کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم الظاہر وعمل الظاہر من عالم الملکوت وعلم الباطن وعمل الباطن من علم الجبروت وھو خزینۃ عن خزائن اللّٰہ تعالے عمل الباطن وتفضل الباطن من نیاز الحق یعنے علم ظاہر وعمل ظاہر عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن وعمل باطن عالم جبروت سے ہے وہ ایک خزانہ ہے خزانوں اللہ تعالے کے سے علم باطن کا وعمل باطن کا نیاز حق سے ہے ترجمہ استفہام وہ ہے کہ لے علی بعضے علما زاہد واہل صلاحیت اطاعت ظاہر علم شریعت سے بیچ استقامت عمل طریقت کے رہتے ہین اور بعضے اولیاء سالک وخلفاے صادق اہل معرفت ساتھ عمل صلاحیت کی تربیت مرشد کامل و تلقین سالک مجذوب ہے اور معرفت حروف علم لدنی وعمل اصلاح باطن خزانہ اسرار حق تعالے سے بیچ دل وجان کے استقامت رکھتے ہین اور ہمیشہ عند الوصال ونیازمندی یاد حق تعالے سے ساتھ اظہار کشف کرامت و پاسبانی قرب حضرت مین رہتے ہین اے علی خلاصہ اہل صلاحیت واولیاء سالک بادشاہان صادق و واصلان حق کی وہ ہے کہ جو معرفت استفہام جذبہ اصلاح باطن تربیت مرشد کامل واستقامت یاد حق تعالے بدل وجان ومتابعت حضرت رسالت و تلقین عبادت خفیات واظہار کشف کرامت و پاسبانی قرب حضرت سے ساتھ خدا کی ملے ہین اونکو خلفا حق کہتے ہین چنانچہ حکایت کشف کرامت سلطان شمس الدین کی بیچ ملفوظات کے مرقوم ہوگی بسبب صحبت

تربیت مرشد کامل وتلقین ارشاد خواجہ عثمان ہارونی واطاعت باطن یاد حق تعالے بدل وجان
کے عبادت خفیات سے آئینہ دل کو ایسا صیقل کیا کہ سلطان روشن ضمیر ہوا چنانچہ تفسیر اس
اجمال کی یہ ہے کہ اندھیری راتون مین سے ایک رات کو ہوائے سرد برسات کی چلتی تھی کہ نصف
شب کو سلطان نے ایک خواب دیکھا اور بیدار ہوکر اوسیوقت بموجب تعبیر اوسکے کہ اوس
وقت پانی برستا تھا اور ہوا چلتی تھی اور بجلی چمکتی تھی دو خدمتگارون کو بلاکر دو بانات اوڑھنے
کو دی اور سو روپیہ کی تھیلی اونکے ہاتھ مین دیکر کہا کہ تم جلد بازار کو جاؤ اور برسر راہ متصل دروازہ
سے ملک فتح اللہ سنائی کے ایک مسجد ملک علی تجار کی ہے اوس مسجد کے قریب اوس
محلہ مین ایک عورت اسوقت دروازہ مین گرفتار ہے اور کوئی عورت اقارب اوسکے پاس نہین
ہے اور خاوند اوسکا کسی گاؤن کو گیا ہے اور وہ اسقدر محتاج ہے کہ روغن چراغ بھی نہین رکھتی
ہے پس تم ابھی جاکر مسجد کے قریب اوسکو تلاش کرو اور یہ روپیہ اوسکو دو چنانچہ وہ
دونون خدمتگار روانہ ہوئے اور بیچ بازار دہلی کے چلے جاتے تھے کہ اوس شب تاریک
مین روشنی بجلی سے دروازہ دہرا سے ملک فتح اللہ کا دکھائی دیا جبکہ آگے بڑھے تو دفعتا
روشنی برق مین مسجد ملک علی تجار کی معلوم ہوئی تو تھوڑی دیر تک اوس مسجد کے پاس وہ کھڑے
ہوئے حیران تھے کہ اسوقت آدھی رات ہے اور پانی برستا ہے اور مخلوق سوتی ہے ہم کس کو
پکارین اور کس سے پوچھین اسی تامل مین تھے کہ ناگاہ آواز شکشک آدمی کے پانون کی سنی
جبکہ آگے بڑھے تو روشنی برق مین کچھ مکانات دکھائی دیے تو وہان ٹھہر کر ایک خدمتگار نے آواز
دی کہ اس محلہ مین اسوقت کون جاتا ہے کہ آواز شکشک پانون اوسکے کی آتی ہے کہو سکو کہ عورت
ہے یا مرد ہے اہل محلہ نے جانا کہ یہ چوکیدار ہین کچھ جواب نہ دیا چونکہ خدمتگار دوسرا ہوشیار تھا
اوسنے باواز بلند کہا کہ ہم دو خدمتگار شاہی بھیجے ہوئے بادشاہ کے آئے ہین اور اس محلہ مین
ایک عورت دردزہ مین گرفتار ہے اور خاوند اوسکا گاؤن کو گیا ہے اور کوئی عورت ہمسایہ و
اقارب سے اوسکے پاس نہین ہے اور وہ بسبب محتاجی کے روغن چراغ تک نہین رکھتی ہے تو تسلی

تصدق کے بادشاہ نے نتیجے ہین پس ایسی عورت مبتلاے دردزہ اس محلہ مین ہی یا نھین کہ ایک عورت نے آواز دی کہ اے برادر اس پتے کی عورت دردزہ مین گرفتار اس گھر مین ہی پس اونھون نے اوسکو باہر بلاکر پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین لونڈی اسکی ہمسایہ کی ہون چونکہ یہ عورت بسبب دردزہ کے چلاتی تھی مین جگ گئی ازراہ شفقت یہان آئی اور گھاس لاکر جلائی تو میری پانون کے آواز تمنے سنی ہوگی پس اونھون نے اوس لونڈیکو اپنے پاس بلاکر وہ روپے دیے اور کہا کہ یہ روپیہ اوس عورت مبتلائے دردزہ کو پہونچاوے چنانچہ اوسنے وہ روپیہ اوس عورت کو جاکر دیے بعدہ اون خدمتگارون نے باواز بلند اوس عورت سے پوچھا کہ اے بہن یہ سو روپیہ تصدق شاہی تجھکو پہونچی اوس عورت نے پکار کر کہا کہ اللہ تعالے عمر بادشاہ کی زیادہ کرے اور جو تمنے تصدق بھیجا وہ مجھکو پہونچا اور اب تم جاؤ چنانچہ اون دونون خدمتگارون نے آکر سب حال بادشاہ سے عرض کیا آگاہ ہو کہ مرد طالب صادق چاہیے کہ دائم الحال عندالوصال وثابت قدمی قرب حضرت سے خدا تک پہونچا ہو اور طالبان صادق کو تربیت تلقین ارشاد کی کرے اور بیچ راہ حقیقت کے طبیب حاذق ہووے کہ معرفت جذبہ صلاح باطن و پاسبانی یاد حق تعالے وتلاوت حفظ قلوب بدل وجان وتلقین ارشاد کو استفہام کرے اور اطاعت فرمانبرداری باطن کو بیچ دل سالک کے استقامت دے اور دست ارادت پکڑے اور خدا تک پہونچاوے افسوس کہ تلقین ارشاد علما زاہد و تربیت مرشدان ناقص وسالکان غیر مجذوب کی معرفت جذبۂ صلاح باطن و استقامت تربیت سالک مجذوب وتلقین ارشاد استقامت سے ساتھ دل کے خبر نہین رکھتے ہین اور نہ کسی بزرگ کی صحبت تربیت وارشاد سے استقامت دل مین باقی ہین ومبتدی نارسیدہ ہین اور خدا سے دور وبے نصیب ہین اور طالبان صادق کو ہرگز تربیت تلقین و استفہام مریدون کو ساتھ کمالیت کے پہونچا نہین سکتے ہین اگرچہ عالم زاہد وعلامہ روزگار نے بیچ صلاحیت وریاضت ومجاہدہ کے ہزار برس گذارے ہون مگر بے معرفت حق پرستی کی نہین پائی کسواسطے

کہ خود بین ہرگز خدا بین نہیں ہوتا ہے پس ایسے شخص سے بیعت و ارادت و تربیت و متابعت
درست نہیں رباعی اے عالم نادان تو دین علم غروری پر نزدیک بعید نہ بلکہ تو دوری پر در
خلوت دل تا نخنی الفت توحید چہ حق را نشناسی تو ازین کبر و قدوری پر واضح ہو کہ واسطے استقامت
پانے علم شریعت کے حق سبحانہ تعالے نے تین شخصون کو اہل معرفت و صلاحیت سے بجاے پدر
مشفق کے اوستاد بنایا ہے کہ تا بندے معرفت میری نپاوین اور مجھ کو پہچانین اور مجھ تک
پہونچین اول اوستاد وہ ہے کہ مردم کو وہ علم شریعت سکھاوے کہ بجز سیکھنے اوس علم شریعت کے
کسیکو چارہ نہو جیتے پہلے سیکھنا و دریافت کرنا کل علم شریعت کا سب مسلمانون کو فرض ہے
اور فرمانبرداری اطاعت ظاہر متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دریافت علم حقیقت
معرفت اسلام ہے اور اگر نہیں جانتا ہے تو قول فعل نفسانی شیطانی نہیں پہچانیگا اور کفر معصیت
مین پڑیگا اور مردم بیچ کفر ضلالت و بطالت کے پڑینگے اور اسلام مجازی مین کفر حیوانی و کمالی دیکھیگا
اور سبب علم خدا تعالے سے دور ہوینگے پس بیچ دریافت کرنے علم شریعت و جاننے کمالیت اسلام
کی شرطین بہت ہین مگر اونمین سے ایک شرط اصلی وہ ہے کہ علم با عمل ہو اور جس دل مین کہ کلمہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہو اوس دل کو کب قرار و آرام ہو کسواسطے کہ دشمن
شیطان قوی تیرے زیر رکاب ہی یعنے اوپر خزانہ اسرار کے چور بیٹھا ہوا ہے پس واسطے حفاظت
خزانہ اسرار کلمہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حصار ربانی علم شریعت ہے کس واسطے
دنیا مین واسطے حصول کار آخرت کے علم شریعت و شہر طبیعت و عمارت بشریت و عقلی عبادت قاعدہ
اسلام ہے اور جو کہ نہیں رکھتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مثل حیوانون کے ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنے تحصیل علم شریعت فرض
ہے اوپر کل مسلمانون مرد زن و غلام و کنیزک کے پس واجب و لازم ہے سیکھنا علم شریعت و
اطاعت و حصول علم طریقت کا عالم ناسوت و ملکوت سے بیت از خواندن علم کار دشوار ایست ؏
ناخواندن و گشتن نا ہموار ایست ؏ پس معرفت علم شریعت کے واسطے دریافت کرنے علم طریقت کا

ہے دوسرا اوستاد پیر ہے کہ بجز ارادت لانیکے مردم کو چارہ نہین کس واسطے کہ مردم بے ارادت
مانند مردہ سکے ہین اور ارادت لانا اوپر پیر کامل کے سنّت ارادت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ہے چارون مذہب مین پس پیر وہ ہے کہ مرد طالب صادق کو مرید کرے اور نصیحت
وپند فرمائے اور کلاہ ارادت کی سر پر رکھے اور ماتحت حکم اپنے کے لاوے یعنے راہ طریقت پر عمل
کرنیکو فرماوے بیت قدم باید اندر طریقت نہ دم ۞ کہ اصلی ندارد دم بے قدم ۞ آگاہ ہو کہ جاننا
علم شریعت کا کہ بیچ اوسکے عمل نہو کچھ فائدہ نہ کریگا کس علم بے عمل نفع نہین دیتا ہے اور
مقصود علم شریعت کے پڑھنے سے عمل اخلاص کا چاہنا ہے بیچ راہ طریقت کے کیونکہ حق
سبحانہ تعالے کل قیامت کے روز حساب بندونکا علم سے نہ پونچھیگا عمل اخلاص سے پونچھیگا
پس مردم اہل علم کو پڑھنا و جاننا علم شریعت کا عمل اخلاص مین شرط ہی اور کچھ مقصود اس علم کے
جاننے و دریافت کرنیسے نہین ہے پس علم بے عمل کچھ منفعت نہین رکھتا ہی بلکہ اوس علم
بے عمل سے شدت درکات وہلاکت آخرت ہوتی ہے کہ جس علم مین کچھ عمل اخلاص کا دل میز
نہو غرضکہ جو مرید پیر نارسیدہ سے ارادت لایا اور مرید ہوا یعنے پیر نے مرید کو بیچ گروہ مریدون
اپنے کے داخل کیا اور مرید اوسکے ملک ہوا کہ تا دوسرے کا دست بیعت وارادت نہ پکڑے اور
نہ دیوے اور مقصود مرید طالب صادق کا دل مین یہ ہے کہ پیر کامل تربیت وتلقین سے راہ
راہ حقیقت کی بتلاوے اور خداتک پہونچاوے اور اگر ایسا نہین ہے تو ارادت لانے سے کچھ
مقصد حاصل نہوگا اوسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نوکر بادشاہی ہے اور گھوڑا اوسنے ملاحظہ دیوان
شاہی مین گذرانا اور داغ سلطانی اوسپر ہوگیا مگر تربیت سے کمال کو نہ پہونچا الا وہ گھوڑا ایک نہین
سکتا ہے اور نہ کوئی لے سکتا ہے پس طالب صادق کو مرید ہونے سے مراد خدا تک پہونچنا
ہے اور پیر کو عمل اخلاص واصلاح باطن شرط ہے کہ مرید کی تربیت وتلقین سے دل مین استقامت
کرے ونصیحت وتربیت سے خدا تک پہونچاوے اور اگر سر معرفت جذبہ اصلاح باطن کی دل مین
استقامت نہین رکھتا ہو مبتدی نارسیدہ ہی پس ایسے پیر سے ارادت لانا اور اوسپر بھروسہ پکڑنا کچھ

منفعت آخرت مین نہ دیگا چاہیے کہ تجھ کو اس بات مین کچھ شک نہووے مناسب ہے کہ مرید طالب
صادق عمل اخلاص باطن و تربیت تلقین کو مرشد کامل و سالک مجذوب سے حاصل کرے کہ تا استقامت
قرب حضرت و مطلوب مقصود کو پہونچ رہا ؎ اے لیک عمل کہ شقی و خواندی تو علم را ٭ زین علم روز حشر ترا
بس ملامت است ٭ سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر دوست ٭ علمی کہ راہ حق ننماید جہالت است ٭
تیسرا اوستاد مرشد کامل و سالک مجذوب ہے کہ تلقین مرشد کامل سے تربیت حاصل کرکے مریدان
طالب صادق کو راہ خدا کی بتلا دے اور تلاوت حفظ قلوب کی دل مین استقامت دیوے اور
ہاتھ پکڑے اور خدا تک پہونچا دیوے لیکن بہتر اور افضل وہ مرشد کامل و سالک مجذوب ہے کہ مردم
طالب صادق کو طرف خدا کے راہ حقیقت کی بتادے اور بیچ اطاعت باطن متابعت حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب حضرت خدا تک پہونچا دے پس بیچ معرفت مرشد کامل
سالک مجذوب کی شرطین بہت ہین مگر اونمین سے شرط اصلی وہ ہے کہ کسی بزرگ کی صحبت و
تربیت سے ساتھ جذبہ صلاح باطن و تلقین تلاوت حفظ قلوب کے دلمین استقامت پائی ہو اور اطاعت
عالم ناسوت و عمل فضولات سے گذر کر رات دن منہ طرف خدا کے لایا ہو اور دائم الحال عند الوصال
قرب حضرت سے ساتھ خدا کے ملا ہو اور مریدان طالب صادق کو تربیت و ارشاد کرکے خدا تک
پہونچانے مین طبیب حاذق ہوگیا ہو وہ مرشد کامل ہے اور مرید طالب صادق کی بھی شرطین بہت
ہین مگر اونمین سے شرط اصلی وہ ہے کہ تربیت مرشد مجذوب کو دل سے نہ چھوڑے اور دل
مین نسیانی نہ لاوے اور رات دن دائم الحال اطاعت تربیت و متابعت ربط امر مرشد پر چلے
اور جو کچھ کہ اعمال فضولات کے ترک کرنیکو مرشد کہے تو ترک کر دے اور اگر ترک نکریگا تو منزل مقصود
کو نہ پہونچیگا اور ادب مرشد راہ بتلانے والے کا نگاہ رکھے اور اوسکی اطاعت کو دوسرون سے
زیادہ جانے اور بطریق امتحان کے مرشد کے پاس نجاوے پس اطاعت مرشد کامل کی سب
آدمیون سے زیادہ جاننا واجب ہے کس واسطے کہ مرید طالب صادق تربیت مرشد سے
چند روز مین ساتھ استقامت قرب حضرت کی مطلوب مقصود کی کمالیت کو پہونچتا ہے نظم

انفاس پاسدار اگر مرد عارفی پو علی دو عالم ہست توان کرد ہر نفس پو معرفت بیسوین پیچ دریافت
کرنے شرح شکر مہابت وشکر حمیت وشکر محبت ومعرفت عالم محو وتحیر محو ومعرفت زلف وزلفین
وزنار حقیقی وزنار مجازی ومعرفت می وشاہد وخد وخال ومعرفت شراب حقیقی ومعرفت میخانہ حقیقی
ومعرفت خرابات ومعرفت دیر وکنشت بتخانہ ومعرفت ناموس وناقوس کی واضح ہو کہ شرح
شکر مہابت وشکر حمیت وشکر محبت ومعرفت عالم صحو وعالم تحیر ومعرفت معانی زلف وزلفین
وگیسو ومو وزنار وزنار حقیقی روحانی وزنار مجازی نفسانی ومعرفت معانی جذبۂ عنایت وقطرہ محیط
بے پایان ودریافتن نکتہ رحمت ودقائق معانی واستفہام تخم دانہ اسرار عنایت ومعرفت بیخ و
وشاخ وگل ومیوہ آن درخت رحمانی ومعرفت جہانی جواہر ویاقوت ولعل وزمرد ودریافت استفہام
معانی زر وموتی ودینار ومعرفت معانی بوئے گل وگلزار با خوشبوئے عنبر ودریافت معانی شاخ
صد شوق وعنایت ومشک بو عطریات ومعرفت معانی جلوہ شراب وشاہد وشہود وجام وجرعہ
وخرابات ومیخانہ حقیقی پنہانی ومعرفت معانی بوئے گل گلزار با خوشبوئے عنبرات ودریافت گل
وشکر وقند ونبات حقیقی وشہد خالص وشربت وحلوا شیرین ومعرفت معانی ورق ودفتر واستفہام
برگ بارنگ ومعرفت عود واسپند ومعرفت معانی خد حقیقی وجسم بیجان مقام حال ودریافت
معانی خال نقطہ سیاہ نفسانی ومعرفت علم قال واسطے قوت انسانی ومعرفت معانی دیر کنشت
وبتخانہ باطنی شیطانی ومعرفت ودریافت شرک وسر کفر حقیقی وکفر مجازی ومعرفت معانی خار ومار و
زنار وگناہ مذموم ومعرفت معانی وزر ودیار واغیار ودشمن گھاتی ومعرفت سنگدل وسیاہ ودریافت
معانی گناہ وخطرات دل بغیر یاد حق تعالے وغفلت نسیانی وتفرقہ تعلق کار دنیوی واعمال
مذموم نسیانی کی شیطانی ہے ومعرفت دریافت پنہان رموزات واستفہام شمسی وقمری استعارات
حور وقصور فردوسی ومعرفت معانی زمین وآسمان وعبادت شوق عقبے وگلستان عشق زیبا کی پیچ
استفہام پنہان رموزات کے سب ایک معانی رکھتے ہین مگر بجز تربیت تلقین مرشد کامل و
سالک مجذوب کے ہرگز استفہام مین نہین آتے ہین معرفت شکر مہابت وہ ہے کہ ایک ...

امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ بیچ استغراق سُکر مہابت و مستی عشق وحدانیت کے آئے اور
دامن مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکڑ کے کھینچا بحالت سُکر اور کہا کہ
یا رسول اللہ نماز مت پڑھو یعنے اطاعت ظاہر سے منع کیا اور بعد ایک گھڑی کے مقام محو سے عالم
صحو مین آگئے اور باتین عقل کی کرنے لگے پس اوس استغراق کمال مقام محو ومستی کو سُکر مہابت
کہتے ہین کہ گھڑی بھر مین عشق ربانی آدمی کو عقل سے غافل کر دیتا ہے معرفت سُکر
حمیّت وہ ہے کہ مہتر موسٰی علیہ السلام کو تھا کہ بعد ایک مدت کے وقت آتا تھا کہ بحالت
محو مسرور داڑھی برادر ہارون علیہ السلام کی پکڑ کے کھینچتے تھے اور وہ بآواز بلند کہتے تھے یا بن
ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی یعنے اے بیٹے ماں میری کے مت پکڑ داڑھی میری
اور نہ سر میرا پس کسی مسلمان کو روا نہین ہے کہ بے گناہ پر شدت کرے اس سبب سے مہتر
موسے علیہ السلام پر کچھ خطاب خدا کا نہین آتا تھا کہ بیچ حالت سُکر حمیت کے ہوتے تھے بیت
ساقی قدح دو نوبت می یکقدح بنوشم ٭ خرقہ وسجادہ بازہد بمیخانہ فروشم ٭ معرفت سُکر محبت
وہ ہے کہ بیچ عالم استفہام کے فرح ظاہر کرنا اوسکی جائز نہین ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے
واسطے عوام خلائق کے کہنے کو منع فرمایا ہے اور خود سے حضرت عزت کا طرف عاشقون کے
وہ ہے قولہ تعالے ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورًا
عینا یشرب بہا عباد اللہ یعنے تحقیق نیک لوگ پیین گے پیالے کہ ہوگا مزا اوسکا کافور
چشمہ ہے کہ پیتے ہین اوس مین سے بندے خدا کے کہ مشرب عابدونکا ہے اور آیۃ دوسری مین
مزاج زنجبیل کا فرمایا ہے قولہ تعالے یسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا یعنی پلائے
جائینگے بیچ اوسکے پیالے کہ ہوگا مزاج اوسکا زنجبیل سے کہ حرارت سے استغراق کمال محو ومستی
عشق محبت کا ہوتا ہے قولہ تعالے عینا یشرب بہا المقربون یعنے ایک چشمہ ہے کہ
پیین گے اوس مین سے نزدیک والے یہ شراب پیا معرفت عشق محبت کی مشرب و اصلان مقربون
کا ہے قولہ تعالے سقٰہم ربہم شرابا طہورًا یعنے اور پلائیگا اونکو رب اونکا

شربت پاکیزہ پس بیچ ملازمت صحبت تربیت مرشد کامل کے واسطے مقصود حق پرستی کے کمالیت استغراق مستی محو کو کثرت ملازمت حفظ قلوب سے حاصل کرے تو اجازت مستی سکر محبت ورخصت مستی خمر ہے یعنے نہ مقصود مستی سے غیر یاد دوست ونہ مطلوب استغراق مستی سے غیر اللہ ہے بلکہ مقصود عاشق کا بیچ اطاعت عبادت خفیات وبا سبانی یاد حق تعالے بدل و استقامت حصول نیازمندی رات دن ومبالغہ عبودیت مطلوب کے اتصال مع اللہ وپاسبانی قرب حضرت ہے پس بجاے اشتیاق وشوق عبودیت کے استقامت جذبۂ صلاح باطن بحالت کثرت ملازمت تلاوت حفظ قلوب وسکر محبت خاص سالکون کو مباح ہے کس واسطے کہ اولیا سالک وخلفا صادق وعاشقان حضرت وواصلان حق تعالے مثل سلطان العالمین ابراہیم ادہم وسلطان العارفین بایزید بسطامی وسلطان العاشقین شمس تبریزی وخواجہ سعدی شیرازی و خواجہ عبداللہ انصاری وخواجہ ذوالنون مصری وخواجہ شبلی وخواجہ ہمدانی وقاضی احمد غزالی و قاضی عین القضات فضیل ہمدانی رحمہم اللہ تعالے وغیرہ عاشقان حضرت واسطے استقامت حصول اتصال مع اللہ وکمالیت استغراق مستی محو کے اس عالم سے باہر نہین گئی ہین اور اگر کوئی سالک اس عالم مین مشہور ہو جاوے تو اوسکے عیب کو دل مین بچانا چاہیے تاکہ تا تربیت تلقین اسرار حقیقت ومعرفت عالم جبروت وحصول قرب حضرت سے محروم نرہی واضح ہو کہ یہ مقام معرفت عشق محبت استقامت سر الی اللہ ہے اور بجز صحبت تربیت مرشد کامل کے درست نہین آتا ہی اور بجز سکر محبت کے ہرگز نہین کھلتا ہے اور جو کچھ کہ بیچ اس عالم کے عشق دوست سے وجود اولیا مین حاصل ہوتا ہی اور دل بالکل حق تعالے سے گھٹتا ہے اوسکو منع کچا چاہیے کرنا اور سالک کو انکار بھی بچنا چاہیے کرنا اور اجازت اظہار اقرار کے بھی بچنا چاہیے دینا کہ تا بات نہ بڑھ جاوے زیادہ اس سے بیان کرنا ممکن نہین آگاہ ہو کہ قول مشائخون کے بیچ دریافت کرنے معانی اشعار واستفہام بشارات اشارات وتلقین ارشاد سخنان رموزات سکے بہت ہین لیکن واسطے استعداد ومبالغہ عشق و محبت ومحو کے عاشقان گران مایہ کو سکر کمالیت عالم جبروت ولاہوت واستقامت تلاوت

حفظ قلوب و دائم الحال پیشوائی و پاسبانی قرب حضرت سیان عاشق و معشوق وصل کمالیت
عشق حقیقی رحمانی و دائم الحال سکر محبت کی چاہیے کس واسطے کہ بغیر سکر محبت کے سالکان مبتدی کو
ہرگز اتصال مع اللہ واستقامت قرب حضرت کی کمالیت نہین ہوسکتی ہے پس یقین کرو کہ
واسطے استغراق کمالیت مستی محو کے عاشقون کو آخر شب مین قدرے سکر محبت ضرور ہے کہ تا
سالکان صادق بدل و جان ثابت قدم ہوویں اور عشق دوست کے کمالیت کو پہونچین
کس واسطے کہ عارفان ثابت قدم میں سے بعضے کو دن بھر مین سلوک کی ڈھائی سیرین اور
بعضے کو ساڑھے تین سیرین اور بعضے پانچ سیرین تک واسطے استعداد استغراق و کمالیت
مستی محو کی سکر محبت مباح ہے لیکن اس سے زیادہ ممکن نہین اور مباح و جائز نہین کس واسطے کہ
مقام تجاوز مین رہنا شرعاً مسموع نہوگا بیت مست نہ این سرخوشی زلف پریشان مدار ٭ یک قدح
دیگر بہوش تا بشود کار دوست آگاہ ہو کہ عاشق بقدر استعداد و باندازہ مبالغہ مستی سکر محبت
کی بیچ استغراق کمالیت مقام محو و استقامت پاسبانی قرب حضرت کی کشف اسرار و اظہار سے
بعنایت خدا اتصال مع اللہ کی کمالیت پاتا ہے نظم مفتاح فتح حضرت از میخانہ طلب کن ٭
سرمایہ معرفت جان از جانانہ طلب کن ٭ آن یار کہ در خلوت جستی و ندیدی ٭ باشد کہ تو آن یافت
ز میخانہ طلب کن ٭ در یاد حق نشین می اندر پیالہ کن ٭ می گر حرام گشت تو با دوست حلال کن ٭
معرفت عالم صحو نفسانی کی وہ ہے کہ عقلی عبودیت سے آنکھین بند کرکے بحالت مشغولی
اصلاح باطن یاد حق تعالے کی بدل و جان کرے یعنے حضور قلب سے مشغول ہووے اور جو آواز
سننے اوسکو تمیز کرے اور ہر چیز کی آواز پہچانے اور فرق کر سکے اور اپنے وجود مین اعضا کو بھی
پہچانے اور ہوشیاری رکھے اوسکو صحو کہتے ہین پس جو کچھ کہ عالم سکر مین سرخوشی ہے بیچ
استغراق کمالیت کے نہین رکھتا ہے کس واسطے کہ حالت صحو مین ایک نشان ہوتا ہے
اور استغراق مستی عشق محبت کا غلبہ شوق مین حاصل ہوتا ہے معرفت عالم تحیر محو کی یہ
ہے کہ استغراق مستی سکر محبت و فرمانبرداری یاد حق تعالے و دائم ملازمت سے جو عاشق بیچ پاسبانی

تلاوت حفظ قلوب کی پہونچا تو مستی عشق دوست کی بیچ وجود کے غالب آئی اور سالک کو وجود سے خبر نرہی وہ شخص بیچ مستی عشق محبت و استغراق مقام تحیر و محو ہوگئے ہے گویا بیچ دریا کی غرق ہے اور اس جگہ نہ ماضی نہ مستقبل ہے کس واسطے کہ بیچ عشق معشوق کے بیخبر ہے اور بیچ عالم استغراق کے خود سے خبر نہین رکھتا ہے پس پانچون وقت کی نماز رسم عادت پرستی نفسانی کے ساتھ حرکت قیام و قعود کی کیونکر ادا کرے اور بیچ عالم تحیر محو کے کمالیت استغراق مستی سکر محبت کی خاص عاشقان حضرت کو بیچ مقام حال کے ہی اور ساتھ قال کے تعلق نہین رکھتی ہے اور بیچ مستی عشق کے ساتھ محبت دوست کے خود بیگانہ ہے اور کچھ پروا دنیا و آخرت کی دل مین نہین رکھتا ہے کس واسطے کہ دوست کے ساتھ آپ قناعت کی ہر اور یاد حق مین ہے اور کسی چیز کی دل مین یاد نہین لاتا ہے اور رات دن دیکھنے و سننے و کھانے پینے سے دائم الحال عند الوصال بیچ پاسبانی قرب حضرت کے رہتا ہے اور اتصال مع اللہ سے ہمیشہ حضور قلب کو نگاہ رکھتا ہے اور اشتیاق مین غلبہ شوق عشق مستی کا وجود عاشق مین آتا ہے اور استغراق کمالیت مستی محو منہ دکھلاتا ہے رباعی ہوشیار ز ستان چہ شناسد آخر و ہر چیز کہ ہست کند از و بداند آخر مستم خبر خویش چہ پرسی از من مستان خبری خویش ندانند آخر معرفت زلف و زلفین و زنار حقیقی و زنار مجازی و معرفت می و شاہد و خد و خال کی اور بیچ کہ زلف بیچ دل کے ہے اور معانی زلفین کے جذبہ صلاح باطن مومن کے دل مین ہے پس بجز صحبت و تربیت مرشد کامل کے ہرگز استفہام نہین ہوتی ہے اور بیان کرنا اوسکا اوپر عوام خلائق کے جائز نہین کس واسطے کہ حق سبحانہ تعالے نے بیان زلفین کا اوپر خلایق عوام کے منع فرمایا ہے کہ بیچ معرفت سر الی اللہ کے ہے اور بجز تربیت تلقین کے راست نہین آتا ہے لیکن مرید انسان کامل و طالب صادق کو چاہیے کہ تا معرفت زلفین سے راہ حق کی دل مین کھولے معرفت زنار حقیقی یعنے دل باندھنا ساتھ حق تعالے کے رات دن ملاحظت حفظ کے پیوست ہونا بیچ دل کے دیکھنے و سننے و کھانے پینے و ہاتھ پانون سے بیچ جذبہ

اصلاح باطن متابعت حضرت رسالت حصول استقامت قرب حضرت کی ہے معرفت
زنار مجازی یعنے دل باندھنا ساتھ دنیا و اہل دنیا کے کہ طالب بیچ اوسکے دیکھتا ہے
بحالت تسبیحات وعبادت تجلیات وقیام قعود کے پس وہ دل بستگی جو دل مین
آوے بت مذموم ہے اور جو دل ہنگام عبادت کی اوس چیز کی طرف کھینچے اوسکو زنار مجازی
کہتے ہین معرفت می یعنے می بمعنے محبت کے کہ یاد حقتعالے بیچ صلاحیت جذبہ اصلاح
باطن و پاسبانی یاد حق تعالے و اطاعت عبادت خفیات متابعت نبوت کے ہو پس محبت
یاد حق تعالے کو اسلام کہتے ہین معرفت معانی شاہد کہ بیچ راہ حقیقت کے سالک مجذوب
رات دن بیچ ملازمت جذبہ اصلاح باطن و یاد حق تعالے کے دل وجان سے حاضر ہے اور
ایک لحظہ ولمحہ دل سے نہین بھولتا ہے اور دوست کو ہمیشہ حاضر وناظر جانتا ہے اگر بندہ ذاکر
ہے تو وہ سامع ہے پس بندہ کو چاہیے کہ یاد حق تعالے مین رات دن ہمیشہ حاضر رہے
معرفت معانی خد یعنے ملنا ساتھ حق تعالے کے یکتائی ظاہر و باطن و اطاعت متابعت حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیچ عبادت خفیات و استقامت دل کے کہ تا دل مین
کچھ شک و شرک و غفلت نہ آوے بیچ معرفت سوے الی اللہ کے یہ مقام خدا کا ہے
معرفت خال یعنے بیچ اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی جو سالک ملازمت حفظ قلوب کو پہونچے اور خطرات انسانی و نفسانی دل مین آوین اوسکو
خال کہتے ہین اور وہ عبادت کہ جسمین اخلاص درد دل نہوناقص ہے پس تفرقہ خطرات انسانی
کو خال کہتے ہین کس واسطے کہ استفہام معانی رموزات مین معرفت خال وہ نقطہ سیاہ ہے
کہ خطرات دنیوی نفسانی سے دل مین ہوتا ہے بیت نقطۂ زیبا نباشد قلب دوست چو نقطہ
زیبا مگر در رو نیکوست چو معرفت شراب حقیقی از روے حقیقت کے حصول ملازمت سیر
الی اللہ بیچ دل صافی کے ہے کہ بیچ اوسکے غفلت نہو وہ شراب ایسا طہور ہے کہ فیض الوہیت و تجلی
صمدیت کا نازل ہوتا ہے اور اگر محبت حق تعالے کی بیچ اطاعت باطن کے صاف دل مین ہو

قابل شرک نہین ہے قولہ تعالی وسقٰیهم ربهم شرابا طهورا یعنے اور پلائیگا اونکو رب
اونکا شراب پاک بلکہ بیچ استقامت پاسبانی قرب حضرت کے ہے رباعی امروز مرا مونس
غمخوار شراب است؛ روزیکہ شرابم نبود تن بعذاب است؛ در یاب می زلف بمیخانہ چو صاف است
ہشیار ازان مستی مادوست چو خواب است معرفت میخانہ حقیقی کی دل مین ہے اور ہر کوئی نہین
پہچانتا ہے اور نہ کوئی جانتا ہے اور سوائے تربیت مرشد کامل سالک مجذوب اہل معرفت و صاحب
تصرف کی سمجھ مین نہین آسکتی ہے معرفت خرابات اوصاف نفسانی یعنے عبادت حیوانی
و تجربہ عرضی و شہواتی و تغیر عبادت رسمی و تبدیل اخلاق مذموم ہے اور خرابات ترک
کرنا نام و ناموس سے اپنے کو وستاد خود نمائی و عبادت ریائی و طاعت شہہاے خود بینی ظاہر آرائی
و خرابی انفاس و یا طریق حبس و قید و بعضے مانع اعمال نفسانی کہ واسطے رضا رخدا کے
نہون و افعال خواہش نفس پرستی مین آلودہ ہون و اخلاق رسمی و اعمال رسمی و وصف عادتی
و علامت بی سعادتی کہ دل مین بھرے ہون اوسکو خرابات کہتے ہین وام نفس و کفر کنشت
و احکام شہوت و مطالبہ طبیعت ترک ہوکر ساتھ تکلف شریعت و تقلید ظاہر و تعلیم ظواہر کشف
احوال حقایق بعد کھلنے دروازہ دقایق کے مبدل ہو جاوے اور مال و جاہ و باغ و جو کچھ کہ
لذت اوسکی ہے دونون جہان سے اور جو کچھ کہ حصہ اوسکا ہے دارین سے بیچ میخانہ محبت
حق کے ہارے اوسکو خراباتی کہتے ہین معرفت دیر و کنشت بتخانہ باطن کو کہتے ہین کہ
نفس طلب مطلوب دنیا و ہوس خواہش عقبیٰ سے نہین چھوٹا ہے اغیار ہے پس جبتک
کہ ایک ذرہ رغبت کونین و ہوس دونون جہان کی بیچ دل کے رکھتا ہے بتخانہ باطنی ہے
اور اسی طرح پر جس باطن مین خواہش مقام کی مقامات دین و رضاے یقین سے بیچ شہرت اعمال
ظہور کے و چاہنا دل مین صدر نشینی و مشہوری و برآنا نام و ناموس کا عبادت و مناجات سے و
طلب کرنا مرتبہ شیخی و پیشوائی و چاہنا امامت و ملنا مرتبہ کشف کرامات و نیازمندی خواہش مقتدا
و مرتبہ مشہوری و عشق مدرسی و شوق مفسری و مذکری کا ہو کہ عالم حقیقت مین وہ درکات ہین اوسکو

بھی بتخانہ باطنی کہتے ہین اور بت پرست اوسکو کہتے ہین کہ جو سالک اس مقام کو پہونچا اور
اوسپر مغرور ومشہور ہوا اور اپنا کمال جانا اور خود کو اہل مقصد سے گردانا اور اوسپر قیام کیا اور
اپنے کو اہل تمکین سے جانا پس ایسے سالک مغرور کو بت پرست کہتے ہین معرفت ناموس و
ناقوس یعنے عبادت کرنا واسطے طلب شہرت وجاہ وہوس نیکنامی ونامداری وشہرت خودنمائی
وخودستائی وچاہنا بیچ عبادت ومناجات کے مشہوری ومرتبہ معروفی اور اوسپر استقامت
کرنا اور ہوا ہوس پرست ہونا یا نفس پرست ہوکر جینا اور اوسی مین مرنا بت پرستی ہے اور
جسوقت کہ طالب صادق اعمال کے شہرت مین سے اخلاص سے دور ہے یعنے جسکے بند مین
ہے اوسکا بندہ ہے اور جو اوپر راہ کے ہے تارک جاہ ہے تعلیم تو آنکہ ز وخبر یابی کہ از خود بیخبر
گردی ہ تو آنکہ روے او بینی کہ از خود ودیگر وانی معرفت اکیسوین بیچ دریافت کرنے
سماع یعنے استغراق ہستی سکر محبت بحالت راگ ومقام محویت عالم جبروت ولاہوت درود
سرود وشرایط سماع حقیقی رحمانی کی کہ حلال ہے واضح ہو کہ سمجھنا معنی سماع کا بسبب کمال سکر
محبت کے استغراق محو مین شوق غلبہ عشق محبت سے ہے پس معرفت جذبہ اصلاح باطن و
استقامت پاسبانی عالم جبروت سالک کے دلمین سکر محبت حاصل ہوا اور غلبہ شوق عشق معشوق
سے کھڑا ہوکر رقص کرے درست ہے اور ہرچند کہ عاشق قوال سے آواز خوش سنتا ہے اور سمجھتا ہے
اور عشق دل مین زیادہ بھڑکتا ہے مگر راگ سننا بیچ عالم ناسوت کے حرام ہے اور بیچ معرفت
عالم ملکوت کے مکروہ ہے مگر جو مومن متقی بسبب استقامت صحبت مرشد کامل وتربیت جذبہ
اصلاح باطن وتلقین سالک مجذوب کی پاسبانی معرفت سے عالم جبروت مین پہونچے اور
سکر محبت دل مین حاصل ہوے اور بقدر استعداد ولایت حفظ قلوب کی سالک استغراق
ہستی وکمالیت مقام محو مین پہونچے تو اوپر اندازہ مبالغہ ہستی عشق محبت کے بعضے سالکونکو
سماع یعنے راگ سننا حلال ہے اور بعضون کو مباح ہے اگرچہ معرفت طاعت عالم ناسوت
وملکوت سے سالک کے دل مین ایک حالت صادق پیدا ہوتی ہے لیکن بیچ سماع کے کھڑے ہوکر

رقص کرنا بجز استقامت عالم جبروت ولاہوت کے جائز نہین ہے اور انتہا کی مشکل معرفت
ذکر رود و طرب ہے کہ مراد آواز خوش رموز سے ہے کس واسطے جیسا کہ الاصوات محرکات
القلوب یعنے آواز ہلانے والے دلونکی ہے اور انجیل مین لکھا ہے غنینا لکم
فلم تطربوا ونرمنا لکم یعنے تمھارے واسطے سرود کہا ہمنے پس تم طرب نہین آئے
تم اور مزامیر بجایا ہمنے رقص نکیا تمنے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
الاصوات والالحان زینوا اصواتکم بالقرآن یعنے آراستہ کرو تم قرآن کو ساتھ
خوش آوازی کے حدیث مین لکھا ہے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ بہشت
مین جنتیونکے لیے سماع ہوگا ایسی آواز اور الحان سے کہ اوسمین بڑی لذت ہوگی اور رود مراد اس سے ہے کہ
اہل تصوف نے کہا ہے کہ سرود بے رود نیکو نباشد صحیح ہے کس واسطے کہ کیا از روی لفظ و
کیا از روے حق کے سرود بے رود کے نیک نہین ہے اور رود لازمہ سرود کا ہے حاشیہ
از روے لفظ کے سرود بے رود مراد باجہ و تانت سے ہے کس واسطے کہ سرود باجہ بغیر تانت کے
بیکار ہے اور از روے معنی کے سرود یعنے راگ و رود بمعنی باجہ پس راگ بغیر باجہ کے مزیدار
نہین ہوتا ہے اور مطرب اوس نزول فرحت در دل کو کہتے ہین کہ صوفی کو بیچ عالم بسط کے
لاتی ہے اور امورات دنیا وعقبا سے شطحیات مین ڈالتی ہے اور شطحیات مراد اوس قول
سے ہے کہ شریعت مین بظاہر وہ قبول نہوا ور حقیقت کے مقام مین معتبر ومقبول ہو جاے
صغیر مین لکھا ہے کہ غنا حرام ہے جو مزامیر کے ساتھ ہو یعنے اغانی راگ مین وہ چیز ہے کہ
بیچ اوسکی ذکر غوانی کا ہو اور غوانی خوبانکو کہتے ہین کہ وہ حسن اپنا زینت معانی سے رکھتے ہین اور
قوت القلوب مین لکھا ہے کہ اغانی مراد زبان خوب سی ہے کہ حق تعالے سے بیچ نغمہ پاک
آواز خوب کے اسرار پنہان کیے ہین یعنے ہر آواز مین راز اور ہر صوت مین صوت اور ہر لوا مین
دوا اور ہر تار مین مزا اور ہر رود مین سرود اور ہر بم مین آنحضور نکو نم اور ہر زیر مین غم و ماتم ہے
پس یہ بات کس سے کہین اور کس سے پوچھین واضح ہو کہ سماع دو قسم پر ہے یعنے جو کچھ سننے

سے اثر کرے اوسکو سماع جسمی کہتے ہین اور جو کچھ کہ اول سنے وہ بعد کو سمجھے اور اثر کرے اور
پھر وجد پیدا ہووے اور وجود حرکت مین آوے اوسکو سماع غیبی بھی کہتے ہین پس صوفی کو
چاہیے کہ جو کچھ بیچ تغیر ونقصان کے سبب ہے اوسکو اپنے حق مین سمجھے اور جو کچھ بیچ معنی حقیقت
کمال وجلال کے سبب اوسکو خدا کے طرف سے سمجھے بیت از کاسہ رباب مرا معنی رسید شد آفتاب
ہر کہ از وذرہ چشید ہ پس جو کوئی یہ علم سماع نہین رکھتا ہے کفر مین پڑتا ہے اگرچہ عالم زاہد علمائے روزگار
ہو اور ساتھ ریاضت ومجاہدہ کے عالم فنا تک پہونچا ہو مگر وہ معرفت حق تعالے سے غافل ہے
اور اگر معنی حقیقت کے دل مین سمجھے ہین تو بیچ و شنیدنے کے حالت نیستی و یگانگی کی دل مین
تازہ ہوگی یعنے بالکل خود سے غافل ہوگا اور عالم انسانی سے بیخبر رہیگا یہان تک کہ اگر
آگ مین گرے تو خبر نرکھے پس صوفی کو واجب ہے کہ علم سماع سیکھے کہ تا لایق مقام حال کے
ہووے نظم صوفی ترا چہ سوز چہ شور ست در سماع ہ گفت این سوالہاست کہ آنرا جواب نیست ہ
شتر را چہ شور و شغب و رسرست ہ اگر آدمی را نباشد خراست ہ آگاہ ہو کہ شرط اصلی سماع کی ذ
ہے کہ زمان ومکان واخوان کا لحاظ چاہیے رکھنا زمان اوسکو کہتے ہین کہ جسوقت دل
مشغول کسی چیز کا ہو یعنے غسل واستنجا ووضو یا نماز یا خورش طعام وغیرہ کی کہ دل مقام حال
سے پراگندہ ہو سماع کچھ اثر نکریگا مکان وہ ہے کہ راہ گذر ہو یا جاے ناخوش تاریک یا خانہ
ظالم یا خانہ غصہ ناک یا خانہ بے نمازی ہو کہ وہ اسلام سے خبردار تہووے اگر اوس وقت طبیعت
بھی لبداز ہووے مگر سماع اثر نہ کریگا اخوان وہ ہے کہ حضار محفل اہل سماع سب مرید ایک پیر کے
ہووین یا معتقد ایک خاندان کے ہون کہ اثر زیادہ ہووے و یا درویش ایک صفت کے یعنے
سب صوفی ہون یا سب رند یا قلندر یا حیدری ہون کہ وہ بہرحال ایک دوسرے کے بھائی
ہین اور اگر کوئی متکبر دنیا دار یا زاہد ریاکار مجلس مین حاضر ہو کہ ساتھ تکلف کی حالت لاوے اور
رقص کرے تو بحالت ہوشیاری سماع حرام ہے و یا قوال اہل غفلت و بے وضو و یا تارک الصلوۃ حاضر
ہون و یا خلائق ہرجائی دیکھتی ہو و یا عورتین جھانکتی ہون و یا جوان لڑکے شریک اہل مجلس ہون

اہل غفلت سے کہ شہوت اون مین غالب ہو سماع حرام ہے کس واسطے کہ آگ شہوت کی
طرف مرد و عورتون کے غالب آتی ہے اور فسق و فساد پیدا ہوتا ہے پس ایسا راگ سننا بالکل
ضرر پہونچاتا ہے شرط دوسری وہ ہے کہ سب مردم اہل سماع نیچی نگاہ رکھین اور ایک دوسرے کی
طرف نہ دیکھین اور باتین کرنا حرام جانین اور پانی نہ پیین اور سر نہ ہلائین اور بناوٹ سے کچھ
حرکت نہ کرین بلکہ دوزانون بیٹھین اور دل ساتھ خدا کے لگائین اور منتظر اس امر کے رہین کہ کیا
غیب سے دل مین کھلتا ہے بسبب اس سماع کے اور اپنے کو سنبھالنا چاہیے کہ تا باختیار خود
کھڑے ہو کر حرکت نہ ہوے رباعی مردان چو در سماع قدم باخدا زنند دانند خداے نفس کجا
تا کجا زنند باد وست خود ببیند و دارند پای خویش خود دست پای جنبد و نی دست و پا زنند
اگر کوئی شخص بیچ غلبہ وجد کے کھڑا ہو جاوے تو اہل سماع اوسکی موافقت کرین حتی کہ اگر پگڑی
اوسکی گر جاوے تو پھر اوٹھا کر اوسکے سر پر رکھین اور نگہبانی کرین اگرچہ یہ امر بدعت ہے مگر
یہ بدعت بھی نیک ہے اور بد وہ ہے کہ مخالف سنت ہو پس دل مردم کا خوش کرنا شریعت مین
محمود ہے اور ایک قوم کی یہ عادت ہے کہ اونھون کے ساتھ مخالفت رکھتی ہین وہ بیچ اخلاق
کے اونکی بدخوئی ہے خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم السماع وارد الحق یزعج القلوب الی الحق فمن اصغی الیہ بنفسہ تزندق
یعنے سماع وارد ہے خدا کی طرف سے اوٹھاتا ہے دلونکو طرف حق کے جسنے کان رکھا طرف اوسکے
ساتھ نفس کے زندیق کریگا اوسکو اگرچہ سماع وارد حق ہے کہ دلونکو ابھارتا ہے اور طلب حق مین
حریص کرتا ہے مگر جو کوئی اوسکو واسطے حق کے سنتا ہے طرف خدا کے راہ پاتا ہے اور جو کوئی واسطے
نفسانی جانتا ہے زندیق ہوتا ہے پس مراد اس سے وہ ہے کہ سماع مین خدا سے وصال
ہوتا ہے اور سننے والا معنی ساتھ خدا کے سنتا ہے جبکہ اس طور پر ہے تو آواز اوسکی دل مین جا کے
وارد حق کے ہے اور وہ محقق ہوتا ہے پس جو یہ بات دل مین پہونچی ہے تو دل اوبھرتا ہے
اور وہ متابعت کرنیوالا حق کا ہوتا ہے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین السماع ظاہرہ

فتنۃ وباطنہ عبرۃ فمن عرف الاشارۃ کان لہ حلال واستماع العبرۃ ولا فقد استدعی الفتنۃ وتعلقتا بقلبہ یعنے ظاہر سماع فتنہ ہے اور باطن اوسکا عبرت ہے پس جو کوئی کہ اہل اشارت سے ہے خاص اوسکو ہے سماع حلال ہے ورنہ دوسرون کے لیے طلب فتنہ ہے اور علاقہ بلا سے رکھتا ہے پس جس کسیکے دلمین کمالیت استغراق کی خدا کی باتون سے نہین ہے سماع اوسپر بلا اور آفت ہو اور بعضون نے لکھا ہو کہ سماع آلہ حضور ہے اور جو کوئی اوس سے محبت کل ہو ذکی چاہیے تاکہ محبت محبوب مین بالکل مستغرق ہو جاوے وہ شخص محبت مین ناقص ہے کس واسطے کہ قلب کو جاے اخلاص مین محبت نصیب ہے اور سر کو مشاہدہ اور روح کو وصل اور تن کو خلعت اسیطرح کان کو بھی ایک حصہ ہے جیسے آنکھ کو دیدار سے پس سماع دو طرح سے ہے ایک بواسطہ اور دوسرا بیواسطہ یعنے جو کچھ قوال سے سنتے غیب ہو اور جو کچھ تار سے سنیے حضور ہے اور سماع مانند آفتاب کی ہے کہ اوپر سب چیزکے گذرتا ہی اور ہر ایک چیز کو مقدار و مراتب کے موافق ذوق ولذت دیتا ہی یعنے کسیکو جلا دیتا ہے اور کسیکو نفع پہونچاتا ہے اور کسیکو زیادہ کرتا ہے اور کسیکو گلا دیتا ہے واضح ہو کہ سماع نزول حق ہے اور ترک کرنا اوسکا بیہودہ ہے اور کسی طرح بندی خدا کی باتون کے قابل نہین ہے ایک گروہ ہے کہ ذرا راگ سننے سے بیہوش ہوتا ہے اور ایک گروہ ہو کہ ہلاک ہوتا ہے چنانچہ خواجہ جنید بغدادی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک درویش کو دیکھا مینے کہ راگ سننے کو بیٹھا اور جان کو ساتھ حق کے سونپا پس سماع حقیقی اسکو کہتے ہین۔ حکایت دوسری وہ ہو کہ ایک مرید نے گانے مین نعرہ مارا لڑکے نے اوس سے کہا کہ چپ ہو پس اوسنے سر زانون پر رکھکر ضبط کیا دیکھا کہ جان کو ساتھ خدا کے سونپا اور اس زمانہ مین ایک گروہ گمراہ ہو نکلا ہی کہ فاسقون کے سماع مین حاضر ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم سماع حق سے سنتے ہین وہ فاسق ہین کس واسطے کہ وہ اونکی سماع مین موافقت کرتے ہین اور فسق وفجور پر حرص زیادہ کرتے ہین کہ ناخود اور وہ دونون ہلاک ہون غرضکہ سماع حقیقی مین اگر پگڑی یا کپڑا اچھالت

غلبہ کسیکا گر پڑا تو اوسمین مشائخون کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ کپڑا قوال کو دیدے بموجب ارشاد پیغمبر علیہ السلام کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل قتیلا فلہ سلبہ یعنے اسباب مقتول کا قاتل کو چاہیے اور اگر کپڑا قوال کو نہ دیگا تو شرط طریقت سے باہر ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ہمارا اختیار نہین بموجب اجازت امام صاحب خانہ کے کپڑا مقتول کا قاتل کو دے یعنے بجز حکم پیر کے کپڑا قوال کو نہ دے اور شرط یہ ہے کہ سماع مین کپڑے پھاڑ ڈالنا اور چلانا اور نعرہ مارنا اور آہ آہ کہنا اور رونا اور تالیان بجانا اور ٹہلنا اور باتین کرنا اور پانی پینا و عیب و غیبت قوال کی کرنا اور ہر ایک کی طرف دیکھنا بحالت سماع درست نہین ہے اور بعضے لوگ اچھے کپڑے پھاڑ ڈالتے ہین موجب فساد کا ہو کس واسطے کہ آستین و دامن پھاڑنا یا کرتہ وا نگر کھہ چیرنا طریقت مین روا نہین ہے اور سماع مین اصراف کرنا نچاہیے اگر سننے والے کو غلبہ پیدا ہو اسقدر کہ پردے ترنخ سے اوٹھ گئے اور بیخبری ہو گئی تو وہ معذور ہے اور اگر ایک شخص کو اسی خیال کا غلبہ ہوگیا اور ایک جماعت نے اوسکی موافقت مین کپڑے پھاڑے روا ہے اور شرط یہ ہے کہ اگر سماع نہ ہو تو طلب نکرے اور نہ اوسکی عادت ڈالے اور اگر سلطان اوپر دروازہ تیری کے آوے تکلف اپنی سے اوٹھا اور کسی پیشوای زمانہ کا دخل و تصرف نکرنے دے کہ اوس سے پریشانی دلمین آویگی ایضا اگر قوال اچھا اچھا گاتا ہے تو اوسکی تعریف مت کر اور اگر برا گاتا ہے یا شعر ناموزون پڑھتا ہی اور اوسکو سننے سے طبیعت خارج ہوتی ہے تو اوس سے مت کہو کہ بہتر گا اور نہ دلمین اوسکی دشمنی رکھ بلکہ اوسکو درمیان مین نہ دیکھ اور حوالہ اوسکا خدا کیطرف کر کے اچھی طرح سے سن اور اگر کسی گروہ مین سماع نے اثر کیا ہے تو اونکو ایسی نصیحت کرنا غرض نہین ہے کہ خود کو سہو سے سکین لاؤ اور تکلیف اپنے پر نکرو لیکن سماع مین خطرات بہت ہین اور اگر عورتین یا لڑکے کوٹھون پر سے جھانکتے ہین تو اہل سماع اس سبب سے حجاب سخت مین پڑتے ہین پس مین اس امر سے استغفار پڑھتا ہون اور مدد چاہتا ہون کہ خدا تعالے ظاہر و باطن دعا حضور و ناظر ہو آمین

رب العالمین معرفت بائیسوین بیچ شرح احوال علماء غیر مجذوب محجوب اہل غفلات محجوب
اہل قدرت محجوب عوام مسلمان مجذوب کے کہ بسبب شہرت اعمال ظاہر کے مشہور ہین و لصحبت ابلیس
علیہ اللعنتہ و لقمہ ہو کہ اے عزیز کل مخلوقات جہان چند قسم پر ہین اور خدا تعالے نے ایجاد
انکی چند فطرت پر پیدا کی ہے اور انکے دلونکو معرفت خدا سے محجوب کیا ہے قسم اوّل وہ
لوگ ہین کہ شکل و صورت آدمی کی رکھتے ہین مگر بیچ علم حقیقت کے معانی سے خالی ہین
یعنے ظاہر اسلام رکھتے ہین اور بیچ استفہام جذبہ اصلاح باطن کے معرفت خدا سے خبردار
نہین ہین چنانچہ قرآن مین لکھا ہے قولہ تعالے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا
یعنے وہ مانند چارپایون کے ہین بلکہ وہ گمراہ تر ہین اور علم حقیقت سے دل اونکا غافل
ہے افسوس قولہ تعالے اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یعنے اور وہ غافل ہین پس اس قوم
سے خدا کی معرفت کا ذکر کرنا اور تشریح سے بیان کرنا اور تربیت جذبہ اصلاح باطن کی تلقین کرنی
اور استقامت دنیا سمجھ سے بعید ہے کس واسطے خدا تعالے نے ذکر قرآن مین و اسطے دوستون
کو کیا ہے کہ تا محب جانین کہ ہمپر کیا بخشش کی ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے حضرت
رسالت پناہ سے کہا کہ اے محمدؐ تمکو جو ہمنے بھیجا ہے واسطے سلمان و صہیب و بلال و سالم
و ابو ہریرہ و انس بن مالک و عبداللہ بن مسعود و ابی کعب کے بھیجا ہے نہ واسطے ابوجہل و
ابوطالب و عتبہ و شیبہ و عبداللہ سلول وغیرہ کے یعنے جو لوگ کہ نا اہل ہین اور معرفت
میری کی اہلیت نہین رکھتے ہین تمکو اون سے کیا کام ہے قولہ تعالے ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا
یعنے چھوڑ اونکو جو کھاوین وہ اور فائدہ مند ہوین قولہ تعالے بَلْ هُمْ اَضَلُّ یعنے بلکہ وہ گمراہ
ہین قولہ تعالے فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ
یعنے پس چھوڑ اونکو کہ فکر کرین اور لعب کرین یہان تک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے کہ وعدہ
کیا گیا ہے اے محمدؐ انسے کہدے قولہ تعالے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ الی آخرہ یعنے کہہ تو کہ اے کفارو
کہ شکل آدم تمکو دی ہے اور حقیقت آدم ہمکو دی ہے کس واسطے کہ تم عالم حیوانی مین

فارغ ہوا حقیقت سے اور ہم عالم رحمانی مین مقام الوہیت رکھتے ہین ۲ ی تحمل یہ راہ
عشق محبت و معرفت و تلاوت حفظ قلوب و استقامت پاسبانی عالم جبروت ولاہوت اونکے
واسطے نہین رکھی ہے اور نہ یہ خلعت اونکے واسطے بھیجا ہے قولہ تعالے فان اعرضوا فقل
لی عملی ولکم عملکم انتم بریون مما اعمل وانا بری مما تعملون یعنے اور اگر اعراض
کرین وہ پس کہو کہ واسطے میرے عمل میرے ہین اور واسطے تمہارے عمل تمہارے ہے تم بیزار ہو
اوس چیز سے جو کرتا ہون مین اور مین بیزار ہون اوس چیز سے جو تم کرتے ہو قسم دوسری
وہ لوگ ہین کہ صورت آدم کی رکھتے ہین اور حقیقت مین آدم سے آئے ہین اور خلعت بشریت
آدم کا رکھتے ہین قولہ تعالے ولقد کرمنا بنی آدم یعنے تحقیق بزرگ کیا ہمنے بنی آدم کو آگے
ہین قولہ تعالے وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلناھم
علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا یعنے اوٹھایا ہمنے اونکو جنگل مین اور دریا مین اور رزق دیا ہمنے
اونکو پاک چیزون سے اور بزرگی دی ہمنے اونکو بہت چیزون پر کہ پیدا کیا ہمنے اونکو از روے
فضیلت کی پس وہ فضیلت کہ رکھتے ہین نہ بسبب سونے کی روپے اشرفی کے بلکہ معانی کے
سبب رکھتے ہین کہ گوہر حقیقی اونکا خود بے قیمت ہے کیونکہ آدم کو زینت دی ہے ساتھ روح
قدسی کے ارواح مملوکہ اپنی سے قولہ تعالی وایدناہ بروح القدس یعنے اور مدد کی ہمنے
اوسکے ساتھ روح قدس کی یہ گروہ اندھا ساتھ ریاضت ومجاہدہ واطاعت اعمال فضولات
واستقامت عادت رسمی کے نیازمندی خواہش نجات آخرت کی دلمین رکھتا ہے قولہ تعالی
کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون یعنے ایسا نہین بلکہ چھا گئی ہے اوپر دلون
اونکی کے وہ چیز جو کسب کرتے تھے پس یہ گروہ آج بیچ حجاب معرفت میری کے ہے کل قیامت
کے روز بیچ حسرت دیدار مشاہدہ کے محروم رہیگا قسم تیسری وہ لوگ ہین کہ بیچ حمایت
غیرت الٰہی کے پہونچے ہین یعنے اولیا ر تحت قبائی لا یعرفھم غیری یعنے دوست
میرے نیچے قبا میری کے ہین نہین پہچانتا ہے کوئی سواے میرے واضح ہو کہ معنی حقیقت

کہ فنفخت فیہ من روحی یعنے پھونکا بیچ آدم کے روح اپنی سے اور سجدہ ملائکون سے
کرایا جیسے کہ ہر ایک ارواح قدسی سے یعنے اکثر سالکان غیر مجذوب بیچ معرفت حق تعالیٰ
کی روش لباس جبہ و دستار سے نیچے قباے غیرت الٰہی کے رہتے ہین اور بیچ لیسے معرفت
حق پرستی رحمانی کی دل مین نہین رکھتے ہین اور ساتھ غیر اللہ کے اعمال نفسانی مین ہتے
ہین یقین ہے کہ وہ خدا سے دور ہین لیکن بالکل تشریح کرنا اس گروہ کی ممکن نہین کسواسطے
کہ ہم خود عبادت مین قاصر ہین اور استفہام خلائق و سالکان غیر مجذوب اسکو سمجھ بھی نہین سکتا
ہے پس بیچ پردہ رموز کے کہنا چاہیے اور نصیب خلائق کا اس گروہ سے بجز تشبیہ کے
زیادہ نہین ہے وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا یعنے اور نہین
متابعت کرتے ہین اکثر اونکی مگر گمان کی تحقیق گمان نہین غنی کرتا ہے حق سے کسی شے کو یعنے ہم
ہم خود تشبیہ مین گرفتار ہین اور متشبہ کو ہم لعنت کہتے ہین قولہ تعالیٰ فستذکرون
ما اقول لکم و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد یعنے جلدی ذکر کروگے تم اوس
چیز کو کہ کہتا ہون مین تمکو اور سپرد کرتا ہون مین کام اپنا طرف اللہ کے تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے
بندونکا اور ذکر اس گروہ کا قرآن مین ایسی خبر دیتا ہے قولہ تعالیٰ رجال صدقوا
ما عاھدوا اللہ علیہ یعنے آدمی ہین کہ سچ کیا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد کیا تھا اللہ سے
اوپر اوسکے اوس عہد کی شرح ظاہر بیان نہین کرسکتے ہین اور کیا نشان دین اور اگر کہین
تو کون سمجھتا ہے اور ظاہر ڈھونڈھنے والے ظاہر پرستو تمکو کیا ہے اگر کہین قولہ تعالیٰ ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب یعنے تحقیق بیچ پیدا کرنے
آسمانون و زمینون واختلاف رات دن کے نشانیان ہین واسطے عقلمندون کے پس سب
چیزون مین سے وہ چیز کرنا چاہیے کہ زلف تک پہونچے اور معرفت زلف کی سواے
طالبان صادق کے غیر کو نچاہیے بتانا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
معانی زلف مین یہ خطاب کیا ہے قولہ تعالیٰ سلام علی الیاسین یعنے سلام ہو جیو اوپر

الیاس علیہ السلام کے بھائی لوگ پہونچے ہون گے بیچ اطاعت حصول پاسبانی قرب حضرت
علیہ السلام کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی من علماء امتی من سلک من
قبلہ من علم المخزون یعنے بھائی میرا علماء امت میری سے وہ ہے جو چلا دل اپنے
سے ساتھ علم مخزون سے کہ دریافت کرتے علم لدنی و تلقین عالم جبروت و اطاعت پاسبانی جذبہ
اصلاح باطن سے سالکان غیر مجذوب باستقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچے قسم
چوتھی کے لوگ آج کے روز اس جہان مین با حقیقت و استقامت پاسبانی قرب حضرت
معرفت خدا سے ہونگے اور اوس جہان مین قیامت کے دن با دیدار وصال کے ہونگے یعنے
دونون جہان مین بہشتی ہونگے قولہ تعالے ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم
یعنے تحقیق ابرار جنت مین ہین اور فاجر دوزخ مین اور یہ گروہ عند ملیک مقتدر یعنے
نزدیک بادشاہ کے کہ صاحب قدرت ہو بیچ مقام علیین کے رہینگے قولہ تعالی کلا ان کتاب الابرار
لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشہدہ المقربون یعنے حقا تحقیق
عملنامہ نیکون کا البتہ بیچ علیین کے ہے اور کیا جانے تو کیا ہے علیون کتاب ہے لکھی
ہوئی حاضر ہوتے ہین مقرب خدا کے پاسبانی قرب حضرت کی پاوینگے اور خاصون حضرت
سے ہووینگے قولہ تعالی ان اللہ عباد خلقہم منافع للناس یعنے تحقیق واسطے اللہ کے بندے
ہین کہ پیدائش اونکی نفع ہے واسطے مخلوق کے بہت مخلوق انکے وجود سے منفعت دین
کی پاوے گی استقامت قرب حضرت و اتصال مع اللہ سے خدا تک پہونچین گے معرفت
گروہ محجوبون کی عالم ناسوت مین وہ ہے کہ مشارق الانوار مین یہ حدیث لکھی ہے ان اللہ تعالی
سبعین حجابا من النور و الظلمۃ ولو کشفہا لاحرقت سبحات وجہہ کلما ادرک البصر
یعنے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ستر حجاب ہین نور سے اور ظلمت سے اور اگر کھول دے اوسکو
البتہ جلا دے تجلی ذات باری کی ہر شے کو کہ دیکھتی ہے آنکھ اوسکو پس اللہ تعالی متجلی ہے بیچ
ذات کے ذات سے اور معرفت اللہ تعالی کو حجاب نہین ہے مگر حجاب باعتبار محجوبون کے ہے

اور محجوب چار قسم پر ہین یعنے محجوب بظلمت محض و محجوب بظلمت نفس و محجوب بظلمت بنور محض و
محجوب بنور لہ ظلمت قسم اول محجوب بظلمت محض وہ لوگ ہین کہ خدا و رسول و ملائک و روز
قیامت پر ایمان نہین رکھتے ہین اور جو کچھ چیز اونکو حاصل ہے طبیعت سی جانتے ہین اور طبع ایک
صفت کو کہتے ہین کہ بیچ جسمون کے مذکور ہے اور طبع بالکل ظلمت ہی کہ اوسکو کچھ معرفت و ادراک
خدا سے آگہی نہین ہے اور نہ اپنے نفس سے ونہ دوسرون سے کہ اوس سی کیا صادر ہوتا ہے
قسم دوسری محجوب بظلمت نفس وہ لوگ ہین کہ عیش اونکا مانند عیش حیوانون کے ہی اور مستغرق
بیچ شہوت نفسانی و مبتلا و صفون ظلمانی کے ہین پس کوئی ظلمت سخت زیادہ حرص و ہوا سے
نہین ہے قولہ تعالیٰ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعنے آیا دیکھتا ہی تو اوسکو کہ پکڑا ہی
اوسنے معبود اپنا خواہش اپنی کو مصرع ہر کہ از حق دوست داری نیست آن دشمن است چہ قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الھوا ابغض الٰہ فی الارض یعنے خواہش بہت غضب کی گئی
ہے اللہ کی زمین مین پس اس قوم کو گمان ہوا کہ انتہا مطلوب دنیا فوائد نفس کی شہوت
و ادراک لذت نفسانی ہے نکاح کرنے و کھانے پینے سے گویا یہ قوم بندے لذت و شہوت کہ ہین
کہ جسکے بندے ہین اوسکے بندے ہین کس واسطے کہ یہ شہوت پرست ہین اور مطلوب و مقصود انکا
ہمیشہ شہوت رانی و لذت لینی ہے پس صفت انکی مثل چوپایون کے ہی قولہ تعالیٰ اولٰئک
کالانعام بل ھم اضل سبیلا و اولٰئک ھم الغافلون یعنے وہ مانند چارپایون کے
ہین بلکہ گمراہ تر ہین اور وہی لوگ غافل ہین قسم تیسری محجوب بظلمت بنور محض وہ لوگ ہین کہ
گمان نیک بختی کا اونکو ہے غصہ کرنے و تکلیف دینے و مار ڈالنے و زخمی کرنے و غضب لانے
سے ہنگام غلبہ و زور کے یعنے غلام کر لینا و مال چھین لینا آگاہ ہو کہ ان لوگون کے دل مین
یہ گمان ہوا ہے کہ غایت سعادت زیادتی مال و جاہ و پیروی و اسباب سے ہوتی ہے کس
واسطے کہ آلات ادراک شہوت و سبب زیادتی لذت کا بواسطہ مال مردم اہل قدرت کے ہے
یعنے واسطے حصول مراد و بر آنے حاجتون کے ہمیشہ اونکی اوپر جمیع احوال بد کردار و کثرت نیکی

واسباب کے گرفتار دنیا ہین قوله تعالیٰ زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین
والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث
ذالك متاع الحیٰوة الدنیا یعنے زینت دی گئی واسطے لوگون کے محبت خواہشون کی
عورتون سے اور بیٹون سے اور خزانہ جمع کیے ہوئے سونے وچاندی سے اور گھوڑے
نشانی کیے ہوئے سے اور چارپایون اور کھیتی سے یہ فائدہ ہے زندگانی دنیا کا اور بعضی
لوگ تمام عمر بیچ طلب دنیا کے رنج سفر ومحنت غربت وبلا جنگل ودریا کے اپنے اوپر اوٹھاتی
ہین اور مال جمع کرتے ہین اور اپنی جان سے اور عزیزون سے اور اپنے فرزندون سی دریغ
رکھتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد الدرهم وتعسه عبد الدینار یعنے
بندہ درہم کا اور نفس اوسکا بندہ دینار کا ہے کس واسطے کہ وہ لوگ دل مین سوچتی ہین کہ
کونسی ظلمت ومشقت بڑی ہے کہ اوس سے روپیہ اشرفی حاصل ہو پس وہ ظلمت ومشقت اختیار
کرتے ہین اور مراد اونکی سیجز نکاح کرنے وکھانے پینے کی نہین ہوتی ہے بلکہ مال جمع کرنیکی ہوتی
ہے اور خدا کی معرفت سے محجوب رہتے ہین قسم چوتھی محجوب بنور لہ ظلمت وہ لوگ ہین کہ اونکو
یہ گمان ہوا ہے اور جانا ہے کہ بزرگی وسعادت جاہ وصدر نشینی ونام آوری وشہرت ناموس و
مشہوری کثرت پیروی وعیال واطفال سے ہے اور وہ اس سبب سی ریا ونفاق مین پڑے
ہین اور ساتھ عمارت ظاہری منظور خلائق واعمال فضولات کے مشغول ہوتے ہین اور باطن کو
کہ نظرگاہ خالق ہے خراب کرتے ہین اور تحمل صدمہ بھوک کا بیچ صوم مجازی یعنے روزہ
ظاہری کے اختیار کرتے ہین کہ تا دائم القوم خلائق مین مشہور ہون اور عمدہ کپڑے پہنتے ہین
کہ تا اونکو نظر حقارت سی کوئی نہ دیکھے اور یہ صفت نفسانی ہے اور بعضے کلمہ بآواز بلند پڑھتے ہین
بسبب خوف قتل وغلام بنا لینے بال بچون کے یا بظاہر اسلام ہو واسطے مال غنیمت کے یا
بوقت تعصب واسطے اظہار دعوے مذہب باپ دادا کے پس جبکہ یہ کلمہ اونکو طرف اعمال
نیک کی دعوت نہین کرتا ہے اور ظلمت سے طرف نور کے نہین کھینچتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ دل وجان سے

کلمہ نہین پڑھتے ہین اور زبانی پڑھنا قال ہے پس قال سے کیا فائدہ معرفت دخل دشمن
شیطان ملعون وجاننا و دریافت کرنا کاموں انسانی باستقامت آعمال نفسانی کو کہ شدت
وہلاکت وغفلت نسیانی سے عبادت مین خطرات شیطانی ہوتے ہین پہچاننا چاہیے کہ شیطان
ملعون دشمن قوی ہے اور ہمیشہ عالمون وزاہدون وغیر مجذوبون سے عداوت قلبی رکھتا ہے
اور عوام مسلمان خود ہمیشہ اوسکی اطاعت و فرمانبرداری مین رہتے ہین یعنے دائم الحال صحبت
خلائق عوام کی نہین چھوڑتا ہے اور ہمنشین اور ہم صحبت وہم لقمہ وہمقدم وہم سفر اونکا رہتا ہے
بکس واسطے ایک گھڑی اونسے جدا نہین ہوتا ہے جبکہ ایسا ہو تو خلائق اوس ملعون سے کیونکر
خلاصی پاوئے بلکہ ہمیشہ دوست اوسکے ہوتے ہین اور جب خلائق نماز و تسبیحات و عبادت مین
ہوتی ہے تو کچھ اطاعت اونکی دل مین با خلاص نہین ہوتی ہے اور عوام مسلمان مثل حیوان وحشی ہو کر
رہتے ہین اور اگر جہان مین اوسکے مخلصو نکو پند و نصیحت کرین تو وہ قبول نہین کرتے ہین
کسواسطے کہ حقتعالی نے قفل بشریت دل اوس گروہ کی کنجی شیطان ملعون کے حوالہ کی ہے پس
جسطرف وہ ملعون پھیرتا ہے اوسکے مطیع حکم و فرمانبردار رہتے ہین اور کسی طور سے وہ علیحدہ
شیطان سے نہین ہوسکتے ہین بلکہ سو تس اوسکے رہتے ہین چنانچہ خبر مین آیا ہے کہ ایک روز ابلیس
علیہ اللعنۃ آگے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور سلام کیا رسول اللہؐ نے پہچانکر فرمایا
کہ اے ملعون تو کہان آیا کہا کہ خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون کہ جو کچھ محمدؐ مجھسے پوچھین سچ کہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ملعون تو سچ کہیگا جواب دیا کہ ہان سچ کہونگا رسول اللہؐ نے
سوال کیا کہ اے ملعون تو جانتا ہے کہ دنیا مین تیرا دشمن کون ہے کہا کہ ہان جانتا ہون کہ دنیا
مین میرے دشمن تم ہو فرمایا مجھکو کیون دشمن رکھتا ہے کہا اسواسطے کہ تمنے دین و اسلام کو ظاہر
کیا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو دشمن شیطان ہے وہ دوست خدا کا ہے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا
اے ملعون میرے یارون کے ساتھ تو کیون رہتا ہے کہا امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہ ایام جہالت مین اطاعت میری کرتے تھے اب جو اسلام لائے تو میری ہرگز اطاعت

نہین کرتے ہین مین اونسے دور رہتا ہون اور امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ بیچ
ایام جہالت کی اطاعت میری کرتے تھے بعد اوسکے جو اسلام لائے تو مین نزدیک اونکی نہین
جا سکتا ہون اور نہ وہ اطاعت میری کرتے ہین اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو دشمن رکھتا
ہون [illegible] کہ وہ ابتدا کی عمر سے صالح ہین اور خوردی عمری مین میری اطاعت و خضوع نہ کی آ
بعد بالیت کو پہونچے تو میری اطاعت کب کر سکتے ہین اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مین بھاگتا
ہون [illegible] شیر کو دیکھکر خوف کرتا ہے اور بھاگتا ہے چند مدت ہوئی کہ مین اونکی گھات
مین پھرتا تھا اور ایکبار گستاخی کی مین نے بعد از آن بھاگا پھرتا ہون اگر وہ مجھکو پکڑلین تو مار ہی ڈالین
رسول اللہ نے فرمایا کہ اے ملعون عالمون و زاہدون و حکیمون و فقیہون امت میری کے ساتھ
کیونکر پیش آتا ہے کہا کہ اونکے ساتھ قدیم عداوت رکھتا ہون اور ہمیشہ اونکے ساتھ غفلت کی
گھات مین رہتا ہون اگر زاہد غیر مجذوب قصد عبادت کا کرتا ہی اور وضو کرنیکو مستعد ہوتا ہی اور
پیشاب کو بیٹھا ہی تو مین براہ نائزہ اوسکے وجود مین گھسکر باقی پیشاب کو روک رکھتا ہون جب وہ
وضو کرکے نماز شروع کرتا ہی تو بحالت رکوع و سجود کے قطرہ پیشاب کو نکال لاتا ہون کہ اوسکو خبر
نہو اور وہ اوسیطرح بے وضو سجدہ کرے و نماز پڑھا کرتا کافر ہووی یعنے دنیا مین باسلام ظاہر مسلمان
رہین اور اسلام باطن مین وقت مرنیکے کافر مرین دوسری جب عالم زاہد غیر مجذوب قصد
وضو کا کرتا ہے تو مین اوسکی گھات مین رہتا ہون اور حرکت و ظلمت بہت لاتا ہون یعنے وضو کے
وقت اونکے وضو کے پانی مین پیشاب کر دیتا ہون تا پانی پلیت ہوجاوے اور وہ پانی مین کچھ
احتیاط نہین کرتے ہین اور اوسی پانی سے وضو کرکے نماز پڑھتے ہین پس حق تعالے
اوس نماز کو قبول نہین کرتا ہے اور اوسی وقت واپس اونکے منھ پر مارتا ہے یعنے جب وضو
نہوا تو نماز کب ادا ہوئی پس قیامت کے روز حق تعالے اونکو میرے پاس جگہ دیگا اور میرا
مصاحب کریگا ایضاً جو عالم زاہد غیر مجذوب ہے سبب غرور علم و ورع کے قصد عمل ظاہر کا عبادت
[illegible] اطاعت حلال و ضروریات انسانی مین سے طرح تمام کے قصد کرتا ہے مین اوسکو وجود مین تین

ساتھ ترک کی راہ کو گذرتا ہون اور نکالتا ہون اور وہ بیچ ظلمت غرور نفس رکے کچھ اپنے حال سے
خبر نہیں رکھتا ہے اور اسلئے دل مین تفرقہ خطرات نفسانی کے ڈالتا ہون غرض کہ جو
کچھ عمل نفسانی مین وہ شیطانی ہین اور شیطان پر ستا فرمعصیت تا آخرت ہے اگرچہ
عالم زاہد غیر مجذوب عمل اللہ روز کار پیچ صلاحیت کے مستعدی یافت مجاہدہ ہزار برس کنارا
مگر بیچ استقامت صحبت مرشد کامل و تربیت تلقین سالک مجذوب کو نہ پہونچے خدا سے بعید و بے
نصیب ہے ہرگز خود بین خدا بین نہیں ہوتا ہے اے محمد تمکو چاہیے کہ اس بات مین تم کچھ شک نہ لاؤ
کہ حق تعالے ایسی عبادت نفسانی شیطانی کو ہرگز قبول نہیں کرتا ہے اور وہ اس جہان مین
مثل چار پاؤ کے ہین رسول مقبول نے فرمایا کہ اے ملعون ساتھ مردم خاص اولیا و سالک
و خلفا و صادق و عارفان و مخلصان و عاشقان حضرت خدا تعالے کے امت میری سے کیونکر
پیش آتا ہے کہا کہ ان مین سے جو لوگ کہ صحبت مرشد کامل و تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین
اطاعت عالم جبروت سے بیچ پاسبانی تلاوت حفظ قلوب کے استقامت دلمین رکھتے ہین اور رات
دن نیازمندی یاد حق تعالے کی دائم الحال عند الوصال قرب حضرت سے خدا تک پہونچے
ہین مین اوّل سے دور رہتا ہون کس واسطے کہ وہ ہمیشہ ساتھ حق تعالے کی عبادت روحانی
و ملازمت سر اللہ نہانی مین مشغول رہتے ہین اونکے دلون مین بجز غفلت کے کچھ اثر نہیں کرسکتا
ہون اور نہ خاص اونکو یاد ذکر خدا سے ہرگز غافل پاتا ہون کس واسطے کہ عبادت خفیات مین
اطاعت باطن متابعت نبوی کو رکھتے ہین پس اطاعت میری کو کب قبول کرتے ہین
یعنے قول و فعل سے مجھکو بھاتے ہین اور اپنے سے دور کرتے ہین اور وہ ہمیشہ بیچ کمالات
میری کے رہتے ہین کس واسطے کہ مین اونکو پہچانتا ہون اور وہ مجھکو خوب پہچانتے ہوئے
ہین فرمانبرداری و اطاعت اونکی مین کرتا ہون یعنے اونکو جو کام و مصلحت پیش آتا ہے اور مجھکو
او سمین نامزد کرتے ہین پس مین بیچ اطاعت و فرمانبرداری کام اونکی اطاعت کرتا ہون
کس واسطے کہ مردم اہل صلاحیت بیچ اطاعت باطن متابعت محمدی کے خدا تک

پہنچی مین مین نزدیک وقریب اونکی جا نہین سکتا ہون کیونکہ وہ جو کچھ کرتے ہین معاملہ ساتھ
خدا کے کرتے ہین اور خدا سے رکھتے ہین اور خدا بھی اونکو اپنی پناہ مین نگاہ رکھتا ہی میری یا
کیا مجال ہے کہ اونکو تکلیف وضرر پہونچاؤن کہ مجھکو خدا تعالے نے ناچیز کر دیا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ملعون جب اسقدر تو جانتا ہے تو کیون نہین توبہ کرتا ہی
ابلیس نے کہا کہ یا رسول اللہ مین خوب جانتا ہون اگر خدا چاہتا تو مجھکو کیون کر دیتا مثل اسکا
پانیکا پتھر کے اپنے ہاتھ پر رکھو اور ہاتھ کو پلٹو اور گرنے ندو پس کیونکر اوسکو رکھ سکتے ہو غرضکہ
میری قسمت مین ایسے ہی لکھا تھا پس یہ کیفیت بیان کی اور چلدیا نقل ہی کہ ایک
اہل صلاحیت نے بی بی رابعہ بصری سے پوچھا کہ طلسمات دشمن شیطان ملعون سے کیونکر
نجات پائی رابعہ نے کہا کہ اے عزیز مین ساتھ دوست کے ایسی مشغول ہون کہ شر دشمن
ملعون سے کچھ خبر نہین رکھتی ہون پس حق تعالے جملہ مسلمان کو طلسمات شیطان ملعون سے
اپنی پناہ مین رکھے بفضلہ وکرمہ معرفت تیئیسوین بیچ دریافت تربیت اللہ تعالے کے بہتر
موسے علیہ السلام وکمالیت بایزید بسطامی وتربیت خاندان چشتیہ وسہروردی وجذبہ صلاح
باطن و استقامت جبروت ولاہوت ودس شرایط ظاہر وباطن مع ربط حقیقی ودس شرائط اصلی
ودفع تفرقہ خطرات سلر مہمات کی واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے واسطے تلقین حضرت موسی
علیہ السلام کے جو تربیت فرمائی مشغول ذکر حق ہانتعالے نے بنعمت کمالیت وقدرت کی معرفت
جذبہ صلاح باطن کو ساتھ حضرت موسے علیہ السلام کی تلقین ارشاد فرمائی کہ استقامت عبادت
خفیات کی کمالیت پاوے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ارشاد من الاستناد
عن الاسرار الجبروت ولاهوت الا من الله یعنے نہین ہے ارشاد واسطے اسرار
جبروت ولاہوت مین مگر اللہ سے پس موسے علیہ السلام نے تربیت صلاح باطن کی تلقین
حضرت رب العزت سے استقامت پائی ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے اور کہا کہ
اے موسی خدا فرماتا ہے کہ تم اوپر کوہ طور سینا کے آؤ اور اپنے واسطے دعا ومناجات کرو کہتا دعا

تمھاری مین قبول کرکے مقبول درگاہ اپنی کا کرون چنانچہ مہتر موسے علیہ السلام بموجب حکم خدا
کے صبح کیوقت ساتھ استعداد پاکی ظاہر کی خلوت گاہ سے کوہ طور پر جاکر بیچ عبادت خفیات
دوست سے بدل حاضر حضور ہوکر ساتھ دعا ومناجات تکلیمات وتسبیحات واطاعت کلمات اسم
صفات واسطے نجات دعوت بیچ استقامت عالم ناسوت ... انسانی نفسانی کی اعتقاد
درست کے ساتھ مناجات ... مشغول ... جیسا کہ کل دم ...
غیر ذکر اللہ فہو میت یعنے جو دم ... ذکر اللہ ...
جو یہ کلام بیچ کان ... علیہ السلام کے پہونچا پس سنتے ہی اس کلام ...
دیر تک متفکر ومتحیر رہا اور بڑی سمجھ کے ساتھ معرفت جذبہ اصلاح باطن واستقامت عالم جبروت
کا دل کی راہ سے باطن مین نشان پایا خدا کی عنایت سے ہدایت عشق محبت سے بالکل بیچ
دل کے اصلاح پائی اور دریافت اسم ذات سر الی اللہ عالم جبروت ونیازی رات دن بیچ
مقام مجمع وتنہائی واطاعت باطن دیکھنے وسننے وکھانے پینے وہدایت عالم لاہوت سے
بیچ استقامت حرف ہو کے ملا تو سوا ے حرف ہو کے کچھ نپایا اور ساتھ دل وجان و
زبان کے کچھ نکہہ سکا بعد مدت کی کثرت ملازمت جذبہ حرف ہو وفرمانبرداری یاد حق
تعالے واطاعت باطن متابعت نبوت سے بیچ پاسبانی تلاوت حفظ قلوب ومبالغہ عبودیت
کی استقامت پائی ایک دم مین سو بار اسم ذات خدا کو دل مین ذکر کرنا شروع کیا تو ساتھ
کشف اسرار اظہار کے بعنایت خدا اسکا خلعت عنایت کا نازل ہوا پس موسیؑ کو دل
مین عمل سے غرور وعُجب حاصل آیا تو اپنے کو کچھ جاننے لگا اور اپنی ہستی کو درمیان مین لایا
اور دعا ومناجات دل مین کرنے لگا کہ خداوندا رات دن کی چوبیس گھڑی مین اور ہر ایک
گھڑی مین ہزار دم انسان کے آتے جاتے ہین موسیؑ ہر دم مین سو بار تجھ کو یاد کرتا ہے پس ...
مناجات موسیؑ کی اپنی عنایت وکرم سے قبول کر اور خطاب عنایت فرمایا قولہ تعالیٰ لا تغرہ ...
من المحسنین یعنے ست غرور کرو احسان کرنیوالون سے اوسیوقت حکم ہوا ...

تجھ کو خطاب کلیم اللہ کا دیا ہے لیکن واسطے اجابت دعا و مناجات اپنی کے خواجہ خضر ؑ کے پاس جا اور اس سے دعا چاہ کس واسطے وہ ہمکو ایک دم مین دو سو بار یاد کرتا ہے کہ تا دعا اسکی تیرے حق مین مستجاب ہو حکم پہونچا اے موسیٰ تو نے ابھی تک بیچ پردہ حجاب ظلمانی کے معانی کمالیت اطاعت ہماری کو نپایا اور تجھ کو درمیان مین نجانا اور ابتدائے حالت مین غرۂ علم وعجب خودی وخودبینی وہستی اپنی کا تو دل مین لایا اور اپنے کو کچھ جانا اے موسیٰ تو دل مین جانتا ہے کہ ابلیس کو غرور عمل خودی وخودبینی سے کیا حاصل ہوا پھر تو غرور عمل کا کرتا ہے پس علم بے عمل کس کام کا ہے اور کچھ فائدہ نہین دیتا ہے اور تو عمل باطن دل مین نہین رکھتا ہے اور آدم کو نافرمانی میری سے کیسا تفرقہ پڑا اے موسیٰ تو ابھی تک ابتدائے حالت مین نصیحت پذیر نہ ہوا اور مخلوق کو نصیحت کرتا ہے پس یہ پند ونصیحت تیری اونکو کب فائدہ دیگی اول خود نصیحت پذیر ہو بعدہ دوسرے اونکو نصیحت کرتا اونکو نفع و فائدہ ہووے نقل ہے کہ ایک رات سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بیچ اطاعت پاسبانی عالم جبروت ولاہوت ونیازمندی یاد حق تعالے وملازمت تلاوت حفظ قلوب فی استقامت بدل کی مشغول تھے کہ خدا تعالے سے ندا آئی کل الخلائق عبید اللہ الا بایزید اخی اللہ یعنے سب مخلوق بندہ میرے ہین اور بایزید بھائی میرا ہے افسوس یہ حرف معرفت عشق محبت کا بجز تربیت مرشد کامل وسالک مجذوب کے کیونکر سمجھ سکتا ہے کسواسطے کہ حق تعالے نے مہتر آدم کو صفی اللہ کہا اور موسیٰ ؑ کو کلیم اللہ اور نوح کو نبی اللہ اور ابراہیم ؑ کو خلیل اللہ اور عیسیٰ کو روح اللہ اور محمد ؐ کو حبیب اللہ کہا ہے صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین مگر بایزید کو اخی اللہ کہا باوجودیکہ امت محمد ؐ سے ہے پس کونسی استقامت سے بندہ عاجز وضعیف کی تعریف برادر ہونیکی فرمائی کیا کوئی سمجھے کہ بجز معرفت جذبہ اصلاح باطن تربیت مرشد کامل کے معانی ان حروف کی استفہام نہین ہوتی ہین کسواسطے کہ سر الٰہی اللہ تعالیٰ کو پہونچے ہووے کہنے کی اجازت حقیقی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن مرآۃ اللہ

تعالے لئے یعنے مومن کا دل اللہ کا آئینہ ہے صادق آیا اوپر کل کے قلب المومن مراۃ المومن و اللہ المومن یعنے المومن مراۃ المومن پس بندہ مومن ہے اور خدا بھی مومن ہے اصلح المومن اخ المومن یعنے مومن بھائی ہے مومن کا از روے معانی حقیقت کے واضح ہو کہ بیچ خاندان خواجگان چشت کے پندرہ مرتبہ سلوک مین رکھی ہین اون مین سے دسوان مرتبہ کشف کرامت کا ہے پس سالک نے بیچ دسوین مرتبہ کے کشف کرامت اپنی مین پیدا کی باقی کے پانچ مرتبہ طے نکر سکیگا اور بیچ خاندان سہروردیون کی بیس مرتبے سلوک کے رکھے ہین اوس مین سے بیسوان مرتبہ کشف کرامت کا ہے جو سالک بیسوین مرتبے مین کشف کرامت خود مین پیدا کرتا ہے وہ باقی کے دس مرتبے طے نہین کر سکتا ہے پس مرد کامل و سالک مجذوب درمیان خواجگان چشت و شائخان سہروردی کے وہ شخص ہے کہ سب مراتب کو وہ طے کر لے اور بعد اپنے ساتھ کشف کرامت کے ظاہر کرے اوسکو درست و روا ہے اور یہ مرتبہ کمال کا ہے اور بعضے سالک اپنے کو ابتدائی حالت مین ساتھ کشف کرامت کے ظاہر کر بیٹھتے ہین اور دوسرے مراتب تک نہین پہونچتے ہین اونکو درویش کامل حال نہین کہتے ہین کس واسطے کہ اونھون نے ابتدائے حالت مین مرتبہ وسطی یعنے درمیانہ کو ظاہر کر دیا ہے اور کامل حال وہ ہین کہ وہ جبتک سب مرتبہ سلوک کی طے نہین کرتے ہین اپنے کو ساتھ کشف کرامت کے ظاہر نہین کرتے ہین اسواسطے اونکی بات مین کچھ تجاوز نہین ہوتا ہے پس اون سے دعا لفس کی چاہنا واجب ہے بموجب فرمودہ رسول اللہ کے کس واسطے کہ وہ بیچ کمالیت اطاعت قرب حضرت و اتصال مع اللہ کے خدا تک پہونچے ہین اون سے ارادت لانا اور تربیت نصیحت کی پانا و اطاعت اونکی کرنا سبکو واجب و لازم ہے آگاہ ہو کہ بیچ اطاعت باطن کے دائم الحال کمالیت تلاوت حفظ قلوب استغراق مستی محو و قرب حضرت سے خدا تک پہونچا ہے اگر اپنے کو ظاہر کرے تو لائق ہے کس واسطے کہ مخلوق مین کمالیت اپنی کو ظاہر کرنا بہتر و افضل تر ہے اور اگر کوئی عاشق پوشیدہ عشق بازی

کرے حقیقت نور کی ہے اور اگر کمالیت اپنی ظاہر کرے تو نور علیٰ نور ہے واضح ہو کہ
جو اولیاء اللہ کے سخنان نفس مین فرق ہو جاتا ہے اس واسطے ہمیشہ نزع مرتبہ وابتداے
حالت مقام و علی مین اپنے کو ساتھ کشف کرامت کے ظاہر نہین کرتے ہین کس واسطے کہ
ساتھ مقام کمالیت استغراق مستی محو کے نہین پہونچے ہین اور سالکان غیر مجذوب سلوک
اوراد وظیفہ واعمال فضولات سے معرفت رکھتے ہین لیکن کسی بزرگ کی صحبت تربیت وتلقین
جذبہ اصلاح باطن سے ساتھ دل کے خبر نہین رکھتے ہین اور معرفت حق پرستی سے بے نصیب
ہین اس سبب سے بات مین فرق پڑتا ہے اور بعضے اولیاء کامل حال ہین کہ مقام کمالیت
استغراق مستی محو کا رکھتے ہین مگر تب بھی اظہار کشف اپنی کا نہین کرتے ہین اور خود کو چھپاتے
ہین تاکہ نفس بیچ تجاوز و تفاوت کے نہ پڑے واضح ہو کہ مشائخان کبار خواجگان چشت
قدس اللہ اسرارہم نے پندرہ مقام وصل خدا تک پہونچنے کی اخذ کیے ہین چنانچہ واسطے
حصول استقامت و پاسبانی قرب حضرت کی اوّل مقام توبہ کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف مہتر
آدم علیہ السلام کے دوسرا مقام عابدونکا ہے اشارہ طرف ادریس علیہ السلام کے
تیسرا مقام زاہدونکا ہے اشارہ طرف موسےٰ علیہ السلام کے چوتھا مقام صابرونکا ہے اشارہ
طرف ایوب علیہ السلام کے پانچوان مقام رضا قبول کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف عیسیٰ
علیہ السلام کے چھٹا مقام قناعت کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف یعقوب علیہ السلام کے
ساتوان مقام جہاد کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف یونس علیہ السلام کے آٹھوان مقام
فکر کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف یوسف علیہ السلام کے نوان مقام شکستہ دلونکا ہے اشارہ
طرف شعیب علیہ السلام کے دسوان مقام مرشدونکا ہے اشارہ طرف شیث علیہ السلام کے
گیارھوان مقام صالحونکا ہے اشارہ طرف نوح علیہ السلام کے بارھوان مقام مخلصونکا ہے اشارہ طرف
داؤد علیہ السلام کے تیرھوان مقام عارفونکا ہے اشارہ طرف خضر علیہ السلام کے چودھوان
مقام شکر کرنیوالونکا ہے اشارہ طرف ابراہیم علیہ السلام کے پندرھوان مقام محبونکا ہے

اشارہ طرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو درویشان مقاموں سے ساتھ تلقین
مرشد کامل کے خبر نہیں رکھتا ہے وہ طالب مبتدی ہے اور خدا سے دور ہے اور واسطے تحقیقات
معرفت راہ حقیقت وحصول قرب حضرت ربانی کی بعضوں نے کہا ہے کہ رہنمائی
درویش کی عمل شریعت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رہنمائی درویش کی عمل طریقت ہے
پس مشائخان کبار کا اسمین اختلاف ہے چنانچہ مشائخ شہر بلخ کے کہتے ہیں کہ ملنا قرب
حضرت ربانیہ کا تربیت راہ عشق محبت ہے اور مشائخ روم کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
کا معرفت علم لدنی ہے اور مشائخ شام کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا ذکر خفی وتلقین مرشد
بدل ہے اور مشائخ سہروردی کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال ملازمت جذبہ الہٰ
باطن ہے اور مشائخ بغداد کے کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا تلاوت حفظ قلوب بدل ہے اور مشائخ
مصر کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال تسلیم ہے خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
کا تلقین عبادات خفیات متابعت حضرت رسالت ہے اور خواجہ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا
دریافت کعبہ حقیقی بدل ہے اور خواجہ بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا استغراق عالم جبروت
راہ حقیقت ہے اور خواجہ ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال یاد حق تعالیٰ
بدل ہے اور شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا استقامت رابطہ مرشد
باستغراق کمالیت مستی محو وسکر محبت ہے و سلطان ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
کا دائم الحال اسرار حقائق کو پوشیدہ کرنی ہے خلائق سے مگر مخلصان کرام کا اس
امر پر اتفاق ہے کہ اپنی ہستی سے نکلنا اور نیستی محبت میں ملنا ہے بیت چون قبائے
نیستی بر قامت من دوختند ۔ خوبت ہستی دو عالم بر در من کوفتند ۔ و واضح ہو کہ کمالیت
درویش کی وہ ہے کہ جو کچھ بحکم قضا آفت آسمانی پہونچے درویش کامل غمناک نہ ہو پس
اہل طریقت کو بھی دو سب چیزیں شرط ہیں اول طلب خدا کا مقصد اس سے ریاضت ومجاہدہ ملکہ
خدا سے ملنا ہے دوسری طلب صحبت مرشد کامل کہ بغیر راہ بتانے کے راہ خدا کی نہیں پا سکتا ہے

تیسری ادب کہ طالب صادق چلنے والا راہ محبت مرشد کا ہو چوتھی جسکو تربیت مرشد
کی قوی تر ہوگی گھوڑا طالب کا بھی قوی تر ہوگا چاہیے کہ سالک صادق مطیع مرشد ہو اور
عبادت تجلیات سے جو کام کرے تو بدستور مرشد کے کرے پانچوین ترک اعمال فضولات
و رسوم عادات سے یعنے بے اشارہ مرشد کے ترک نکرے اور پانچون وقت نماز بقدر ضرورت
نگاہ رکھے چھٹی تقوے ایسے چاہیے کہ سالک متقی پرہیزگار و راست کار و حلال خوار ہو ساتوین
کوشش ہے کہ طالب مبتدی شریعت کو مقدم رکھے اور متابعت شریعت کو نگاہ رکھے اور
چھوٹے آٹھوین کم کھانا و کم بولنا و کم سوتا ہے نوین عزلت اختیار کرتا خلایق سے
دسوین خلوت گمنامی اختیار کرتا پس جو علامتین اہل طریقت کی سالک بیچ خدمت
مرشد کامل کے ملازمت کرے تو اوس جا پہونچے کہ معرفت علم حقیقت کی اوپر اوسکے کھلے
اور درویش علم حقیقت کو بھی دس علامت اہل طریقت کے مانند شرط ہے اوّل وہ ہی
کہ سالک خدا رسیدہ ہو یعنے معرفت خدا تعالے سے بیچ علم حقیقت کے تلقین جذبۂ صلاح
باطن کی دل مین پائی اور بعد پہچانے تمام حکمت کے جاننے والا جوہر حقیقی وحق آگاہی کا
دیدہ و دانستہ ہو دوسری صلح ہے سب کے ساتھ یعنے سالک کو ابتداے حالت مین کل
مخلوقات سے روگردانی کرنا چاہیے جبکہ مقام پر پہونچے تو کل مخلوقات سے ایکبار صلح کرے
اور اقرار و انکار خلائق سے آزاد ہووے اور کسی کو دشمن نجانے بلکہ سب کو دوست
جانے کس واسطے کہ سب لوگ ایک مان باپ سے پیدا ہوئے ہین اگرچہ ساتھ نام ہونکے
جدا جدا منسوب ہین یعنے ایک حنفی اور ایک شافعی و ایک ترسائی و ایک جہودی و ایک
مسلمان نام لیئے ہین مگر سب مردم کو مانند اپنے عاجز و ضعیف دیکھے اور خود کو سب سے
کمتر جانے کہ اونھون نے خدا کو پہچانا ہے تیسری شفقت کرنا ساتھ کل مخلوقات کے
یعنے خلایق کے ساتھ ایسی چیز کرے کہ دنیا و آخرت مین فائدہ کرے اور اہل شفقت
کو ایسی نصیحت و ادب کرے کہ جیسے اہل علم کو کرتے ہین اور راہ حق کی بتاوے

اور اہل قدرت کو ادب و نصیحت کرے بیچ راہ خدا کے طالب صادق کرشے چوتھی
تواضع ہے یعنے سب آدمیون کے ساتھہ چشم عزت وحرمت کے دیکھے اور سبکو عزیز
رکھے پانچوین رضا و تسلیم ہے یعنے آزاد ہونا و فارغ ہونا۔ راہ حق مین چھٹی تحمل یعنے صبر
اختیار کرنا ساتوین بے طمعی کہ طمع ام الخبایث نفسانی یعنے مان بُرائیون نفس کی ہے
آٹھوین قناعت جیسا کہ القناعت کنز لا یفنا یعنے قناعت ایک خزانہ ہے کہ اوسکو
فنا نہین نوین کم آزاری یعنے درویش ہاتھہ و زبان سے کسیکو آزار نہین دیتا ہے اور رنج
رنج پہونچاتا ہے بلکہ فرحت و راحت پہونچاتا ہے دسوین تمکین یعنے درویش انتہا، کار
تمکین رکھتا ہے اور کسی سے التفات نہین کرتا ہے اور بیچ تسکین پکڑنے و پاسبانی قرب
حضرت کے کمالیت کو پہونچتا ہے واضح ہو کہ سالکان صادق اہل معرفت کو صلاحیت باطن
واسطے استقامت حصول قرب حضرت کی تربیت کیمیا گر دل سے استقامت چاہیے
کہ تا سالکان صادق بیچ اطاعت باطن و متابعت رابطہ مرشد کی دل مین استقامت پاوین
اور سالکان صادق بیچ اطاعت باطن و متابعت رابطہ مرشد و ملازمت حفظ قلوب کی
قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہنچین کسواسطے کہ اگر سالک مجذوب بیعت
تلقین کی کسی بزرگ سے رکھتا ہے لیکن تلقین رابطہ مرشد سے دل مین استقامت نہین
رکھتا ہے اور مرشد کامل سے تربیت کیمیا بدل رابطہ مرشد سے استقامت نہین پائی ہے
خدا سے دور ہی ہرگز پاسبانی قرب حضرت کی بیچ کشف کرامت و اظہار کمالیت کے نہ پہونچیگی۔
واضح ہو کہ اہل معرفت و انسان کامل و مخلصان کرام خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہ رسیدگان
قرب حضرت نے فرمایا ہے کہ جو مرید طالب صادق بیچ اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت
کی واسطے دفع تفرقہ خطرات کے رابطہ مرشد کامل کو دل و جان مین ساتھہ اطاعت عالم حیرت کے
اختیار کرے اور مدت بیچ اسکے استقامت پکڑے امید ہے کہ تھوڑے دنو نہین ساتھہ کشف
کرامت و اظہار قرب حضرت کے خدا کی عنایت سے کمالیت کو پہونچیگا بیت دار و دو درین

زلف تیرے کفر و تیرے عشق پہ زان سو ہمہ کفر آمد و زین سو ہمگی عشق پہ آگاہ ہو کہ دل حقیقی مین دو سوراخ ہین ایک محراب معرفت سے طرف عالم جبروت کے اور دوسرا راہ عشق ہے طرف معرفت حقتعالے لے دریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن کی پس جو کوئی چاہتا ہے کہ اپنے کو بیچ ریاضت و مجاہدہ کے ڈالے تو دل کو غرور و جھوٹ و غصہ و غیبت و غفلت و شہوت و اخلاق برے و خواہش لا یعنے سے باز رکھے اور حرص و حسد و غرور و بخل و ریا و نفاق و تفرقہ خطرات دل بشرک نفسانی شیطانی و اندیشہ انسانی دنیویکو دل سے نکالے اور خلوت گاہ مین بیٹھے اور حواس کو معطل کرے اور آنکھ و دل کو مقابل رکھے اور زبان کو پڑھنے و باتین کرنے و ذکر کرنے ہر چیز سے روکے اور ساتھ زبان دل کے تین بار کلمہ تمجید و کلمہ شہادت کہے بعدہ واسطے دفع تفرقہ خطرات انسانی کے اس دعا کو بھی دل مین پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ عَنْ خَطَرَاتِ الانفاسِ وَالوَسْوَاسِ وَالنِّسْیَانِ مِنْ تَفَرِقَةِ القَلْبِ یعنے بار الٰہ پناہ مانگتا ہون مین تجھ کو خطرات نفسون سے اور وسوسون اور نسیان سے اور تفرقہ قلب سے بعدہ واسطے دفع تفرقہ خطرات دلی نفسانی شیطانی کے اس دعا کو دل مین پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَوَاجِسِ النُّفُوْسِ وَشَیْطَانِ وَالخَطَرَاتِ وَالنِّسْیَانِ مِنْ تَفَرِقَةِ البَاطِنِ بار الٰہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے طغیانی نفسون اور شیطان اور بھول سے اور تفرقہ باطن سے بعدہ واسطے دفع شرک انسانی و نفسانی کے اس دعا کو پڑھے بدل اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شِرْکِ وَالکُفْرِ وَالنِّفَاقِ فِیْ قَلْبِیْ وَعَلٰی لِسَانِیْ بار الٰہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے شرک اور کفر اور نفاق سے بیچ دل میری کے اور اوپر زبان میری کے بعدہ واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی کے اس دعا کو بھی دل مین پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ العُجْبِ وَالکِذْبِ وَالغَضَبِ وَالغِیْبَةِ وَالغَفْلَةِ وَالطَّمَعِ وَالحَسَدِ وَالحِقْدِ وَالاَمَلِ وَالبُخْلِ وَالکِبْرِ وَالرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ فِیْ قَلْبِیْ وَعَلٰی لِسَانِیْ مِنْ ذُنُوْبِ الکَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ کُلِّھَا بار الٰہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون

خود پسندی اور جھوٹ اور غصہ اور غفلت اور حسد اور حقد اور طول امل اور بخل اور کبر اور ریا
اور نفاق سے بیچ دل اپنے کے اور اوپر زبان اپنی کے گناہوں بڑوں اور چھوٹوں سب سے
بعدہ دل میں واسطے دفع تفرقہ کے یہ استغفار پڑھے استغفر اللہ من جمیع ما
کرہ اللہ قولاً وفعلاً وحاضراً وناظراً من ذنب واتوب الیہ طلب مغفرت کی
چاہتا ہوں میں اللہ سے سب اون چیزوں سے کہ مکروہ کیا اوسکو اللہ نے اندر وی قول
وفعل کے اور حاضر وناظر گناہ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکے بعدہ اس دعا کو
واسطے طول عمر کے پڑھے اللھم احینی محبوباً بحیاۃ المحبین وبلغنی وبشرنی لی عمر
بکر ملک عمر طویل الی مایۃ وعشرین سنۃ بفضلک ورحمتک یا اللہ یا اللہ
یا اللہ یا رحمن یا رحمن یا رحمن یا مجیب یا مجیب یا مجیب اے بار الٰہ زندہ کر مجھ کو
محبوب ساتھ حیات محبین کے اور پہونچا مجھ کو اور مبارک کر واسطے میرے عمر میری ساتھ کرم اپنی کے
عمر طویل ایکسو بیس برس تک ساتھ فضل اپنی کے اور رحمت اپنی کے یا اللہ یا اللہ یا اللہ
یا رحمن یا رحمن یا رحمن یا مجیب یا مجیب یا مجیب بعدہ اس دعا کو واسطے طویل عمر کے دل میں
پڑھے اللھم احینی بحیاۃ الصلحاء وامتنی بموت الشھداء واحشرنی فی
زمرۃ الاولیاء اے بار الٰہ زندہ رکھ مجھ کو ساتھ حیات صلحا کے اور مار مجھ کو ساتھ موت شہدا
کے اور حشر کر میرا بیچ گروہ اولیا کے بعدہ اس دعا کو دل میں پڑھے اللھم احینی محباً
للعلماء واملنی محباً لک واحشرنی تحت اقدام الصلحاء واحبائک یعنی اے بار الٰہ زندہ
کر مجھ کو دوستی اپنی میں اور مار مجھ کو دوستی اپنی میں اور حشر کر میرا بیچ قدموں صالحوں اور دوستوں
تیری کے واضح ہو کہ یہ ترتیب ربط کی مشائخان کبار سے چلی آتی ہے بعدہ دل و جانکو
ساتھ عالم جبروت کے مناسبت دیوے یعنے اول پیر و مرشد کو دس بار دل میں یاد
کرے بعدہ اولیاء صاحب ولایت پیران شجرہ کو یاد کرے بعدہ انبیاء مرسل کو دل
میں یاد کرے بعدہ امیر المومنین اسد اللہ الغالب کو دل میں یاد کرے اور دل میں حاضر لاوے

بعدہ بیچ اطاعت باطن متابعت وخلافت حضرت رسالت کے پہونچے لیکن یہ امر حقیقی رسائی لکھنے مین درست نہین آتا ہے اس جگہ تربیت مرشد کامل کی شرط ہے بعدہ ول تمام اِلَّا اللّٰہ کو پہونچے اور اوسکو دل مین پڑھے بعدہ اوسکے دل عالم جبروت مقام اسم ذات اللّٰہ مین رکھے وہیں دم پڑھے بعدہ ذکر اوس مقام سے آگے عالم لاہوت کا کرے اور بیچ ملازمت اسم ہو کے سالک قربِ حضرت کمالیت کو پہونچے غرضکہ سالکان صادق بعت متابعت رابطہ پیر مرشد سے بیچ استقامت قربِ حضرت کمالیت کے پہونچتے ہین اور بیچ متابعت حضرت رسالت واستقامت اطاعت نبوت کے حدا تک پہونچتے ہین اور جو سالک بیچ استغراق شکر محبت وکمالیت مقام محو کے پہونچا ہے اپنے کو نہین پہچانتا ہے اور خود کو درمیان مین نہین دیکھتا ہے اور اوسکی ہستی وخودی کو حق تعالے درمیان سے اوٹھاتا ہے پس وہی ہووے او رہی ہے اور سالک کو آواز رحمانی آئے اور آپ راہ بتاوے اور اپنی طرف کھینچے اور پیر مرشد خواب مین بشارت دیوے اور جو کچھ خواہش الٰہی ہے اوسکی بشارت بھی کرے کہ اوسکے تعبیر وصف مین نہ آوے اور دروازہ کھلے اور ارواح انبیا وملائک دکھائی دین اور ایک بڑا کام پیش آوے قولہ تعالے وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے اور اوسیطرح دکھلاتے ہہتے ابراہیم کو ملکوت آسمانون اور زمینون کے اے عزیز راہ عوام نبیون کی بھی دل کی راہ سے ہے اور علم کسب بانی راہ سے نہین ہے کہ عالم ہدایت وبنہایت ہے بلکہ تحصیل ذکر دل سے ہے قولہ تعالے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا یعنے اور ذکر کر رب اپنے کا اور منقطع ہو طرف اوسکے منقطع ہونا کر قولہ تعالے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا یعنے رب مشرق ومغرب کا نہین ہے معبود برحق مگر وہی پس پکڑ اوسکو وکیل ترجمہ استفہام یہ ہے کہ تیرے کام خدا سب درست کرے اگر تو مجھکو وکیل کرے اور سب کام سے فارغ ہووے اور سب کام مجھپر حوالہ کرے اور خود سے تعلق مذ رکھے اور مجھکو وکیل اپنا بنا وے اور تو

دل مین مجھکو یاد کرے تا مین تیرے ساتھ رہون اور تو دوسرے کے ساتھ دوستی نکر تا مین تجھکو دوست اپنا کرون اور تو دوسرون سے آشنائی نکر تا مین تیرا آشنا ہوون **نظم**

آشنائی در دلم سر بیزند ❊ مرغ جان در کوے حق پر میزند ❊ ہچو مرغے نیم بسمل پرورت ❊ درمیان خاک وخون سر میزند ❊ امام الهدی مقتدا الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات مین فرماتے ہین کہ واسطے دفع تفرقہ خطرات تعلقات انسانی وکفر معصیت شدت آخرت وغفلت نسیانی غیر یاد حق تعالے بدل وجان و تفرقہ خطرات اعمال مذموم حرص وہوا نفسانی شیطانی کار دنیوی کے سالک صادق کو گوشہ خلوت مین کثرت طاعت باطن بدل وجان ومتابعت . ربطہ مرشد کی کرنا شرط ہے کہ تا سالک مجذوب خدا کی عنایت سے تھوڑے دنون مین بیچ گوشہ خلوت کے اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت و ملازمت ربطہ مرشد سے قرب حضرت واظہار کشف کرامت کمالیت کو پہونچے واضح ہو کہ بیچ صحبت بادشاہان صادق کے درویش سالک مجذوب واسطے تربیت وتلقین اونکی سکے کہ سفر مہمات مین قدم باہر نکالتے ہین بہت غفلت نسیانی غیر یاد حق تعالے کے بدل وجان وتفرقہ خطرات انسانی نفسانی کفر معصیت آخرت کی حاصل ہوتے ہین تو واسطے رفع تفرقہ خطرات نفسانی شیطانی کے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد دس چیز کی پانا شرط ہے چنانچہ قطب الاولیا شیخ سعد اللہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل نے واسطے سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کے تربیت ترقیم فرمائی ہے آگاہ ہو کہ مردم کو بیچ سفر مہمات کے جاتے تین قسم کے تفرقہ خطرات غفلت نسیانی غیر یاد حق تعالے وعبادت دیکھنے وسننے وباتین کرنے کلمہ کار دنیوی وتفرقہ تعلقات بسیار . وخطرات مذموم حرص وہواے نفسانی بیشمار کے بیچ دل وجان کے حاصل ہوتے ہین اور غفلت نسیانی کفر معصیت آخرت کی سالک مجذوب کو سنبود کھلاتی ہے اور بیچ اطاعت باطن بدل وجان کے یاد حق تعالے سے تقصیر کرنے اور دل مین غفلت نسیانی غیر یاد حق تعالے کی رکھنے سے دل وجان بالکل پریشان

ہوتی ہے اور خطرات دیری وزناری وتفرقہ دنیا وآخرت ہر گھڑی سالک صادق کو قرب
حضرت سے باز رکھتا ہے کس واسطے کہ جو خطرات نسیانی غیر اللہ بیچ دل مردم کے آوے
جان و دل کو پریشان کرتا ہے اور سالک خدا سے دور رہتا ہے آگاہ ہو کہ واسطے دفع
تفرقہ خطرات اعمال مذموم وکفر معصیت دنیوی وہوا النفس پرستی وہلاکت عقبائی غفلت
نفسانی غیر یاد حق اور واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی شیطانی کے دس چیزین شرائط
اطاعت ظاہر وباطن کی تربیت انبیا واولیا سے منقول ہے چنانچہ پانچ شرائط باطن سے
اوّل وہ ہے کہ جو مردم طالب صادق تربیت مرشد کامل وسالک مجذوب وتلقین ارشاد
جذبہ اصلاح باطن سے متوجہ طرف معشوق کے ہوکے تو رات دن پاسبانی تلاوت حفظ قلوب کو
دل سے نچھوٹے دوسری شرط وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادۃ ذکر اللہ
تعالیٰ فی قلبہ یعنے برتر عبادت سے اللہ کا ذکر کرنا دل مین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ بیچ اطاعت
وملازمت عبادت خفیات کی دمبدم بدل وجان یاد حق تعالےٰ کی کرنے سے سالک صادق
تلقین مرشد کامل سے دل مین استقامت پکڑے تاکہ حق تعالے اوس بندہ کیطرف
نظر رحمت کی کرے اور اپنی عنایت سے راہ عشق محبت کی دل مین کھولے تیسری شرط
وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان للہ کان اللہ لہ یعنے جو شخص ہوا واسطے
اللہ کے پس ہوا اللہ واسطے اوسکے جو کوئی بیچ اطاعت باطن کے بدل وجان دائم الحال
تلاوت حفظ قلوب کی ہر دم وہر قدم یاد حق تعالے مین کرے اللہ تعالے اوسکو طرف اپنی
راہ حقیقت کی بتلاوے اور دروازہ رحمت کا اوپر اوسکے کھولے چوتھی شرط وہ ہے کہ
اللہ تعالے نے ستر ہزار پردہ نورانی وظلمانی شدت کفر معصیت دنیوی وغفلت انسانی نفسانی
وہلاکت عقبائی کی کر درمیان اپنے وسالک صادق کی نسیانی غیر یاد حق تعالے سے رکھتے مین
درمیان سے اوٹھاوے پانچوین شرط وہ ہے کہ عشق محبت حق تعالے ایک ایک
پردہ غفلات ظلمانی کا شدت محبت وفرمانبرداری عاشق سے ساتھ نور جلالت ومتابعت برملا

حقیقی وپہونچنی حق پرستی واعمال روحانی کی بدل معرفت ایک اور عالم کی پیدا کرے تاکہ مردان
طالب صادق استقامت قرب حضرت سے مطلوب ومقصود وکمالیت کو پہونچین نظم تا نہ افتد
بر تو مردی را نظر ٭ کی بیابی راہ دل از جان خبر ٭ از رہ عقل بگذر ای زاہد ریائی ٭ در کوی عشق
بنشین گر طالب خدائی ٭ پس اطاعت شرایط باطن کی بغیر استعداد شرایط ظاہر کے سالکان
صادق کو بجز تلقین مرشد صادق کے دل وجان مین استقامت نہین پکڑتی ہے چنانچہ پانچ
شرایط ظاہر واسطے دفع تفرقۂ خطرات انسانی کے کہ سفر مہمات مین مرشدان کامل کو صحبت
تربیت بادشاہان صادق سے ہوتی ہین تلقین انبیا ومرسل سے وہ ہین شرط اوّل قال النبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادت قرأت القرآن یعنے برتر عبادت سے ہے پڑھنا قرآن
کا واسطے زیادتی حیات وصحبت ذات بادشاہ ملک وفتح مہمات وجمیع حاجات جسم وخیریت
کار دینی ودنیوی کی ہر روز ختم قرآن کا جاری کرے کہ تا خطرات انسانی وتفرقہ اعمال مذموم
نفسانی وکاربار دنیوی بیچ دل کے حاصل نہوون شرط دوسری وہ ہے کہ ہمیشہ رات دن
صحبت سالکان صادق قوی ہمت علما دین ودیندار اہل صلاحیت سے واسطے تربیت
ملازمت پڑھنے علم سلوک وتفہیم حصول معانی حروف علم لدنی ودریافت سخنان معانی
رموز واسرار حقیقت تبدیل آیات وحدیث وقول مشائخ ودریافت اشعار نظم کو طالبان
صادق کو استفہام کرے واطاعت باطن متابعت حضرت رسالت وتلقین جذبہ اصلاح باطن
وپاسبانی یاد حق تعالے کی سالکون کو تربیت دل وجان سے استقامت دیوے اور ملازمت
عبادت خفیات وصلاحیت حفظ قلوب سحر بیچ دل وجان کے یاد حق تعالے رکھے تاکہ بالکل
تفرقۂ خطرات اعمال مذموم انسانی نفسانی وغفلت نسیانی غیر یاد حق تعالے سالک
صادق کے دل وجان مین دخل نپاوے شرط تیسری وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من یتعرس ویترقص ویتغرقص وآخر ما یخرج من رأس الصدیقین
حب الجاہ یعنے جو عرس کرے اور رقص کرے اور آواز خوش سنے اور آخر اوس چیز کا

نکالا جاتا ہے سر صدیقون سے حب جاہ ہے واسطے عبادت شہرت کمالیت درویش
کی تعریف میں یہ تعریف وہ ہے کہ اطاعت عمل ظاہر واسطے پہچاننے مشایخ و دریافت
کرنے پرورش عمارت دل خلائق عوام کے کھانے پینے سے ہر مہینے رویۂ صدیقون کا
کرنا چاہیئے آگاہ ہو کہ درویش اہل حقیقت و صلاحیت علم اولیا کامل حال و صاحب
عزلت و خلوت گم نامی کمالیت علم حال عندالوصال و پیوستہ استقامت پاسبانی قرب
حضرت و مرشد کامل کو بیچ سفر مہمون کے بسبب صحبت تربیت و تلقین ارشاد کی ہمرکابی
بادشاہون کی اختیار کرنے ست طرح طرح کے تفرقہ خطرات غیر اللہ تعلق انسانی و نفسانی
دنیا کے دل مین حاصل ہوتے ہین تو مخلصان کرام و درویشان اہل خلوت و مرشدان کامل
بسبب جانے سفر مہمات و صحبت تربیت ہمرکابی خلفا صادق کے واسطے دفع تفرقہ خطرات
غیر اللہ تعلقات و تشویشات نفسانی دنیوی کے بیچ جمیع احوال کمالیت کہ استعداد لشکر
کی متصور ہے صاحب تحمل نہین ہوتے ہین کہ تا سفر مہمات مین طرح طرح کے خطرات نفسانی
شیطانی دل و جان مین حاصل نہو وین کیونکہ واسطے دفع تفرقہ تعلقات نفسانی دنیوی کے
چند آدمیون اہل صلاحیت و طالبان صادق قوی ہمت و مردم صاحب دیانت کو واسطے
صحبت تربیت کے بیچ پڑھانے کتب علم سلوک و دریافت کرنے جذبۂ اصلاح باطن و
استفہام عالم جبروت و لاہوت و تلاوت تلقین حفظ قلوب و کمالیت علم حقیقت و استقامت سخنان
معانی رموزات و تربیت حضرت رسالت و دریافت عبادت خفیات و علم حال عندالوصال
و استقامت تربیت بدل و جان و حصول پاسبانی قرب حضرت و تعریف دریافت حروف علم
لدنی و مقصد بر آنا مصلحت کار جزوی و کلی دنیوی کے جمیع کارہا و مصلحت دنیا حوالہ
اونکی کرتے ہین کہ تا سالکان اہل خلوت گمنامی و مرشدان کامل و صاحبان عزلت و پوشیدگان
استقامت قرب حضرت کو بیچ سفر مہمات کے کچھ تفرقہ خطرات تعلقات کار دنیوی و وسوسہ
مہربانی جمیع یارون و دوستون و جماعت مریدون و سنوا اسکی سوال سائلون و شکستہ دلون

وغریبون ودرویشون ومسافرون کا کھانے وکپڑے وغیرہ سے اور تفرقہ خطرات غیر اللہ
تعالی از اس جہان کے جزو کل دخل نپاوے اور خطرات حقیقی رحمانی درویش اہل عرفت
مرشد کامل کے دل مین حاصل ہووین نظم عاشق بود آنکہ از سیم و زر برخیزد ؛ ورقوت ولباس
خشک تر برخیزد ؛ بشنو کہ شنیدہ ام زپیرے صادق ؛ عاشق بود آنکہ از ہستی خود برخیزد ؛
طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ؛ عاقل آنست کہ اندیشہ کن پایان را ؛ شرط چوتھی وہ ہے
بموجب قول مشایخ کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینوا اصواتکم بالقرآن فادالعبارات
الاشارات یعرفہم من جوبان الرحمت وتنظروتر قصو من السماع ایضا
الاصوات والالحان وارادۃ یعرفہم من قلوب جذبہ الی الحق وجد حالہ
من ترقص یعنے زینت دو تم آوازون اپنی کو ساتھ قرآن کے اور عبارت اشارات کو
سمجھو تم جویان رحمن سے اور خوشی کرو تم اور رقص کرو تم سماع سے اسیطرح آوازین اور الحان
اور اراد پہچانو تم جذبہ دلون سے طرف حق کے اور وجد ایک حالت دل ہی رقص سے عارفان صادق
وعاشقان حضرت ومرشدان کامل حال وواصلان حق تعالے کیلئے بیچ آواز راگ کو دریافت جذبہ
حقیقت واستفہام بشارت اشارت وعبارت قوال مشایخ واستقامت دل وجان حصول اسرار حقیقت
حقیقت کو پاتے ہین اور واسطے دفع تفرقہ خطرات دنیوی واستقامت لہ از سماع گروہ مردود
کو نغمہ شوق ربانی ودریافت نحان معانی ومعرفت ، سراحقیقت واستقامت قوت روح و
استفہام جذبہ عنایت وتعریف آواز خوش سے بیچ شکر محبت واستغراق مستی ہستی محو کو قوالون
سے سنتے ہین کہ تا سالک اہل حقیقت کو اعمال مذموم دنیوی سے خطرات کلی وجزوی نسیان
غیریاد حق تعالے کی دل وجان مین حاصل ہوون بیت از کاسۂ رباب مرا نغمے رسیدہ
شد آفتاب ہر کہ از و ذرہ چشیدہ ؛ شرط پانچوین وہ ہے کہ من یلطعم بحق یہ سبب
قولہ تعالے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا یعنے دیتے ہین طعام
اوپر محبت اوسکی کے مسکینون اور یتیمون اور قیدیون کو واسطے دین واستقامت ایمان و

ذخیرہ آخرت کے ہمیشہ تازگی دلون کی کرنا و خلعت درویشون کو دینا و مسافرون کو روٹی
کھلانا اور اوپر احوال بیوہ زنون و عاجزون و ضعیفون کے مہربانی کرنا اور سخاوت مین رہنا
اور شکستون اور غریبون کی دل جوئی کرنا اور کھانے کپڑے کو خیرات دینا اور کار سخاوت کو وظیفہ
نعمت سواے قیامت دینا اور خیرات تصدق بادشاہون کی تقسیم کرنا بیچ رہنمائی کے درویش
اختیار کرتے ہین غرضکہ یہ دس چیز شرایط اہلی ظاہر و باطن کی واسطے بجالانے دفع تفرقہ
خطرات سفر مہمات کے انبیا و اولیا سے منقول ہین واضح ہو کہ دس شرائط اصلی سے سالک
کو چارہ نہین ہے مگر اوّل دریافت کرنا و ملنا ربط حقیقی متابعت مرشد کامل و استقامت
تربیت دل و جان و پیوستن کمالیت کا شرط ہے اگر مومن متقی اہل صلاحیت نے متابعت
تربیت مرشد کامل و استقامت ربط حقیقی سے بدل و جان کمالیت نہین پائی ہے سالک
مبتدی نارسیدہ ہے ہرگز تفرقہ خطرات غیر اللہ انسانی و تشویش تعلقات دنیوی نفسانی
شیطانی رہائی نپاویگا اور ہمیشہ خدا سے دور رہیگا پس سالک صادق کو استقامت ربط
حقیقی متابعت مرشد کامل و تلقین ارشاد انبیا و اولیا کی کہ تربیت اوسکی اوپر لکھی گئی ہے حاصل
نہو جبتک دل سالک کا استقامت ربط حقیقی رحمانی سے ساتھ معرفت حق تعالے کے نہ ٹکیگا۔

معرفت چوبیسوین بیچ دریافت عالم زاہد و صوفی و فقیر وغیرہ و حکایت خواجہ حسن بصری
و معروف کرخی و شقیق بلخی رحمہم اللہ و شرح چودہ علم و کمالیت اسلام کی واضح ہو کہ ابتداے
حالت مین تحصیل علم درسی سے علامت علما صاحب کتاب و اہل دانش کی دریافت کرے
کہ معرفت عالم ناسوت و دریافت علم شریعت و کمالیت مفصل و مذکری سے انتہا کو پہونچا ہے
کس واسطے کہ علما صاحب کتاب مثل عطار کے ہین کہ جو مسائل اون سے پوچھو تو حکم کتاب
و جواب باصواب سکھتے ہین اور مردم اہل علم جواب ساتھ دشمنی و تکبر و یا غرور و یا قیاس اپنے سے
نہین سکھتے ہین اگر موافق قول امام اعظم و امام شریعت کے کلام کرین روا ہے مگر غرور علم
سے ساتھ نظر حقارت کے کسیکو نہ دیکھین اور دنیا مین گنہگار و بدکردار نہو وین اور کثرت شریعت

کی نگاہ رکھین یعنے نصیحت حق تعالے کو دل مین یاد کرین اور حرص وہوا دنیا وحسد وکبر
وبخل کو علم سے نکرین اور کمالیت علم درسی سے انکار بھی نکرین کسواسطے کہ حق تعالے عمل سے
نہ پہنچیگا عمل اخلاص سے پہنچیگا چاہیے کہ رات دن بسبب عمل صلاحیت کے درستی
نماز روزہ مین کوشش کرین اور واسطے کھانے کپڑے کے کچھ طلب نہ کرین اور لوگونکی
محفل مین شہرت وصدرنشینی نہ چاہین بلکہ بقدر امکان نام ونام وس سے پرہیز کرین اور
واسطے بیعت وارادت کے صحبت تربیت پیر کامل خدا رسیدہ کی چاہین اور تربیت جذبہ اصلاح
باطن کی تلقین مرشد کامل سے ڈھونڈھین تاکہ استقامت قرب حضرت کمالیت کو پہونچین
اونکو علماء اہل دانش کہتے ہین نظم تو علم ظاہری خواندی بہ بند حرص درماندی چہ نخواہی تا
شوی راندی برو اصلاح باطن کن چرا اے حرص میپولی بمجلس صدر بنشینی چو خود را مرد
میگوئی برو اصلاح باطن کن تو علم از کتب میخوانی کہ باو اوج بستانی چرا دم پریشانی برو اصلاح
باطن کن چہ سیان خلق مشہوری شدے از راہ حق دوری اگر از علم مغروری برو اصلاح باطن کن
علامت معرفت زاہدان بعد تحصیل علم درسی کے وہ ہے کہ معرفت علم درسی فقہ سے بیچ عمل ظاہر
کی کوشش طرف عالم ملکوت کے کرے اور خود کو ساتھ ریاضت ومجاہدہ و اطاعت اعمال ظاہرات
کے بیچ عبادت تجلیات وعبادت تکلمات وعمارت رسوم عادات کی زہد مین کھینچی یعنے نماز روزہ
وادعیہ واوراد وظیفہ وتلاوت تسبیحات ومراسم جمعہ وعیدین وغیرہ مین یہ راہ طریقت کی
ہے کہ ابتدائے حالت مین بہتر ہے ترک نکرے کس واسطے کہ اطاعت ظاہر مین فتوی حضرت
رسالت پناہ کا ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تارک الوظائف لنقصان اللہ ہجابا
اصعب من الموت یعنے ترک کرنا وظیفونکا نقصان درجونکا ہے سخت زیادہ موت سے
پس زاہد وہ ہے کہ اپنے وظیفون کو ترک نکرے اور عبادت مین نہ ٹھہرے اور اعمال ظاہر
پر تکیہ نہ باندھے اور بیچ عبادت خودنمائی وظاہر آرائی وپیوستن اطاعت حیوانی کی خودنمائی
نکرے اور صدرنشینی چاہنا ناموس سے دل مین اور نامداری ہوائے نفسانی کو چھوڑ دے

اپنے کو اہل مقصد و مقصود سے سمجھانے کس واسطے کہ یہ مقام مبتدیونکا ہے چنانچہ بعضے
زاہد بیچ مقام عالم ناسوت نفسانی کے اپنے کو واصل مقصود جانتے ہین اور مریدون کو
ارادت دیتے ہین پس اپنے کو اور دوسرون کو بیچ ضلالت و بطالت کے ڈالتے ہین اور کسی
مذہب مین ارادت اون سے درست نہین ہے کس واسطے کہ ساتھ اتصال مع اللہ
کے قرب حضرت خدا تک نہ پہونچے ہین اور نہ مریدون کو ساتھ کمالیت کے پہونچا سکتے
ہین پس جو عالم زاہد غیر مجذوب ایک مدت صحبت کسی بزرگوار و مرشد کامل و سالک مجذوب و
دریافت تربیت جذبہ صلاح باطن کی ملازمت کرے تو بیچ معرفت عالم جبروت کی پہونچے
اوس جگہ اتصال مع اللہ منھ دکھلاوے اور جو عالم جبروت سے قدم آگے بڑھاوے تو مرشد
کامل راہ حقیقت کی تلقین ارشاد کرے اور مقام الوہیت و مقام عظمت کو پہونچے اور مقام
عظمت سے مقام کبریائی کو پہونچے اور اپنے کو محو دیکھے اور خلافت کسی بزرگ سے قبول کرے
اوس وقت ارادت و مرید کرنا و تربیت دینا اور ونکو واجب ہے اور مریدون کا دست
پکڑے و ارادت دیوے اور خدا تک پہونچاوے قطعہ مکن زہد ریائی را طلب کن پارسائی را
رہا کن خودنمائی را بہ اصلاح باطن کن چہ ملامت معرفت صوفی کی وہ ہے کہ قدم (۳)
بیچ استقامت عالم ملکوت کے رکھا ہو اور عبادت تکلمات تجلیات و اطاعت رسوم صفات
و کثرت دعوت سے ساتھ عمل صلاحیت کے پہونچا ہو اور دریافت عبادت خفیات و تلقین
تلاوت حفظ قلوب و پیوستن قرب حضرت و استقامت عالم جبروت و تربیت تلقین مرشد کامل
سے ساتھ دل کے خبر نفس رکھے و دائم الحال ساتھ ذکر جلی کے ملازمت کرے و از صحبت و کلام طماعت
اعمال فضولات مین تنہائی ڈھونڈھے اور ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا بہت کرے تا آئینہ
دل کی صیقل ہو اور صوفی کو ذکر زبانی کرنے سے ساتھ دل کے رغبت ہووے اور بیچ پڑھنے
وظیفون و اوراد دعائین و تلاوت و تسبیحات کی کوشش کرے اور کم کھانا و کم سونا و کم
کہنا لازم پکڑے اور صوم صوری اختیار کرے اور خود ریاضت و مجاہدہ مین کوشش کرے

اور دل اوپر سماع سے نہ رکھے اوس حالت مین کہ رغبت ہو مگر تمام شکر محبت و محبت
تمام استغراق کمالیت ہو مین کس واسطے کہ سماع عالم سہو مین درست نہین ہے خواجہ
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین صوفی وہ ہے کہ دل گناہ سے بالکل باز
رکھتا ہے حتی کہ فرشتے کراماً کاتبین کچھ برائی نہ لکھتے ہین بائین ہاتھ کا فرشتہ گناہ لکھنے
سے بیکار ہے اور امید وراثی حیات کی نکسب اور اعتماد اوپر عمل مجازی کے نہ رکھے
اور اعمال ریا کو اوپر اپنے نہ قبول کرے اگر صوفی تربیت جذبہ اصلاح باطن واسطے قابلیت
عالم وحدت کو ایک عادت صحبت مرشد کامل تلقین سالک مجذوب سے پاوے اور
ہیچ اطاعت عبادت خفیات و یادمندی ملازمت حفظ قلوب کے رات دن حاضر
غائب ہوتا ہے اور مرشد پر چلے اللہ کی عنایت سے ساتھ استقامت قرب حضرت کی
مطلوب و مقصود کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچے اور اگر چاہئے کہ ساتھ حقیقت کے
سماع کرے اور بیعت و ارادت دیوے تو اوس وقت مرید کرنا تربیت دینا درست جائز ہوگا
(۴) علامت معرفت مومن مخلص کی وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الزاهد
مسلم و العارف مومن یعنے زاہد مسلمان ہے اور عارف مومن حق پس مومن مخلص
استقامت قرب حضرت خدا رسیدہ کو کہتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن
مرآۃ المومن واللہ المومن یعنے دل مومن کا آئینہ مومن کا ہے اور اللہ مومن ہے
پس بندہ مومن و خدا مومن ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن حاضر
من فکر الحق فهو مومن وهو ناظرة الی اللہ قلب المومن یعنے دل مومن کا حاضر
ہوتا ہے ذکر خفی سے پس وہ مومن ہو اور دیکھنے والا ہے طرف دلون مومن کے خواجہ
معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مومن مخلص خدا رسیدہ کی علامت باطن
وہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد مجذوب و تلقین اطاعت باطن و ملازمت حفظ قلوب باذن
پاسبانی قرب حضرت سے خدا تک پہونچا ہو اوسکو مومن مخلص کہتے ہین علامت

(۵) معرفت اولیا سالک مجذوب و عاشقان حضرت کی وہ ہے کہ تربیت جذبہ اصلاح باطن
وتلقین عالم جبروت کی صحبت مرشد کامل سے استقامت دل وجان مین کمالیت کی
پائے اور طالبان صادق کو تربیت راہ حقیقت وتلقین سے بدل وجان استقامت
اور دست بیعت وارادت کا پکڑے اور نصیحت وتربیت سے کمالیت کو پہونچائے علامت
دیگر اولیا سالک مجذوب کی وہ ہے کہ اعمال فضولات وعمارت تجارات سے رو
گردانی کرے کہ تا پاسبانی قرب حضرت سے مردم کمالیت کو پہونچین اور اگر سالک مجذوب
اعمال تکلمات کو ترک نکرے ہرگز اتصال مع اللہ وقرب حضرت نملے اور خدا سے
دور وبے نصیب رہے واضح ہو کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ علامت
اولیا سالک مجذوب کی دوسری وہ ہے کہ ہمیشہ تلاوت حفظ قلوب وملازمت علم حال
عندالوصال وپاسبانی حق تعالےٰ سے بدل وجان مشغول رہے اور پڑھنے تلاوت و
تسبیحات ووظیفہ واوراد سے اوسکو حجاب راہ ہووے قال النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
صاحب الوظایف ملعون فی الدنیا وتارک الوظایف ولی فی الاخرۃ یعنے
صاحب وظیفونکا ملعون ہے دنیا مین اور ترک کرنے والا وظیفونکا ولی ہے بیچ آخرت
کے خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دوسری علامت اولیا سالک
کی وہ ہے کہ دائم الحال رات دن مجمع وتنہائی وہیچ مقام مین اطاعت باطن متابعت
حضرت رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کرکے اتصال مع اللہ واستقامت قرب
حضرت وکمالیت کشف وکرامت سے خدا تک پہونچا ہوا ور طالبان صادق کی اطاعت
وتلقین تلاوت حفظ قلوب سے دل وجان مین استقامت کرے اور نصیحت وتربیت باظہار کشف
وکرامت سے صاحب ولایت بناوے اوسکو الشیخ یحیی ویمیت کہتے ہین یعنے شیخ
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے علامت عارفان سالک وخلفا صادق وواصلان حق (۶)
تعالےٰ کی وہ ہے کہ دریافت کرنے راہ عشق ومحبت و دائم الحال اطاعت باطن یکجہتی یعنے

و کھانے پینے اور دل وجان مین یاد حق تعالےٰ رات دن بکوچ ومقام گرسنہ واتصال مع اللہ
واستقامت قرب حضرت سے ساتھ خدا کے ملا ہوا ہو کہ تا جسمین نظر کرے خدا کو دیکھے
یعنے غیر خدا کے نہ دیکھے اور غیر خدا کے نکھو اور غیر خدا کے نہ سنے اور غیر خدا کے نہ بلاسئے
اور غیر خدا کے نہ سوئے اور غیر خدا کے نہ چلے کس واسطے کہ ہر حال مین ساتھ خدا کے
ہووے اور ہمیشہ خدا کو حاضر وناظر جانے اور اپنی ہستی کو درمیان مین نہ لاوے بیت
در ہر چہ می نگرم در نظرم صورت اوست ٭ ہر کہ او دیدہ ندارد گنہ از جانب اوست ٭ واضح ہو
کہ سلطان العارفین مقتدار الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ علامت خلفا صادق وواصلان حق تعالے کی وہ ہے کہ ان تین حجاب سے اوٹھے
اوّل وہ ہے کہ اگر بادشاہت دونون جہان کی بخشش حق تعالے سے اوسکو ملے خوش
نہوا اور اگر خوشی اوس مملکت کی آنے سے دل مین حاصل ہووے تو حریص وکم ہمت ہے اور
حریص وکم ہمت محروم ہے دوسری وہ ہے کہ اگر مملکت دونون جہان کی اوسکے پاس
ہے اور خدا چھین لے تو غمگین نہو کس واسطے کہ یہ نشانی ما مدون کی ہے تیسری وہ
ہے کہ اوپر کسی چیز مدح وثنا آوری کے فریفتہ نہو اور اگر خوشی سے فریفتہ ہوا تو حقیر ہمت ہے
اور حقیر ہمت محجوب ہوتا ہے جبکہ خلفا صادق ان تینون خصلت سے اوٹھا بادشاہت
دونون جہان کی اوس سے دریغ نہوگی کس واسطے کہ خلفا صادق وواصلان حق تعالے
وصاحب ولایت بجاے نبیون کے ہین علامت فقرا عالی ہمت وہ ہے کہ جو اہل
قدرت قوی استقامت صاحب قناعت بغیر ضرورت کے فقر حقیقی اوپر اپنے اختیار
کرے اور طرف معرفت حق تعالے کے استقامت رات دن کی ساتھ ریاضت ومجاہدہ
کے حاصل کرنے کے صحبت تربیت مرشد کامل ودریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن متابعت
حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وملازمت عبادت خفیات حصول قرب حضرت کی
مقصود وکمالیت کو پہونچے پس فقیر وہ ہے کہ کسیکا محتاج نہو کس واسطے الفقیر لا یحتاج

الا الی اللہ یعنے فقیر عالی ہمت کسیکا محتاج نہیں ہوتا ہے الا خدا تعالیٰ کا غرضکہ
اپنی خواہش سے کام نہین کرتا ہے اور جو منظور حق ہے خیر و شر ست دل اوسپر قائم رکھتا
ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتم الفقر فہو اللہ یعنے جسوقت تمام ہوا فقر
پس وہی اللہ ہے علامت درویش اہل تمکین کی وہ ہے کہ بیچ راہ حقیقت رضا و
تسلیم کے ثابت قدم رہے اور اپنی واقعات کو کسی سے نہ کہے اور جو کچھ اوسپر دوست
سے پہنچے اوسکا تحمل ہووے اور عدو دوست سے چاہیے اور کسی چیز کی فکر دل مین نلاوے
اور درویش اہل تمکین دل مین سکونت رکھے اور بہت قال نکرے اور اعمال تکلیفات سے
طرف اتصال مع اللہ کے منھ کرے قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم العبادۃ بعد
الوصل کفر ولا حجاب بعد الفتح یعنے عبادت بعد وصل کے کفر ہے اور نہین جدائی
بعد کشود کے بیت اگر سالک محرم راز گشت ٭ ببندد بروی در باز گشت ٭ نقل ہے کہ
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وخواجہ معروف کرخی وخواجہ شقیق بلخی وخواجہ ابراہیم ادہم
رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ اکٹھے تھے بحث معرفت صدق واعتقاد مین پڑی خواجہ حسن بصری نے
کہا کہ لیس بصادق دلی من لم یصبر علے ضراب مولاہ یعنے نہین ہے صادق دوستی مین وہ کہ
نہین صبر کیا اوپر ضرب مولا اپنے کے جان کے بیچ اعتقاد کے وہ صادق نہین ہے دعوے
عشق محبت خدا مین کہ جو اوپر زخم مولا کے صابر نہین ہے خواجہ معروف کرخی نے کہا کہ
اس بات سے بو غرور کی آتی ہے قولہ لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ علے
ضراب مولاہ یعنے صادق نہین ہے دعوے عشق محبت مین جو لذت نپاوے زخم دوست
سے خواجہ شقیق بلخی نے کہا قولہ لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علے ضراب
مولاہ یعنے صادق نہین ہے دعوے عشق محبت خدا مین کہ جو شکر نکرے زخم خداوند اپنے پر
خواجہ ابراہیم ادہم نے کہا ہی قولہ لیس بصادق من لم ینظر الضراب فی المشاہدۃ یعنے
صادق نہین ہے دعوے عشق محبت مین جو کوئی فراموش نہین کرتا ہے زخم محبوب کو بیچ

مشاہدہ قرب محبوب کے قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یرض بقضائی ومن لم یصبر علے بلائی ومن لم یشکر علے نعمائی فالیطلب ربا سوائی ثمّ فالیخرج من تحت السمائی یعنے جو شخص کہ نہین راضی ہو ساتھ قضا میری کے اور جو شخص نہین صبر کرے اوپر بلا میری کے اور جو شخص کہ نہین شکر کرے اوپر نعمتون میری کے پس وہ طلب کرے اور رب سوا میرے پس وہ نکلجاوے نیچے آسمان میری کے سے واضح ہو کہ زنان مستورات شہر مصر نے بیچ مشاہدہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھ اپنے کاٹے آگاہ ہو کر تعریف و یاری کی کہ علماء معرفت خدای تعالے جانتے ہین وہ عالم بہت ہین اور بیچ ہر قسم کے ایک نام کے ساتھ منسوب ہین پس بس عالم ہین چودہ علم مشہور ہوئے ہین آگاہ ہو کہ اہل معرفت مخاصان کرام نے فرمایا ہے کہ اوّل علم شریعت دریافت تفسیر کلام ربانی دوسرا علم فقہ ہے دریافت کرنا معانی استقامت اعمال تجلیات تیسرا علم نفسی ہے دریافت کرنا معانی اشعار نظم چوتھا علم حکمت ہے تصنیف کیا ہوا حکما متقدین کا پانچوان علم یقین ہے دریافت کرنا اسمار صفات بکثرت دعوت چھٹا علم تحریر ہے حساب سیکھنا ساتوان علم نجوم ہے معرفت شمار کواکب وستارہ آٹھوان علم مناقب ہے انبیاء اولیاء وخلفا ومقتدا وتفضلات نوان علم موسیقی ہے ہدایت دریافت گانا بجانا دسوان علم طب ہے مخالفت طبیعت و دریافت معالجہ گیارھوان علم توحید ہے دریافت وحدانیت حق تعالے بارھوان علم طریقت ہے دریافت عالم ملکوت تیرھوان علم حقیقت ہے معرفت عالم جبروت چودھوان علم لدنی ہے دریافت راہ عشق محبت حق تعالے کو بجز صحبت تربیت مرشد کامل کے درست نہین آسکتا ہے اور دریافت علم لدنی طرف معرفت حق تعالے کے اہل علم حقیقت کی ہے اور سنت پاسبانی قرب حضرت کی پس تعریف حق تعالے و حصول دریافت اسرار حقیقت بجز تلقین ارشاد مرشد کامل علم الیقین وعین الیقین حق الیقین کی ہرگز حاصل نہین ہوتی ہے نقل ہے کہ ایک شخص نے خواجہ حسن بصری سے پوچھا کہ علم حقیقت کیا ہے

خواجہ نے کہا کہ راہ دل کی کھول اور کھلی راہ کو بند کر اوس شخص نے کہا کہ یہ بات مجھ کو
معلوم نہین ہوئی تو خواجہ نے کہا کہ بیچ راہ حقیقت کے سوراخ دل کا کھول اور زبانکو
بند کر واضح ہو کہ ایک روز خواجہ معروف کرخی و خواجہ شقیق بلخی و خواجہ حسن بصری رحمہم اللہ
تعالے ایک جا پر بیچ استغراق کمال مستی کے مشغول تھے کہ خواجہ معروف کرخی نے کہا کہ خدا
تعالے مجھ سے ایک سال بزرگ ہے شقیق نے کہا کہ مجھ سے دو سال بزرگ ہے خواجہ حسن
بصری نے کہا کہ مجھ سے تین سال بزرگ ہے پس اب یہ باتین رمز و ذات کی بجز تلقین مرشد
کامل کے کوئی نہین سمجھ سکتا ہے جبتک کہ عمل حقیقت کو نہین پہونچتا ہے معرفت
پچیسوین بیچ شرح مناجات خواجہ عبداللہ انصاری واسطے تلقین مریدون و نصیحت
رسول مقبول بارشاد علی کرم اللہ وجہہ و شرح چار راہ باطنی کفر و ضلالت و بطالت و شرح صفت
کمالیت گنج الاسرار و شرح خواجہ ابوسعید بلخی و شرح چہل اولیا کی واضح ہو کہ خواجہ عبداللہ انصاری
نے ہنگام مناجات کے عرض کی کہ خداوندا اول کیا کام ہے اور آخر کیا ہے ندا آئی کہ
اول کام فنا اور آخر اوسکا وفا اور ثمرہ اوسکا بقا ہے پھر مناجات کی کہ الٰہی معنی فنا و وفا
و بقا کے کیا ہین ندا آئی کہ فنا خودی و خود پرستی و ہستی اپنی سے فارغ ہونا اور وفا عہد
دوست کا دل و جان مین باندھنا اور بقا ہمیشہ دل کو ساتھ حقیقت کے ملانا ہے جبکہ وفا
دوست کی دل و جان مین تو نے باندھی خودی و ہستی اپنی سے نجات پائی پھر مناجات
کی کہ خداوندا معنی گناہ چہ ہے یا صبر سے یا کفارت سے ندا آئی کہ معنی اوسکو ہے کہ
فراموش کرے گناہ اپنے کو اور کفارت اوسکو ہے کہ قناعت کرے یاد حق تعالے سے
اور صبر اوسکو ہے کہ توبہ نصوحا کرے پس نعمت بے شکر غرور اس جہان کا ہے و تکلیف
بے صبر بلا دونون جہان کی ہے اور اطاعت اخلاص کرنا گویا زندگانی کو ضائع کرنا ہے
الٰہی کرم تیرا قدیم ہے اور گناہ نفس اغیار سے ہے پس نفس بت پرستی ہے اور قبول
[illegible] بہشتی ہوئے عزیز ہشیار ہو کہ سب حقیقت کہی ہے ایک بار بلا و دوست کی عطا ہے

اور عطار دوست سے رونا خطا ہے الٰہی تو ظالم نہیں ہے کہ کہون مجھ کو چھوڑ دے
اور نہ تجھ پر حق ہے کہ مین کہون لا دے الٰہی واسطے دعا و مناجات کے تیرا حکم آیا ہے
مگر قلم چلے ہوئے کا کیا علاج ہے خداوندا تو حاضر ہے مین کیا کہون اور تو ناظر ہے اوپر کیا
کہون الٰہی تیرا عجب فضل ہے کہ ساتھ عاشقون کے تو نے کیا ہے کہ جس نے تربیت
مرشد سے دوستون کو پہچانا کمال قرب حضرت کا پایا اور جسنے تجھ کو پایا برا دحقیقت تجھ ہی دیکھا
پس توحید وہ ہے کہ دائم الحال یاد حق تعالےٰ مین دل و جان کے ساتھ یگانہ رہ اور ساتھ
ما سوائے اوسکی کے بیگانہ رہ اے عزیز دل نیک بہتر ہے کار نیک سے کسو واسطے کہ کار
نیک مرد کے دل مین عجب لاتا ہے اور دل نیک پشیمانی نہین اوٹھاتا ہے الٰہی اگر مین
دوست ہون حجاب درمیان دوست سے اوٹھا اور اگر مہمان ہون تو مہمان نوازی بجا لا
ملکا اگرچہ ابلیس نے مردم کو بدآموزی کی مگر آدم کو کسی گندم کی روزی کی الٰہی جو شدت
گناہون کی جرم میرا ہے تو توبہ میری کیا ہے اور اگر قبول کرے توبہ تیرا کون تیرے
سوا ہے خداوندا اگر عبداللہ کو تو چاہتا ہے جلانا تو دوسری دوزخ اوسکی آلایش کو چاہیے
اور اگر تو چاہتا ہے نوازنا تو دوسری بہشت اوسکی آسایش کو چاہیے پس جو کچھ اعمال نفسانی
اوپر زبان کے آئے زیان لائے سے اے عزیز عادت پرستی کو چھوڑ اور تربیت جذبہ حق پر سچی
دل کو چھوڑ الٰہی عشق تیرا بغیر عابد کامل کے خوار ہے اور بغیر عشق کے زاہد جاہل خوار ہے
خداوندا شریعت کہتی ہے کہ مجھ کو پہچانو میرے ساتھ رہو تا تم بہشت کو پہونچو اور طریقت کہتی
ہے کہ مجھ کو پہچانو میرے ساتھ رہو تا تم حقیقت کو پہونچو اور حقیقت کہتی ہے کہ مجھ کو پہچانو اور پہلے
میرے ساتھ دل و جان سے رہو تا تم حق کو پہونچو اور عاشق صادق تلقین مرشد کامل سے
راہ عشق کی ڈھونڈھتا ہے اور صحبت رہنما کی چاہتا ہے سے اے عزیز بہشت ہیچ پا تو لب
عارفون کے خار ہے واصلون کو بہشت سے کیا سروکار ہے جو طالبان صادق ہو
اوس درگاہ مین باریاب ہے عاشقون کو ہمیشہ حضوری یار ہے ایک کو خود ایک کہنا بیکار ہی ہے

وہی واحد آشکار ہے ملکا جوہر قیمت وار ہے واسطے وصال حق کو دیدار ہے پس بندہ راضی کو
تیری خواہش سے کیا سروکار ہے الٰہی عاشقوں کو بہشت ہے دوست قیدخانہ ہے پس
قیدی کو قید خانہ میں بے فائدہ جانا ہے خداوندا انبیا سے اعمال بندوں سے تو آگاہ ہے اور
نہ مجھ کو اعتباری پر جبہ و کلاہ ہے اے عزیز ہوشیار رہو کہ قافلہ عمر پر سر راہ ہے اور تفرقہ خطرات
غیر اللہ پشیمانی گناہ ہے آگاہ ہو کہ عاشق کو معشوق سے قریب ہو اور تلقین راہ عشق کو عاشق
سے قریب ہے ہر عاشق کو ایک بلا لمعات میں ہے اور دوسری درپیش اے عزیز اگر ہزاروں
عشاق میں سے ایک جوانمرد کمال حال عشق کو پہونچے بسیار ہے لیکن تربیت جذبۂ عشق
کی عنایت و تلقین مرشد سے پہونچے بیشمار ہے جوانمرد وہ ہے کہ پاسبانی جذبۂ عشق کو
دوست رکھے اور جملہ کام آخرت سے اعمال دل کو ہرگز نچھوٹے اور ہمیشہ دل اپنے کی
حرست کرے اے عزیز ہوشیار ہو اور مالا سے مروارید کو بیچ گلوے لاش مردار کے نہ باندھو
اے عزیز بیدار ہو اور حلوائے شیرین بیچ دہن مردہ دل کے نڈال کہ کچھ لذت نپاویگا اے
عزیز کتا پلاؤ کا ٹٹنے والا بہتر ہے صوفی سے اہل حقیقت پھرنے والے سے اور متقی اہل قدرت
سخاوت بہتر ہے عالم اہل معرفت اور ٹلنے والے سے خداوندا آپ نے کہا کہ بیعت کرو اور
اوسی پر رکھا اور تو نے فرمایا کہ یہ عمل نکرو اور اوسکو نچھوڑایا اے عزیز اگر شریعت تو چاہتا ہے
تو اعمال ظہور کی استقامت شہرت سے ہے اور اگر تو حقیقت چاہتا ہے تو عمل باطن کی اخلاص
[illegible] ہے اے عزیز جو چیز گئی پھر نہ آئی کل انتظاری سے کب پاوے پس بیچ پاسبانی یاد
حق کے حاضر رہو کہ وہ کیا فرماتا ہے اے عزیز گناہگاروں کو استغفار چاہیے اور بدکاروں
کو کیا کار چاہیے ایک ظاہر شریعت میں مبتلا سے اعمال عادتی نفس پرستی اور ایک پیاسا
جذبۂ عنایت کا ساتھ قطرہ سے کے راضی اے عزیز تو نجان کہ جذبۂ عنایت سب رکھتے ہیں
بلکہ آمادہ رہو کہ کس سے پردہ اوٹھاتے ہیں آگاہ ہو کہ طوق زرین بیچ گردن کتے پلاؤ
کے [illegible] کو پہنچا ہے پوٹلا ادہ مشک بودار و جوہر قیمتی اوپر ہاتھ مردنا اہل کے سچا ہے رکھنا کیقدر

قیمت کی نہین جانتے ہین سوائے عزیز یہ بات سوا سچ کے سچا ہے کہنا اور سچ بھی سچا ہے
کہنا اگر دل مین ایک دم یاد حق تعالےٰ کی حاضر ہے تو بہتر ہے ہزار آیا ایک دم غفلت اسوقتی ہو
تو معصیت بغفلت سے ہے اے عزیز کل اعمال ریائی سے کام دل عنایت پر ہے رفیقی ہو کرتا
پردہ آگے تیرے سے اوٹھے آگاہ ہو کہ اعمال تجلیات ریائی سے سچا کیا منفعت اسوقت
ازل پر ہے سعادت وشقاوت اور عارفون کو نشہ کرنے سے کیا مضرت نہ ایک ذرہ
کتے کے منھ سے پلیت ہوتا ہے اور نہ منھ کتے کا ساتون دریا سے پاک ہوتا ہے اگر گیتی
سراسر باد گیرد چو چراغ تیلان ہرگز نمیرد چو اے عزیز اگر سارا جہان پانی مین غرق ہو
مگر درویشون کے کفت پاتک نہ آئیگا آگاہ ہو اگر پانی ساتون دریا کا جمع ہووے مگر دل سے
داغ معصیت کا نہ دھو وے مچھلی کو آب دریا چاہیے اور طفل کو شیر شریعت کو استاد چاہیے
اور طریقت کو پیر آگاہ ہو کہ دنیا دریا ہے اور شریعت ناؤ ہے توشہ ناؤ مین بیٹھنا سراسر ڈوبنا
اے عزیز توشہ راہ حقیقت سوائے معرفت حق تعالےٰ کی تلقین مرشد کامل وحصول جذبہ
عنایت بالکل ہے اگر ظلم وجود مین بہت دیکھے اور بہت ظلم کرے اور عرفان سے پانی پر
چلے ایک خس ہووے اور اگر ہوا پر اوڑے مکس ہووے دل اپنے کو پاک کرتا کس ہووے اے عزیز
لڑکپن مین ہی نادانستی اور جوانی مین مستی وبت پرستی اور بڑھاپے مین سستی تو کب کریگا خدا
پرستی آگاہ ہو کہ جسکو خدا تعالےٰ نکالتا ہے اپنے سے دور رکھتا ہے اور اعمال فضولات کا
بستے مین مبتلا کرتا ہے پیشتہ اعمال فضولات مین نفل بہت پڑھنا کار بیوہ زنان ہے
اور ہمیشہ روزہ رکھنا صرفہ نان ہے اور تسبیح وتلاوت کرنا کار بیکاران ہے اور بے توشہ
راہ کعبہ چلنا تماشا رہبان ہے اے عزیز اپنے دل کو پانا کار رحمان ہے اے عزیز تو لقمہ
کھاتا ہے اور ہر جائی ہوتا ہے اور ہوا پرستی کرتا ہے اور دوست سے جدا رہتا ہے اور بندہ
ہو کر خدا کہتا ہے عجب تو مرد ہے کہ غفلت ومعصیت رکھتا ہے الٰہی تو دانا ہے علم غیب کا تو
جانتا ہے کمال سبحان تجھکو مانتا ہے تجھے محتاج کسیکا نہوتا ہے ملک کا تو رہیگا اور نہ کسیکا

تو مکان سے ہے لامکان تجھ کو تیری ہی پہچان کیا اچھا ہو کہ زندگانی تیری ساتھ ہوبا
دل و جان خداوندا ایکبار اگر تو کہے بندہ میرا تو عرش پر پہونچے خندہ میرا اے عزیز
حصول عبادت خفیات واعمال دل بفضل و عنایت ہے ورنہ ساتھ خدا کے کیا چارے
حکایت ہے ملک کا سب لوگ تجھ سے ڈرتے ہین اور مین از خود تجھ سے بالکل نیکی دیکھتا ہون
اور اپنے سے غفلت بد خداوندا اطاعت کرنیکا حکم دیا تو نے اور توفیق کو باز رکھا معصیت
کو حجاب کیا اور اوسپر قائم کر دیا عوض اس قرض کے عذاب مقرر کیا تو نے مگر نا امید بھی نچھوڑا
تو نے خداوندا دائم الحال مین تجھ کو چاہتا ہون اور حال بے قیمتی و بے کیفیتی اپنی کا جانتا ہون
الٰہی مجرم مسلمان ہون اگر بدی کرون پشیمان ہون اور اگر جلاوے سزاوار ہون اور اگر نوازے
امیدوار ہون ہلکا نالایق ہونگا تو پردہ دار ہے اور بے کس ہونگا تو مددگار دنیا و آخرت جسکو چاہے
سوے عبداللہ کو بھیج پاسبانی اپنے کے لے خداوندا اگر فریاد کرون تو کسکو دعوے ہے اور اگر
خاموش ہون تو تو کہے بے معنا ہے اگر روتا ہون تو تو کہے گمراہ ہے اور اگر ہنستا ہون تو تو کہے
گناہ ہے الٰہی سب کامون مین سے تین چیز مجھ سے دور رکھ یعنے غرور بوقت پاسبانی یاد
و سوسے خطرے بوقت شمار و خجالت غفلت و معصیت بوقت دیدار خداوندا جسنے تجھ کو پایا
دل و جان سے ہنسا اور جو تجھ تک پہونچا حقیقت کی راہ سے پہونچا اور جسکو تو نے زندہ کیا پھر
ہرگز نہ مرا اور جسکو تو نے مشغول کیا اوسنے دوسرا شغل نہ پکڑا آگاہ ہو کہ عارفان جوانمرد
سے بھی بس کرتا ہے کہ اونمین سے کوئی غافل نہین مرتا ہے اے عزیز شریعت فسانہ و طریقت
بہانہ چار خون کو دونون عالم سے طرف حقیقت کے جانا اے عزیز اطاعت کرنا باتید
بہشت و حور و قصور کے مزدوری ہے اور مزدوری کرنا اس جہان مین دوست سے
دوری ہے آگاہ ہو کہ سالکان صادق کو یہ بات چراغ ہے اور خوشبو جذبۂ عنایت کی اونکو باغ
ہے اگر چاہتا ہے تو کہ ساتھ دوست کے پہونچے جذبۂ حقیقت کو تلقین مرشد کامل سے مضبوط
پکڑ لے اے عزیز ظاہر ساتھ خلائق کے رہنا بھید ہے اور اعمال ریائی سے بھید خدا کا

لگانے سے لیکن اتنا سے معرفت کی میں نہیں رکھتا ہون کہ خالق سے بیچ زبان کشائی کر
اور بھید سے بیچ خاموشی کے آگاہ ہو کہ مرشد نیک ہمراہ ہووے ساتھ دل و جان کے
کردار چاہیے تا کار نیک آوے اے عزیز اختلاط ساتھ خالق کے نکر اگر امید دیدار کی
رکھتا ہے اور دائم الحال ساتھ دوست کے رہو کہ تا وہ تجھکو دوست رکھے اور اگر ایک
گھڑی بے دوست کے رہا بڑا گناہ ہے محبت وہ ہے کہ دوست کو مہمان رکھے اور تجھی رواہے
کہ مہمان کی مہمانی چاہے اور جیسا چاہیے ساتھ خدا کے سب کے تا وہ دوستی کرے ہمیشہ دوست
کو پہچانو اور دائم الحال ساتھ دوست کے ہو اور دوست سے تنہا نہ ہو بیچ گفتگو کے پہچان
اور بیچ جستجو دوست کے رہو باتین کرنا زبان سے دل کے کام کا زیان سمجھو ہمیشہ ہر دم بیچ
خاموشی کے کوشش کر اور کہنے سننے لا یعنی سے بچو جو کچھ کہ اعمال دل میں نیک ہے
اختیار کرو اور یاد حق تعالیٰ کے سے کہا ہے تازہ دل میں جیفہ دنیا فانی ہے اور کام دنیا کا
لا یعنی ہے اور ہوا سے دنیا میں ہمیشہ پریشانی ہے اور کل کے روز قیامت میں گناہون
سے پشیمانی ہے اور اعمال نیک دل سے چاہو کہ تا رونق جاودانی ہے اے عزیز امید
نا امیدی میں اور نور سپیدی میں اور سیاہی کفر کی ظلمانی میں اور حضوری دوری میں
و ہوشیاری مستی میں و اسرار حق دل کی راستی میں ہمیشہ وہ حق پرستی میں جس کسی نے
کہ دنیا کی ہستی اوسنے تجلی نیستی کی سو لطف کہ نیستی ہستی میں اور ہستی نیستی میں ہیں اور وصل
جدائی میں اور وصل سے جدائی میں بہت باتین نکرو اور کسی کے کہے ہوسے کو نہ سنو
و دم کھینچو زبان روکو کہ مقام عالی رکھتا ہے ہمیشہ بیچ سخاوت کے اہل ہمت رہو اور اپنے مرشد
نصیحت مرشد سے سنو اور اعمال سعادت کے دل مردم سے ڈھونڈھو اور حاضر غائب
بلا زحمت امر مرشد پر چلو تا مقصد کو پہونچو نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ
یارب تجھکو جانتا ہون اوس شخص کو کہ تو دوست رکھتا ہے اور کیسے پہچانوں اوسکو کہ تجھ سے
رکھتا ہے ندا آئی کہ اے موسیٰ جس کسیکو میں دوست رکھتا ہوں اوسے میں دو بلا میں مبتلا کرتا ہوں اول

الہام دیتا ہون ذکر قلبی کرنے سے یعنے اول وہ دل مین مجھکو یاد کرتا ہے بعد ہ مین فرشتون
کو کہتا ہون کہ تم اوسکو یاد کرو آسمانون مین اور مین اوسکو نگاہ رکھتا ہون جملہ حرامون وبدیون سے
کہ سختی گناہ و غصہ میرا جسمین پوشیدہ ہو تاکہ غصہ و عذاب میرا اوسپر نازل نہووے
دوسری اوسکو اپنی پناہ مین رکھتا ہون اور جسکو اپنا دشمن رکھتا ہون اوسمین بھی دو علامتیں
ظاہر کرتا ہون اوّل وہ ہے کہ ذکر اپنا اوسکے دل مین بھلا دیتا ہون دوسری اوسکو اوسی طرح
چھوڑ دیتا ہون کہ تا بدی و حرام مین پڑے اور عذاب میرا اوسپر نازل ہووے اور عاجز رہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے
آسمانونکے اہل زمین کے گھر جنکے دلون مین ذکر خدا جاری ہے مانند بڑے ستارون کے روشن
دیکھتے ہین جیسے کہ مردم اہل زمین ستارونکو منور دیکھتے ہین زمین پر سے امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو بندہ مومن وضو کرے تو چاہیے کہ پانچ اعضا دھووے اوّل
دل کو دھووے علایق عجب و کذب و غضب و غیبت و غفلت و خیانت و حرص و حسد
حقد و امل و کبر و کفر و ریا و نفاق و کار دنیا سے جیسا کہ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ہوا ہے قلبك فاصلحه
یعنے کپڑے اپنے پاک کرلے دل اپنے کو صلاحیت دے دوسری زبان کو دھووے برا کہنے
و سخن چینی کرنے و لایعنی بکنے و ذکر خدا مین بخیل ہونیسے قولہ تعالےٰ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ یعنے مت کہو تم وہ بات جو نہین ہووے واسطے تمہارے ساتھ اوس بات کے علم
تیسری شکم کو دھووے لقمہ شبہ و حرام کھانے سے قولہ تعالےٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
یعنے کھاؤ تم پاک چیزون سے وہ جو بخشین ہمنے واسطے تمہارے چوتھی پشت کو دھووے
لباس و جبہ حرام و شبہ پہننے سے بدرستی و راستی کہ طاعت قبول نہوگی مگر لباس حلال سے
قولہ تعالےٰ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى یعنے اور پہناوا زینت کا اور لباس تقویٰ کا پانچوین ہاتھ
پاؤن کو دھووے ہر جگہہ جانے و خیرات لینے سے کہ اوسمین شر حاصل ہووے اور معصیت
دل مین زیادہ کرے حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تو نے وضو کیا

تمام اوسکی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اسئلک تمام
الصلوۃ وتمام رضوانک ومغفرتک یعنے یہ زکوۃ وضو کی پڑھکر تا وضو کامل وتمام ہو حضرت
رسالت پناہؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو از راہ نصیحت کے فرمایا یا علی علم الظاہر من
عالم الملکوت وعلم الباطن من عالم الجبروت وھو خزینۃ من خزاین
اللہ تعالے علم الباطن حقیقتہ ونورہ حکمتہ ورحمتہ من نیاز الحق یعنے اے علی ظاہر
علم عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن عالم جبروت سے ہے اور وہ ایک خزانہ ہے خزانہ اللہ تعالے
کے سے علم باطن کا حقیقت ہے اور نور ہے اور حکمت ہے اور رحمت ہے نیاز حق سے اے
علی جس کسی نے کہ ہمت دل کی بالکل ساتھ خدا کے باندھی تو بہت ذکر دل وپاسبانی حفظ
قلوب سے قرب حضرت خدا تک پہونچا اے علی خدا کو واسطے خدا ہی کے یاد کرو اور انبیا
کو دوست رکھو اور وقت مشغولی کے دل مین یاد کرو اور ملائکون کو بھی ساتھ تعظیم کے
دوست رکھو اور اپنے پیرون کے اعتقاد مین مبالغہ کرو اور مذہب سنت جماعت پر مستقیم
رہو اور فرضون کو جماعت کے ساتھ پڑھا کرو اور وضو کی عادت پکڑو اور حکم خدا کے مطیع رہو
اور توبہ نصوحا کو قائم رکھو اور ایک لحظہ خدا کی یاد سے غافل نہ ہو اور دل آزاری سے پرہیز کرو
اور اپنی قسمت پر قناعت رکھو اور زیادہ قسمت سے سچا ہو اور بقدر مقدور سخاوت کیا کرو
اور اپنے فقر فاقہ کو پوشیدہ رکھو اور شکر نعمت کو سبب زیادتی رزق کا جانو اور دل کی
راہ مین صدق کے ساتھ ثابت قدم رہو اور خدا کی عبادت سے اخلاص چاہو اور دل کو
نور مراقبہ سے روشن کرو اور درویشان وصالحان سالک مجذوب سے صحبت رکھو اور
عزیز و اقارب و اولاد و احفاد و خدام و غلام سے مغرور نہو اور صحبت عورتون اور لڑکون و
عوام مسلمانون وغیرہ کو زہر قاتل جانو اور اپنے ماتحتون پر رحم کرو اور خطا انکی بخشو اور
عیب عالمون و زاہدون کا چھپاؤ اور علم شریعت سے بقدر ضرورت تحصیل کرو اور علم
خدا بہت کرو کہ اوسے حاجت رکھتے ہو اور تربیت راہ حقیقت کی بلا تعین مرشد کامل کے نظر کرتا

خداتک پہونچو اور عزلت وخلوت گمنامی کا پیشہ کرو اور کسی وقت دل کو یاد خدا سے غافل نہ
رکھو اور ایک لحظہ ولمحہ اپنے کو نہ بھولو اور دل کو ذکر خفی یاد حق تعالےٰ سے معمور رکھو اور نیچ
طالب ظہور کے بہت مبالغہ رکھو اور علم ظاہری مین مبالغہ نہ کرو اور جو کچھ کہتے ہو بارسی کہو
اور جو کچھ ڈھونڈھتے ہو دل سے ڈھونڈھو اے علی محبت اوس سے کرو کہ جسکا دل محبت
خدا سے منور ہو اور دل کو نور خدا سے روشن کرو اور دنیا مین مانند مسافرون کے رہو اور
موت کو اپنی بہت یاد کرو اور حلاوت عبادت وایمان کی وجہ حلال سے پاؤ اور ہمیشہ علم سلوک
کو پڑھا کرو اور علم علوم ملاگری کو بیفائدہ جانو اور پڑھنے وباتین کرنے سے زبان کو روکو کسواسطے
کہ ذکر دل کے لیے چار حجاب ہین اوّل تلاوت کرنا دوسری نماز پڑھنا تیسرے زبانی ذکر
کرنا چوتھے باتین کرنا اے علی صلحاء حقیقی سے حصول سعادت غنیمت جانو اور
محبت علماء لدنی وحکماء سنی کو نعمت سمجھو اور مال وجاہ کے ساتھ اونکی مدد کرو اور
مجلس پیران طریقت وامیران حقیقت کی دولت جانو اور دولت دنیا کو کھاؤ اور دیو
اور جمع نکرو اور دنیا کو چھوڑو وعقبےٰ کو حاصل کرو اور امانت کسیکی نہ رکھو اور نہ ضمانت کسیکی
دو اور نہ گواہی اپنی کاغذ پر لکھو اور نہ مجلس مین بغیر ضرورت کے حاضر ہو اور ساتھ علماء
عارف وسالک مجذوب کے ہم کلام ہو اور سالک متقی کے ساتھ رہو اور تخم جذبہ عنایت
کو زمین شور مین نہ ڈالو اور خدا کی اطاعت مین کاہل نہو اور راست گوئی کرو اور ترشروئی
وتلخ گوئی کو چھوڑو اور خوشگوئی اور شیرین کلامی خدا کی کام مین کرو اور امید حیات کی ایکروز
سے زیادہ نرکھو اور دنیا مین مانند غریبون وشکستون کے رہو اور تنہائی مین یاد حقتعالیٰ
کی بیکتا یکت کرو اور اپنے کو مانند مردہ در گور سمجھو اور باتین خدا کے ساتھ کرنے سے نڈر رہو اور
صبح سے پہلے اوٹھو اور مجمع وتنہائی مین ذکر دل بہت کرو اور خدا کے ڈر سے روؤ اور
کثرت سے استغفار پڑھنے مین تقصیر نکرو اور عطر سے اپنے کو معطر رکھو اور محبت عطر کی
سنت جانو اور عطر کو سبب زیادتی عقل کا پہچانو اور بعد ادا کرنے تحیۃ الوضو کے خدا سے حاجت

چاہو اور نماز و دعا پڑھو اور عوام لوگوں کی سماع میں حاضر نہو کس واسطے کہ سماع ساتھ
اہل سماع کے مباح ہے اور نماز کو بقیہ تکبیر پڑھو اور تلاوت باطن میں دل کو حاضر رکھو اور
جو کچھ کرو تو خدا کی رضا کے ساتھ کرو اور لوگوں کی تعظیم و تکریم سے خوش و فریفتہ نہو اور برائی
کرنے سے غمگین نہو اور عمل ظاہری پر غرور نکرو اور کثرت اہل و عیال کو بلا جانو اور مجامعت
عورتوں میں کم فائدہ تصور کرو اسے عملی اوپر اطاعت ظاہری کے اعتماد نرکھو اور ریا
و نفاق سے دور رہو اور دشمن کے مرنے پر خوش نہو اور مرے ہوؤں کو گالیاں ندو
اور حاکم وقت کو برا نکہو اور غیر کے مال کو سور کا گوشت جانو اور رشوت لوگوں سے نچاہو اور
مزدوری مفت نلو اور داڑھی کو سیاہ نکرو اور اپنے کو کسی طاعت و معصیت کے ساتھ مشہور
نکرو اور طاعت اپنی و معصیت دوسروں کی چھپاؤ اور بغیر طالب صادق کے تربیت منذبہ اصلاح
باطن کی نکرو یعنی مالائے مروارید کو سور کی گردن میں نباندھو اور دل میں استعداد آخرت
کی کرو اور خدا کے خوف سے غمگین ہو اور فرصت حیات کو غنیمت جانو پس اللہ توفیق دینے
والا ہی نقل ہے کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ نے شب معراج میں جامہ خلافت تاج
وخرقہ وکلاہ وپیالہ وکجکول حضرت رب العزت سے جو پایا تو حکم ہوا کہ اے محمدؐ ایک مدت کے بعد
اپنے یاروں سے پوچھنا جو میرے بندوں کی عیب پوشی کو اختیار کرے اوسکو یہ حوالہ کرنا
بعد اوسکے جو جو ہوگا یہ اونکو پہونچیگا جبکہ حضرت رسالت پناہ معراج سے تشریف دنیا میں لائے
تو بعد ایک مدت کے اول امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے
ابی بکر اگر جامہ خلافت وخرقہ وکلاہ وکجکول تمھین دوں تو تم کیا کرو ابی بکرؓ نے کہا کہ یا
رسول اللہؐ خدا کی بندگی میں عبادت و تقوے بہت کروں اور صلاحیت اطاعت ظاہر
و باطن متابعت نبوت کو مقدم رکھوں بعدہٗ عمر خطابؓ سے پوچھا کہ اگر تمکو دوں تو تم کیا
کرو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ خدا کی رضا کیواسطے عدل و انصاف
کروں اور نگاہ رکھوں اور حق حقدار کو پہونچاؤں یعنے ظالم پر عدل کروں اور مظلوم کا انصاف

دون کہ تا کسی پر ظلم نہو بعدہٗ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے
عثمان اگر تمکو دون تو تم کیا کرو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
واسطے رضا مندی خدا کے غریبون ومحتاجون وضعیفون کو براہ سخاوت کھانا کھلاؤن اور پریشان
حال عاجزون وبیوہ عورتون ودرویشون وفقیرون وضعیفون کا رہون بعدہٗ امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ اے علیؓ اگر تمکو دون تو تم کیا کرو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ یا
رسول اللہ عیب خلق اللہ کی پردہ پوشی کرون اور گناہ انسانون کے چھپاؤن رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو یہی حکم ہوا تھا کہ تیرے یارون مین سے جو یہ جواب دے اوسکو خرقہ
خلافت ربانی عطا کرنا پس اے علی مین تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ عام مردم جو مرد وطالب
صادق کو کہ صحبت تربیت وپند پذیری سے لایق بیعت وخرقہ ارادت کی ہوگیا ہو تلقین ارشاد
معانی جذبۂ اصلاح باطن وخلافت ربانی اوسکو عطا کریو اور نصیحت کیجیو اور پاسبانی یاد حق تعالے
وتلقین تلاوت حفظ قلوب سے اونکی دل وجان مین استقامت دیجیو اور دست بیعت پکڑکے
ارادت وخرقہ کلاہ پہونچائیو تا کہ تلقین وارشاد سے مردمان طالب صادق اتنت سیری کی معرفت
حق تعالے کی تربیت جذبۂ اصلاح باطن سے دل مین استقامت پاوین اور ہیچ پاسبانی قرب
حضرت کے خدا تک پہونچین نقل ہے کہ ایک روز خواجہ ہبیرہ رحمتہ اللہ علیہ نے مقتدائے
الخلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ معرفت اربعین اولیا
کسکو کہتے ہین سلطان ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اہل معرفت مخلصان کرام کہتے ہین
کہ اربعین اولیا انسان کامل واصلان حق تعالے چالیس اولیا ابدال ہین کسواسطے کہ وہ
دائم الحال فرمانبرداری واطاعت باطن ویاد حق تعالے دل وجان مین رات دن بخوبی وخوشی
سے استقامت کمالیت کی رکھتے ہین اور ساتھ کسی خلائق وملائک وغیرہ الک کو مشغول نہین
ہوتے ہین اور نہ بسبب خود پرستی وخود بینی وہستی اپنی کے ایک لحظہ یاد حق تعالے سے غافل
رہتے ہین بلکہ کمال استغراق عالم سیر وطیر وتجرید محو ودائم الحال عند الوصال ونیاز مندی یاد

حق تعالے کے وہاں بالی قرب حضرت مع اللہ رہے ہمیشہ ساتھ خالق کے ہوتے ہیں اور اطاعت اونکی
مثل متابعت حضرت رسالت و انبیا و اولیا و خلفا کی سب پر واجب ہے نقل ہے
جب حضرت رسالت علیہ الصلوۃ کو شب معراج میں بلایا تو حکم پہونچا کہ اے محمد اول ملیے
ملاقات اربعین اولیا ابدال سے کے تم جاؤ اور ملاقات کرو کہ مقام اونکا بہشت میں ہے چنانچہ
رسول مقبول طرف بہشت کے تشریف لیگئے ایک حجرہ دروازہ بند دیکھا کہ سب اوس میں مشغول
بحق تھے سید المرسلین نے سلام علیک کی جواب علیک کا حجرہ سے آیا اور ایک شخص نے
پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ میں محمد حبیب اللہ ہوں حجرہ سے آواز آئی کہ یہاں
میں و تو نہیں سماتا ہے حضرت نے فرمایا انا سید القوم خاتم الانبیا تب حجرہ کھلا اور
ملاقات اون سے ہوئی اور اونھوں نے باتیں کیں اور تربیت تلقین فرمائی بعدہٗ حضرت
آگے بڑھے اور تلقین ارشاد حضرت رب العالمین کی سنی نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ اہل معرفت مخلصان کرام نے فرمایا ہے کہ اولیا سالک و خلفا صادق
ہیچ استقامت عمارت و تصرف آخرت و عبادت لیے جنت و اطاعت شریعت امر ظاہر و فرمان
خدا تعالے و ملت سعادت و عبادت تصرف مملکت کے کبھی ساتھ خلایق کے رہتے ہیں
اور کبھی ہیچ اطاعت حقیقت و فرمانبرداری یاد حق تعالے بدل و جان و ملازمت عبادت
خفیات متابعت ربط حضرت رسالت گھڑی گھڑی دیکھنے و سننے و کھانے پینے و مبالغہ حفظ قلب
متابعت اربعین اولیا و استقامت قرب حضرت کی ساتھ خالق کے رہتے ہیں اور کبھی
بادشاہان ناقص ہیچ تفرقہ خطرات خود بینی و خودی و خود پرستی و ہستی خود و تصرف اسراف مملکت
وجمع کرنے مال خزانہ و غیرہ کے مغرور ہوتے ہیں اور بسبب کمالیت حشم ولایت و خطرات نفسانی
استقامت قرب حضرت کی کمالیت کشف کرامت کو نہیں پہونچ سکتے ہیں قال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم لا تغتروا من عمل المحسنین یعنے نہ مغرور کرو تم عمل محسنین سے نقل ہے
خواجہ ابراہیم ادہم سے ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہم نے سوال کیا کہ سلطے بزرگوار

اربعین اولیا کہاں ہین ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ سے نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے نے روز
میثاق کے کل ارواح مخلوقات و موجودات اٹھارہ ہزار عالم یعنے ارواح ملایک و جن و انس
و چرند و پرند و شیاطین کو پیدا کیا جبکہ فرق ارواحون مین رکھا تو ارواح ملائک رونی لگین اور
ارواح شیاطین ہنسنے لگین حکم پہونچا کہ اے ارواح ملائک تم کسواسطے روتے ہو عرض کی کہ
خداوندا ہم اسواسطے روتے ہین کہ تو ارواحون میں آدمی اہل معصیت گنہگار بدکردار بہت دنیا مین
پیدا کریگا اور وہ بیچ اطاعت متابعت اعمال نفسانی شیطانی کے گرفتار ہونگے اور قیامت کی
روز تو اون سے حساب لیگا اور کوئی عمل اونکا قبول نکریگا اور شیطان ملعون کے ساتھ اونکو
دوزخ مین بھیجیگا اور عذاب کریگا بعدہٗ ارواح شیطان کو حکم ہوا کہ تم کسواسطے ہنستے ہو عرض
کی کہ خدا ہم اس واسطے ہنستے ہین کہ ارواح آدمیون مین سے بعضے مردم بدکردار گنہگار بیشمار
بت پرست تو پیدا کریگا اور وہ اطاعت متابعت ہماری پر عمل کرینگے اور قیامت کے دن
بعد حساب کے دوزخ مین ہمارے ساتھی ہوینگے غرضکہ یہ باتین جو ارواح آدمیون نے سنین
اون مین سے چالیس ارواح ایک وجود ہوکر بیچ دوستی حق تعالےٰ و استقامت حق پرستی کے علیحدہ
ہوئین اور ارواح انبیا و اولیا و خلفا و صلحا بھی علیحدہ ہوئین حکم ہوا کہ تم سب آدمیون سے
کیون علیحدہ ہوئین عرض کی کہ خداوندا ہم چالیس ارواح ایک وجود ہوکر اسواسطے جدا
ہوئین کہ اطاعت و فرمانبرداری سے رات دن بیچ بندگی و دائم الحال یاد تیری کے ثابت قدم
رہین اور تجھی کو جانین اور تجھی کو پوجین اور جو کچھ کہین تجھی سے کہین اور تیرے ہی ساتھ رہین
بعدہ ارواح انبیا و اولیا و خلفا و صلحا سے پوچھا کہ تم کیون علیحدہ ہوئین عرض کی کہ خداوندا
ہم اس واسطے علیحدہ ہوئے کہ تیری رضا مین رہین یعنے جو کچھ کہ حکم ہووے خیر و شر سے ہم
اوسپر راضی رہین اور جس کام کے واسطے حکم ہووے ہم فرمانبرداری مین پہلو تہی نکرین یعنی
رات دن اطاعت ظاہر و باطن رضا تیری مین رہین چنانچہ اللہ تعالےٰ اوسی عہد قدیم پر ہمکو
پہونچاتا ہے پس اللہ تعالےٰ نے مہتر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور بعد چار ارکان عالم کو

چالیس اولیا، ابدال کو پیدا کیا اوسی روز سے وہ ساتھ اسی خلائق وملائک وغیر ذالک کے
اختلاط نہین رکھتے ہین اور ہمیشہ دایم الحال عندالوصال بیچ یاد حق کے رہتے ہین اور جو
بلقا رسالک وسلاطین صادق بیچ اطاعت جذبہ صلاح باطن متابعت حضرت رسالت
وتربیت تلقین اولیا، کامل وفرمانبرداری پاسبانی یاد حق تعالے واطاعت باطن دل وجان
رات دن دایم الحال یکرو ومقام دیکھنے سننے وکھانے پینے کے ساتھ ملازمت حفظ قلوب
کی مبالغہ کرین تو لیاقت کشف کرامت ومتابعت اربعین اولیا کو پہونچین سلطان ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے پیر مرشد خواجہ فضیل عیاض رحمہم اللہ سے
پوچھا کہ چالیس اولیا ابدال کہان رہتے ہین فرمایا کہ وہ بیچ استغراق کمال تحیر بعد عالم غیب دایم الحال
سیر وطیر کے بمقام بہشت رہتے ہین چنانچہ حکایت فرمائی کہ مین ایک مدت تک اونکی ملاقات
کی تلاش مین تھا کہ یکایک ایک روز طرف جنگل کے اتفاق جانیکا ہوا اسن کوہ مین چالیس
تن حلقہ کیے بیٹھے ہوئے دیکھے کہ سر پر برقعہ ڈالے ہوئے ہین دلمین سوچا کہ شاید چالیس اولیا
ابدال یہی ہین جبکہ دور سے چالیس سر گنتی مین آئے تو یقین دل مین ہوا آگے بڑھا اور قریب
حلقہ کے گیا مگر کسی شخص نے اون مین سے میری طرف منہ نہ کیا اور نہ دیکھا اور نہ برقعہ منہ پر
سے اوٹھایا اور نہ بات کی پس مین حیران ہوا کہ کسکو سلام کرون تھوڑی دیر تک کھڑا رہا اور
بعد اوسکے اونکے حلقے مین بیٹھ گیا ہر ایک اون سے از خود غافل وبحق شاغل تھا کہ یکایک ایک جہاز
تجارہ کا کسی جگہ دریا مین غرق ہونے لگا اور اون لوگون نے فریاد کی اور کہا کہ اے اولیاء
چالیس ابدال اس وقت مین تم ہماری دستگیری کرو مگر کسی نے اونمین سے دستگیری نکی
دوبارہ پھر ایک شخص کی فریاد سنی مگر کوئی بھی اونمین سے نہ ہلا تیسری بار جو آواز فریاد کی آئی او
مینے جانا کہ انمین سے کوئی دستگیری نہین کرتا ہے پس مینے ہاتھ بڑھایا حق تعالے نے جہاز کو دریا
سے سلامت نکالا مگر تھوڑی آستین میری پانی سے تر ہوگئی اس تعجب مین تھا کہ گھڑی بھر کے
بعد ایک شخص نے اونمین سے برقع اوٹھایا اور ادھر اودھر دیکھکر کہا کہ یہ دنیا کی آتی بو وہ کسی

شخص نے بھی برقع اوٹھاکر ادھر ادھر دیکھ کر کہا کہ سچ ہے بو دنیا کی آتی ہے غرضکہ اون
چالیسون نے اسیطرح برقع اوٹھا اوٹھا کر کہا کہ بو دنیا کی آتی ہے بعد ہ اوس مرد کو کہ جسنے
اول برقع اوٹھایا تھا کہا کہ سب یہ کہتے ہین کہ بو دنیا کی آتی ہے یہ نہین کہتے ہین کہ کہانسے
آتی ہے بعد ہ سب نے ایک کہا کہ بو دنیا کی ہمارے مین نہین ہے بعد ہ اوسی مرد نے کہا کہ تم
سب کہتے ہو کہ ہم مین نہین ہے تو پھر کسی جگہ تو ہے ایک مرد نے اونمین سے اشارہ میری طرف
کیا اور کہا کہ یہ مرد ہم مین بیگانہ ہے شاید اسمین ہو دوسرے مرد نے میری طرف دیکھا او
پوچھا کہ بو دنیا کی تم مین ہے مینے کہا کہ مجھ مین نہین ہے تیسرے مرد نے کہا کہ عالم اہل
معرفت و صلاحیت جھوٹھ نہین کہتے ہین چوتھے مرد نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ بوے دنیا مجھ مین
نہین ہے آستین اپنی کو تو دیکھ جبکہ اپنی آستین کو دیکھا تو دریا کی پانی سے تر پایا پس اونمین سے
ہر ایک نے ہاتھ پکڑ کے آستین دیکھی پانچوین مرد نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ بو دنیا مجھ مین
نہین ہے پھر یہ کہان سے آئی مینے کہا کہ تمکو خوب روشن ہے کہ جہاز دریا مین غرق ہوتا تھا
تین بار اونھون نے فریاد کی اور چالیس اولیا ابدال سے مدد چاہی مگر کوئی شخص تمھارے
بیچ سے نہین اوٹھا اور نہ اونکی دستگیری کی اسواسطے تمھارے روبرو مجھسے گستاخی ہوئی
کہ جہاز کو دریا سے نکالا اوس مرد صاحب ولایت نے فرمایا کہ اے عزیز دریا و بلا ردریا او
سے ہے اور اسباب و جہاز بھی اوسکی ملک ہے اور آپ وہ چلاتا ہے اور آپ نگاہ رکھتا ہے اور
آپ ڈوباتا ہے پس آپ وہ نکال نہین سکتا ہے کہ یہ تمنی واہیات کی پس مردم کامل اہل
صلاحیت حق پرست وہ ہین کہ استقامت معرفت جذبہ صلاح باطن بدل و جان یاد حق تعالے
رات دن و ملازمت حفظ قلوب و دائم الحال عندالوصال و پاسبانی قرب حضرت سی ساتھ
خلایق کے رہتے ہین اور اختلاط ساتھ خلائق وغیرہ کے نہین رکھتے ہین یہ بات کبھی اوسب
طرف آسمان کے عالم سیر و طیر مین اوڑتے ہے غرضکہ جو طالب صادق ایک مدت اطاعت اونکی
متابعت حضرت رسالت و استقامت تربیت جذبہ اصلاح باطن تلقین عالم جبروت و رات دن

تلاوت حفظ قلوب کی صحبت تربیت مرشد کامل سے بدل وجان ستعدا د حاصل کرے تصور کرے دونون مین اتصال مع اللہ و پاسبانی قرب حضرت کما ایت کو پہونچے واضح ہو کہ شیخ الاولیا و قطب الاولیا خواجہ شبلی علیہ الرحمتہ کے روایتا لکھی ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تخلیہ مین تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل امین آگاہ سازندہ رب العالمین کے وحی لائے قولہ تعالے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے خدا تعالے فرماتا ہے کہ مین مومن کے دل مین ایسا نزدیک تر ہون جیسا کہ رگ گردن نزدیک ہے بندہ کی پس علما زاہد و سالک غیر مجذوب و مختصر ہمت و قاصر دید ساتھ یقین کے دل مین جانتے ہین کہ خدا تعالے ہمسے دور ہے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت خدا تک نہین پہونچ سکتے ہین اے زاہدان سالک غیر مجذوب و مختصر ہمت معرفت میری دلمین نہین ڈھونڈھتے ہین اور قاصر دید وہ دور بین مجھہ کو درمیان مین نہین دیکھتے ہین اور تلقین ارشاد مرشد کامل و استقامت حفظ قلوب سے پاسبانی قرب حضرت کو نہین پہونچتے ہین پس جان لو کہ وہ ستر ہزار حجاب نورانی و ظلمانی کے دل مین مجھہ سے دور ہین نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا قولہ تعالے الانسان سری و صفتی و انا سرہ یعنے انسان بھید میرا ہے اور صفت میری ہے اور مین بھید اوسکا ہون آگاہ ہو خدا تعالے فرماتا ہے کہ اٹھارہ ہزار مخلوق مینے پیدا کیے لیکن بھید میرا انسان مین ہے اور انسان کامل انبیا و اولیا و خلفا و علما معرفت میری دل مین ڈھونڈھتے ہین اور مجھہ کو دل مین پہچانتے ہین اور استقامت تربیت و دریافت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب صحبت مرشد کامل سالک مجذوب و پاسبانی قرب حضرت سے حاصل کرکے مجھہ تک پہونچتے ہین غرض کہ تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن کی واسطے عوام خلایق و علما زاہد غیر مجذوب و مختصر ہمت کی حضرت رسالت پناہ نے منع فرمائی ہے کس واسطے کہ علما و عوام خلایق و طالبان دنیا و آخرت دایم الحال تفرقہ خطرات غیر اللہ انسانی نفسانی سے دل مردہ کو حاضر نہین پاتے ہین اور ہیچ

استقامت قرب حضرت کمالیت و استغراق مقام محو کے نہین پہونچتے ہین اور تربیت استفہام سے معرفت جذبہ اصلاح باطن کی سمجھ اونکو نہین ہے مخلصان کرام و واصلان حق تعالے سے منقول ہے کہ ستر ہزار پردے راہ نورانی و ظلمانی درمیان بندہ و خدا کے ہین سالک مبتدی کو صحبت تربیت مرشد کامل سے ہر حجاب مین معرفت اور ہی عالم کی پیدا ہوتی ہے لیکن طالب صادق سالک راہ عشق مرد چاہیے کہ تا حق تعالے استقامت راہ حقیقت و کمالیت عشق محبت کی دل مین کھولے واضح ہو کہ دریافت حجاب ظلمانی معرفت اقبال عالم ناسوت و ملکوت سے بیچ استقامت عبادت تجلیات اعمال ریائی کے کہ انواع تفرقہ خطرات خودی و خود بینی و خودنمائی و خودپرستی و ظاہر آرائی سے رات دن دائم الحال عمارت و استقامت عبادت اعمال انسانی نفسانی و نفس پرستی شیطانی غرور علم و عمل و پندار منصب جاہ و غفلت معصیت مین مردم گرفتار ہین بیچ خلائق کے مشہور ہونا چاہتے ہین وہ بہت قسم پر ہین اور سالکان غیر مجذوب مختصر ہمت و قاصر دید بجز صحبت تربیت متابعت ربط مرشد کامل کی ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت خدا کو نہین پہونچ سکتے ہین لیکن دریافت کرنے حجاب نورانی معرفت عالم ناسوت و ملکوت انسانی نفسانی سے بیچ استقامت عبادت تجلیات و عمارت تکلمات و پیوستن تلاوت تسبیحات و عبادت عقلی و اعمال فضولات و استقامت عادت رسمی تجلیات استعداد و وظائف و اوراد و کمالیت اعمال ظہور کی انواع تفرقہ خطرات زمین و آسمان و خواہش حور و قصور عقبی و طلب نجات آخرت و امید جنت مین گرفتار ہین اور بغیر استقامت تربیت علم حقیقت کی دائم الحال عمارت علم قال لا اتصال عبارت انسانی نفسانی سے عند اللہ بعید ہین و غیر مجذوب مشہور بیچ جہان کے انواع ہین واضح ہو کہ عوام علما زاہد و سالکان غیر مجذوب بجز تربیت مرشد کامل و بغیر استعداد عبادت خفیات کی علم حال عند الوصال رات دن کا نہین پاتے ہین اور طالبان دنیا و آخرت راہون ظاہری اس جہان سے ایک راہ پر ہیے غم ہین اور ہمیشہ تفرقہ خطرات اعمال مذموم غفلت و معصیت ہوائے دنیا و آخرت سے بجز استا

قرب حضرت وبغیر اتصال مع اللہ کی دنیا مین بدکردار رہتے ہین اور بوسے معرفت کی نہین
رکھتے ہین چنانچہ انواع خلایق سالکان غیر مجذوب اہل صلاحیت بے مرشد اور درویش اہل
اہل خلوت ظاہر پرست اور متقی حقیر ہمت اور صوفی اہل ریاضت بے تربیت مرشد اور سالکو چگرد
بے نصیب تربیت مرشد کامل اور نارسیدہ طمع دار فتوحات دلکش اور انواع طالب حق کم
ہمت اور خلفا اہل غفلت تفرقہ خطرات اور پیشوا راہ حق وعقلا وحکما وصاحب کتاب دوست
ستان وزاہد اہل شہرت بدفروش وصالح ذکر زبان کو عالم خودبین ومفسر متکبر واہل قدرت نفس
پرست ومدرس عمل ناقص وظاہر گویان ومذکران طالب جاہ ومجلس گویان وحافظان دور
بینان وخطیبان بے علم وعمل وجاہلان وتارک صلوۃ بے معرفت وناہلان وخواجگان اہل
غفلت ودنیا داران انواع وحاجیان بے توشہ راہ وگدایان طمع داران وغازیان کم ہمت ومردمان
بے نماز ومفلسان عوام ومسلمان شکم پرست وانواع تجاران محجوب دایم الحال خاطر پریشان ومنعم اہل
غفلت معصیت وبے مشفق وگروہ مغلان وسندیان وچشتیان بے معرفت حق تعالی وانواع
درویشان ومجذوبان ومولائیان وحیدریان وابروتراشان وچرم پوشان وبدمذہبان وانواع
طالبان غیر معرفت وتربیت مرشد کامل وگروہ جوگیان وزنار داران وبت پرستان وگمراہان
مشرق سے مغرب تک ہر ایک اوپر ایک راستہ کے مقیم ہے اور بغیر تلقین ارشاد وصحبت وبیعت
متابعت ربط مرشد کامل کی ہر ایک رات دن دایم الحال طالب دنیا وآخرت بغیر استقامت
قرب حضرت کی دنیا مین بدکردار اور سالکان غیر مجذوب بغیر معرفت محبوب کی عند اللہ بعید
اس جہان مین بہت ہین اور راہین دریافت استقامت دل وجان کی باطن مین پانچ ہین اومین
سی ایک راہ طریقہ معرفت حقتعالے ودریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن وتلقین عبادت خفیات
متابعت حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ خدا کی عنایت سی تھوڑی دونون بین
طالبان صادق وسالکان مجذوب اوس راہ کی استقامت پاسبانی قرب حضرت و
دایم الحال عند الوصال واظہار کشف کرامت کمالیت مطلوب ومقصود کو پہونچتے ہین باقی ہین

باطن کی بجز معرفت حق تعالے وبغیر اتصال مع اللہ کے خدا سے دور اور کفر ضلالت وبطالت
مین ڈالتی ہین پس سالکان غیر مجذوب وطالبان غیر صادق ہرگز اتصال مع اللہ واستقامت
قرب حضرت کی کمالیت نہین پاوینگے اس بات مین سالکان غیر مجذوب کو کچھ شک نہو اور
بغیر دریافت فرق بیچ راہ باطنی کے ساتھ استقامت دل وجان کے کوئی نہین سمجھ سکتا ہے
اور ہر ایک شخص دریافت کرنا وبجالانا نہین سکتا ہے کس واسطے کہ بجز صحبت تربیت مرشد
کامل کے ہر عاقل وزاہد نہین سمجھتا ہے اور ہر ایک سالک کب فرق کر سکتا ہے ہزار سالکو نمین
سے ایک اور بہت بہت صوفیو نمین سے کوئی اوجھو جاتا ہے تو اونین سے وہ سالک ہوجاتا ہے
کہ ایک مدت تربیت مرشد کامل وتلقین سالک مجذوب دریافت معرفت عیدیہ اصلاح باطن
عالم جبروت وملازمت عبادت خفیات وتلاوت حفظ ورات دن پاسبانی حق تعالے ومتابعت
حضرت رسالت واستقامت بدل وجان ومبالغہ عبودیت ودایم الحال بلوح ومقام دیکھنے
وسننے وکھانے پینے واتصال مع اللہ واستقامت پاسبانی قرب حضرت سے کمالیت پایا
ہوا ورنہ بیچ راہ عشق محبت سوا حق تعالے کی راہ اصلی کا فرق کرنا اور تعریف عالم جبروت و
کمالیت علم حقیقت وتخمان معانی رموزات کی مرید ونکو استفہام کرانا اور سالکان صادق کو
استقامت قرب حضرت کمالیت کی پہونچانا سکتا ہو پس پہچاننا وفرق کرنا اون چار دن وہ باطنی کا
کہ انواع سالک غیر مجذوب طرف حق تعالے کی دریافت عبادت خفیات واطاعت باطن
بدل وجان استقامت قرب حضرت سے کمالیت کو نہین پہونچ سکتی ہے کون سی ہین اول وہ
کہ اے عزیز مخلصان کرام وعاشقان حضرت وواصلان حق تعالے سے منقول ہو کہ انواع علما
زاہد بجل صلاحیت ومختصر ہمت بے مرشد ومردم اہل غفلت معصیت کردار ناقص وقاصر دید
مانند قوم وگروہ ہر قسم بعضے مسلمان وسندیان وبدویان وغیرہ دایم الحال عمل گناہ وبدکردار
از راہ جہالت بجز تلقین ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل کی بایقین جانتے ہین کہ حق سبحانہ تعالے
نے مہتر آدم علیہ السلام کو بے ماں باپ کے انسان کامل خاک پاک سے اور حوا

کو پہلو سے بکمال حکمت و قدرت واسطے شہرت کے ظاہر کیا اور اللہ تعالے نے اپنی خدائی کو ظہور دیا اور کل ارواح فرشتون سے بیچ اطاعت ظاہر کے آدمؑ کو سجدہ کرایا اور کل ارواح انسان و ذریت و فرزندان آدمؑ کو اول بہشت مین جا دی او راونکو سب پیغمبر و نیز مہتر کیا کس واسطے کہ کل آدمی بطفیل مہتر آدمؑ کے اس جہان مین آتے ہین اور انواع علما زاہد و قاصر دید بے مرشد و مردم ناقص اہل غفلت معصیت و جاہلان نے دل مین جانا ہر کہ بے حصول اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کمالیت و بالیقین متابعت مہتر آدمؑ کی خدا تک راہ نہین ہے اور بے متابعت خطرات اعمال انسانی طرف معرفت خدا تعالے و اطاعت باطن کی استعداد کمالیت کی نہین رکھتے ہین کس واسطے کہ مہتر آدم انسان کامل نے طرف معرفت حق تعالے کی اطاعت ظاہر و باطن و استعداد کمالیت و تربیت ربط امر مرشد کی بجا لائی مگر مہتر آدمؑ نے تلقین ارشاد و پیوستن تربیت حق تعالے و متابعت کلمہ نور محمد رسول اللہ سے استقامت پاسبانی قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی کمالیت پائی اور بیچ ملازمت حفظ قلوب و دایم الحال عند الوصال کے ساتھ نور اللہ کے ملا اور اگر متابعت کلمہ نور محمد رسول اللہ کے درمیان نہو تی کوئی انبیا و اولیا و خلفا و طالب صادق و سالکان مجذوب بیچ اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کی خدا تک نہ پہونچا پس یقین ہے کہ بجز رہبری صحبت تربیت مرشد کامل کے ساتھ خدا کے راہ نہین ہے یعنے استقامت ربط حقیقی و متابعت حضرت رسالتؐ سے سالک صادق کو طرف حق تعالے کی راہ ہے نظم در عشق حدیث آدمؑ و حوا نیست ٭ ہر کہ متابعت آدم است از ما نیست ٭ ما را گویند این سخن زیبا نیست ٭ غیر از صحبت تربیت مرشد رہ نیست ٭ معرفت براہ دوسری وہ ہے کہ مردمان اہل علم بدکردار و حقیر ہمت و بے مرشد و دایم الحال اہل غفلت معصیت و جاہلان و جوگیان و ملحدان و نااہلان نے بالیقین دل مین جانا کہ خواجہ خضر علیہ السلام اہل علم و انسان کامل زندہ خدا سے ملے ہین یعنے اللہ تعالے نے کل مخلوقات و موجودات اٹھارہ ہزار عالم کو واسطے ظہور کے

نے پیدا کیا ہے مگر خضر علیہ السلام انسان کامل کو ابتدا سے انتہا تک دنیا مین زندہ رکھا
اور خدا تعالے بیچ عبادت خفیات کے زندہ انکو دوست رکھتا ہے اور کل انبیا و اولیا و خلفا ہر
مخلوق کو زندہ کرتا ہے و مارتا ہے لیکن خواجہ خضر انسان کامل کو زندہ اپنے سے ملایا پس
متابعت خواجہ خضر کو باعث حصول استقامت قرب حضرت کمالیت اپنی کا جانا ہے
غرضیکہ متابعت خطرات طبع نفسانی کے سالکان مبتدی غیر مجذوب کو از راہ کفر ضلالت
و بطالت کے بر غلط ہے کس واسطے کہ بجز متابعت حضرت رسالت و پیوستن سے حق تعالے
کی خدا تک راہ نہین ہے یعنے کمالیت اسلام کی متابعت کلمہ توحید محمد سے ہے پس
سالکان صادق کو بیچ استقامت کمالیت اسلام و ربط حقیقی و متابعت حضرت رسالت کی
تلقین ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل کی شرط ہے یعنے واسطے استقامت حصول قرب
حضرت کے یہ راہ مستقیم ہے نظم جو رویت دید مخفی مصطفے را ٭ دل عاشق ز حق غافل نباشد
معرفت راہ تیسری وہ ہے کہ انواع علما و زاہد اہل علم بعمل صلاحیت و مرشدان صحبت
تربیت مرشد کامل و غیر مجذوب و ظاہر پرستان و اہل غفلت بدکردار و خود بین بالیقین دل مین جانتے
ہین کہ حق سبحانہ تعالے نے جمیع مخلوقات و بندگان اپنے کو اس جہان مین ایک بال باپ سے پیدا کیا
اور اطاعت بندگی اپنی کی کمالیت علم شریعت سے اس جہان مین کرنیکو فرمائی یعنے ہر ایک
نے خدا کی بندگی و اطاعت ظاہر و باطن کی کی ہے اور کرتا ہے پس ہم بھی خدا کے بندے
ہین بندگی اوسکی معرفت معانی کتاب و قرآن و حدیث و علم سلوک پڑھنے سے از راہ عقل کے
کرین تاکہ حاصل کرنے والے استقامت قرب حضرت کمالیت کی رہین یعنے خدا تعالے
سب جگہ اور ہر جگہ موجود ہے جو کچھ چاہا کیا اور جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ ہم
رکھتے ہین ساتھ خدا کے رکھتے ہین اور جو کچھ ہم چاہتے ہین خدا سے چاہتے ہین اور جو
کچھ ہم کہتے ہین خدا سے کہتے ہین اور جو کچھ ہم ڈھونڈھتے ہین خدا سے ڈھونڈھتے ہین
اور جو کچھ حکم خدا ہے ہم بجا لاتے ہین اور سوا اسکے صحبت تربیت مرشد کامل و حصول استقامت

ربط حقیقی متابعت حضرت رسالت وتلقین ارشاد مرشد کامل سے ہم سروکار نہین رکھتے ہین
خداوند کہ کرنے والا ومارنے والا کل مخلوقات کا ہے اور کنجی رزق فقیر وامیر کی اُسکے ہاتھ
مین ہے اور بعد مرنے کے قیامت کے روز حساب بندون سے لیگا پس کل انبیا
واولیا وخلفا بندے خدا کے ہین اور اطاعت وبندگی حق تعالیٰ کی علم طریقت سے
ازراہ عقل کے ظاہر وباطن کرتے ہین ہم بھی بندگی خدا کی بجز تلقین ارشاد مرشد کامل کے
معرفت دریافت راہ سلوک ظاہر وباطن سے کرین تاکہ استقامت قرب حضرت خدا تک
پہونچین اے عزیز یہ خطرات نفسانی غرور علم وعمل وخودپرستی شیطانی سے راہ کفر مذموم
کی ہے پس سالکان غیر مجذوب معرفت حق تعالیٰ سے محروم رہتے ہین اور بہ کم اعمال
بدکردار اللہ سے دور ہوتے ہین اور ہرگز اتصال مع اللہ واستقامت قرب حضرت کی
کمالیت نہین پاتے ہین چاہیے کہ سالکان غیر مجذوب کو اس بات مین کچھ شک نہو اے عزیز
کوئی سالک معرفت علم سلوک سے براہ عقل خودی وخودپرستی سے خودساختہ خدا کے نہین
مل سکتا ہے کس واسطے کہ مردم ناقص اہل علم بسبب عمل خودبین کے ہرگز خدا بین نہین
ہوتے یقین جانو کہ رات دن سالکان صادق کو اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت
کی ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل سے چاہیے کہ تا حق تعالیٰ استقامت راہ حقیقت و
عشق محبت کی والین کھوسے لے **نظم** طفلی ہنوز زاہد بگہوارۂ فنا * مردان زمان شوی کہ تو از خود
جدا شوی * از راہ عقل بگذر ہلے زاہد ریائی * در کوے عشق نشین گر طالب خدائی * سعادت بجوئی
ز مرشد بکوش * بصحبت توان بر دمیدان بگوش * معرفت راہ چوتھی وہ ہے کہ بعضے ملا
ناقص ومردمان اہل غفلت معصیت عمل جاہلان وبے مرشدان وانواع گروہ جوگیان
وغیرہ نااہل بغیر تلقین ارشاد مرشد کامل کے دل مین جانتے ہین کہ من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ یعنے جسنے اپنے کو پہچانا اسنے خدا کو پہچانا اور جسنے اپنے کو نہین پہچانا اسنے کب خدا
کو پہچانا پس خودشناسون نے دل مین یہ جانا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے رات دن

چوبیس گھڑی دم شماری کے مقرر کی ہے اور ہر گھڑی مین ہزار دم شماری آدمی کے آتے جاتے ہین کہ عمر آدمی کی دم کے شمار پر ہے پس رات دن مین چوبیس ہزار دم آدمی لیتا ہے بعضے علماء جاہل بدکردار و اہل غفلت معصیت وے مرشدان بغیر صحبت تربیت مرشد کامل کے عمر زیادہ ہونیکے واسطے عبادت شہرت متابعت جوگیان و مقام خلوت و عزلت کی اختیار کرتے ہین اور دایم الحال خودپرستی و اعمال مذموم انسانی نفسانی شیطانی کو ساتھ اس دم کے شماری کے رات دن خلاف اعمال حقیقی کی نگاہ رکھتے ہین اور بغیر یادحق تعالے کے حبس دمی کرتے ہین استفہام وہ ہے کہ دس دم سے ایک دم کرتے ہین پس اس حبس کرنے و دم بھرنے سے کچھ عبادت خفیات وحق پرستی عمارات دل و جان مین معرفت اعمال رحمانی سے حاصل نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ خواجہ خضرؑ بھی اسی قسم سے عمل رکھتے تھے کہ اس سے عمر زیادہ ہوتی ہے اکثر مردم سالک وغیر مجذوب متابعت اعمال خودپرستی راہ جوگیان کہ محض غلط ہے و غفلت معصیت و بدکرداری سے دایم الحال غیر یادحق تعالے کی رہتے ہین بیچ جہان کے کفر مذموم ہر یعنے راندن غفلت معصیت متابعت راہ جوگیون مع جھود و نکی سے ہے اور بیچ اجتہاد و طلب ریاضات کی غفلت معصیت منع کرنیوالی اعمال حقیقی رحمانی اور دایم الحال اعمال نفسانی شیطانی کی ہے آگاہ ہو کہ حقیقت کی راہ سے خدا سے ملنے کا مقصود وہ ہے کہ رات دن گھڑی گھڑی اس دم شماری کے ساتھ یادحق تعالے مین رہنا اور دایم الحال استغراق کمال مقام محو و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ دل و جان اعمال رحمانی حق پرستی مین کرنا چاہیے کس واسطے کہ نفس پرستی و خودپرستی و اعمال نفسانی و شیطانی کو ساتھ خدا کے راہ نہین ہے نظم راہ سلامت بجو کوی ملامت مرو ❊ کبر ز سر دور کن محرم اسرار باش ❊ آنچہ گنہ کردہ بہر خدا توبہ کن ❊ بیش گناہی مکن دشمن ایمان مباش ❊ چو مومن متقی طالب صادق صحبت تربیت یافتہ مرشد کامل بیچ مطالعہ ملفوظات

گنج الاسرار کی مداومت وملازمت کرے دریافت استفہام معانی رموزات سے یقین
ہے کہ طرف معرفت حق تعالےٰ کے طالب صادق ہو دیں اور تلقین ارشاد صحبت تربیت
مرشد کامل و دریافت معرفت جذبۂ صلاح باطن و استقامت عالم جبروت و دایم الحال
عبادت خفیات وملازمت حفظ قلوب گھڑی گھڑی و دیکھنے و سننے و کھانے و پینے و مباشر
عبودیت رات دن و پاسبانی یاد حق تعالےٰ بدل و جان متابعت حضرت رسالتؐ
وحصول کمالیت ربط حقیقی و استقامت قرب حضرت سے بعنایت خدا سالکان صادق
تھوڑے روز دن میں ساتھ کشف کرامت واتصال مع اللہ کے مطلوب و مقصود کمالیت
کو پہونچین گے بکرمہ وفضلہ بحرمت النبی صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین فقط آمین

خاتمہ مترجم

بعونہ تعالےٰ کہ یہ نسخہ مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار نے بافضال الٰہی وعنایت مرشدی
ومولائی حضرت خواجہ بزرگ کی عرصۂ تین ماہ مین لباس ترجمہ کا پہنا فدیہ نقل سے آراستہ ہوا
امید رکھتا ہون کہ جو شایق اس نسخہ کو ملاحظہ ومطالعہ فرمائین بیقین جانین کہ ترجمہ یعنی گنج الاسرار
ہو بہو بے کم وکاست کیا ہی اور جبکہ قریب اختتام کے پہونچا ہی تو دفعتاً حسب ارشاد خواجہ بزرگ کے اجمیر
شریف کو روانہ ہوا اور جس روز کہ اجمیر شریف مین پہونچا یہ نامہ ختم ہوا اور اس کو مرقد منورہ
مین رکھا اور آثار قبولیت کی بامداد فیض باطنی پائے یقین ہی کہ جو صاحب اس سے صحبت مطالعہ کی
رکھینگے فیضیاب ہونگے اوسوقت اس فقیر کو بھی ساتھ دعا کی یاد کرین سو کہ مستحق کرامت
گناہگار است آمین یارب العالمین

اللّٰھم صلّ علےٰ محمّد وعلےٰ آل محمّد وبارک وسلم کما تحب وترضیٰ

خاتمۃ الطبع

عبارت اختتام سابق معہ تاریخ طبع ریختۂ خامۂ ناشر یکتا خواجہ محمد یحییٰ آحیا خلف مستند الشعرا خواجہ محمد مرتضیٰ خان بقا

حمد حضرت الٰہی وہ گنج اسرار ہے کہ کلید خامہ سے افتتاح جسکا دشوار ہے اور نعت رسالت پناہی وہ مخزن انوار ہے کہ جسکے ذرہ ذرہ پر خورشید فلک نثار ہے صلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین بعد اسکے پوشیدہ نرہے کہ عمدہ ترجمہ کتاب مستطاب ہمہ انوار گنج الاسرار ملفوظات طیبات سلطان العاشقین خاقان الصادقین قبلۂ دین و ایمان والی ولایت ہندوستان خواجہ خواجگان چشت زبدۂ زبدگان بہشت حضرت نصیر الملۃ خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری چشتی قدس سرہ ورضی اللہ عنہ کا مسمی بہ مخزن الانوار اردو گفتار مولفہ و مرتبہ جناب ہدایت مآب سرآمد اہل اللہ محمد یوسف علی شاہ نامی جہان ملقب بہ بانکے میاں چشتی نظامی گلشن آبادی تربیت یافتہ سراج الاولیا ممدوح آفاق مولنا محمد ولدار علی مذاق نے نہایت مشقت سے بتوضیح تمام و تنقیح مالاکلام اردو سلیس گفتگو مین لکھا اور شواہد فوائد سرائر قدسی ضمائر کو باحسن وجہ جلوہ دیا اور بتصحیح حسنات منبع برکات سعید زمان ڈاکٹر محمد یار خان کہ اولیا اللہ کے دلی دوستدار اور انکے کلام سراسر الہام کے بجان خواستگار ہین اس رسالہ فیض اشتمال کو چھپوایا جسکے سبب سے خداوند تعالے مترجم کو خیر کی جزا دے اور اشاعت دینیوالے کو کامیابی

تمامے تاریخ طبع سابق ہدیۂ اہل نظر ہے

خامۂ احیا نے یہ تاریخ اس جا ثبت کی	اے عزیز و مخزن الانوار یوسف چھپ چکی

قطعات تاریخات طبع سابق نتیجۂ طبع مؤلف و مصنف کتاب لاجواب وذخائر مسبوق البیان

فضل حق کا شکر کب ہووے ادا	ترجمہ یہ میرا کیا اچھا چھپا
مخزن الانوار اسکا نام ہے	معرفت کی شرح اسمین تام ہے

معدنِ تحقیق کا گوہر یہ ہے
شاہدِ تدقیق کا زیور ہے یہ
حق تعالےٰ اِسکو دے حسنِ قبول
بہرِ ختم المرسلین بہر بتول
یوسف اِسکے چھپنے کی تاریخ کو
مخزنِ الانوار سے گل لکھو
۱۲۹۶ھ

بلاغت گستر محمد یار خان ڈاکٹر

نسخۂ مطبوعۂ یوسف علی
غیرت افزائے چراغِ طور لکھ
اِسکے چھپنے کی محمد یار سن
مخزن الانوار جان نور لکھ
۱۲۹۶

عزیز مصر حسن بیان عزیز الرحمٰن متخلص بعزیز سلمہ العزیز

یہ رسالہ معرفت مین حق کی وہ نادر چھپا
ایک نظارے سے جسکے عاقبت بالخیر ہو
اے عزیز اسکی تمھین تاریخ اگر مطلوب ہے
مخزن الانوار رازِ باطنی یہ سب رکھا
۱۲۹۶ھ

خاتمۂ طبع

للہ الحمد والمنة کہ یہ کتاب لاجواب مخزن الانوار ترجمۂ گنج الاسرار کہ اسرار معنوی
مین بے نظیر ہے مطبع فیض منبع عالی جناب معلے القاب سرآمد
منشیان روزگار منشی نولکشور صاحب سی-آئی-ای-
مالک مطبع اودھ اخبار واقع کان پور باہ
مین اہتمام منصرم باکمال منشی بھگوانداس
صاحب سلمہ الواہب سے
دوسری مرتبہ
چھپ کر مہیا
ہوئی فقط